چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

مَعرِفَةُ القُرآن
عَلٰی
كَنزُ العِرفَان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی **ابو الصالح محمد قاسم قادری** مدظلہ العالی

وَمَآ اُبَرِّئُ

13

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عاجزی وانکساری

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ

وَ	مَآ اُبَرِّئُ(1)	نَفْسِیْ	اِنَّ	النَّفْسَ	لَاَمَّارَةٌ
اور	میں بے قصور نہیں بتاتا	اپنے نفس (کو)	بیشک	نفس	ضرور بہت حکم دینے والا (ہے)

اور میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا بیشک نفس تو برائی کا

بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾

بِالسُّوْٓءِ	اِلَّا	مَا	رَحِمَ	رَبِّیْ	اِنَّ	رَبِّیْ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾
برائی کا	مگر	جس (پر)	رحم فرمائے	میرا رب	بیشک	میرا رب	بخشنے والا	مہربان (ہے)

بڑا حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا رب رحم کرے بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے ○

بادشاہ کی طرف سے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعظیم

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ ۚ

وَ	قَالَ	الْمَلِكُ	ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ	اَسْتَخْلِصْهُ	لِنَفْسِیْ
اور	کہا	بادشاہ (نے)	تم لاؤ میرے پاس اسے	میں خاص کرلوں اسے	اپنی ذات کے لیے

اور بادشاہ نے کہا: انہیں میرے پاس لے آؤ تاکہ میں انہیں اپنے لیے منتخب کرلوں

فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ

فَلَمَّا	كَلَّمَهٗ	قَالَ	اِنَّكَ	الْیَوْمَ	لَدَیْنَا	مَكِیْنٌ
پھر جب	بادشاہ نے بات کی اس سے	(تو) کہا	بیشک تو	آج	ہمارے یہاں	معزز

پھر جب بادشاہ نے یوسف سے بات کی تو کہا۔ بیشک آج آپ ہمارے یہاں معزز،

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بادشاہ کو ایک تجویز

اَمِیْنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰى خَزَآىٕنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّیْ

اَمِیْنٌ ﴿۵۴﴾	قَالَ	اجْعَلْنِیْ(2)	عَلٰى خَزَآىٕنِ الْاَرْضِ	اِنِّیْ
قابل اعتماد، امانتدار (ہے)	(یوسف نے) کہا	مجھے مقرر کردو	زمین کے خزانوں پر	بیشک میں

امانتدار ہیں ○ یوسف نے فرمایا: مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کردو، بیشک میں

1 ...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے شاندار نیکیاں کرنے کے باوجود بارگاہِ الٰہی میں انتہائی عاجزی وانکساری کا اظہار کیا، اس سے معلوم ہوا کہ بندے کو چاہئے کہ وہ اپنے نیک اعمال پر نازاں ہونے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیک اعمال کی توفیق ملنے پر اس کا شکر ادا کرے اور اس کی بارگاہ میں اپنی عاجزی و بے بسی کا اظہار کرے، اسی طرح گناہوں سے بچنے کو اپنا ہنر و کمال سمجھنے کی بجائے یہ سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے اسے گناہ سے بچالیا ہے۔

2 ...... جب ایک ہی شخص اہلیت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ کے احکام نافذ کرنے کے لئے اسے امارت و حکومت طلب کرنا جائز بلکہ اسے تاکید ہے۔ حضرت یوسف =

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اقتدار

حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٥﴾ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ

حَفِيْظٌ	عَلِيْمٌ ﴿٥٥﴾ (1)	وَ	كَذٰلِكَ	مَكَّنَّا	لِيُوْسُفَ	فِي الْاَرْضِ
حفاظت کرنے والا	علم والا (ہوں)	اور	اسی طرح	ہم نے اقتدار دیا	یوسف کو	زمین میں

حفاظت والا، علم والا ہوں ○ اور ایسے ہی ہم نے یوسف کو زمین میں اقتدار عطا فرمایا،

نیک بندوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ

يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ؕ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ

يَتَبَوَّاُ	مِنْهَا	حَيْثُ	يَشَآءُ	نُصِيْبُ	بِرَحْمَتِنَا	مَنْ	نَّشَآءُ
وہ رہے	اس سے (میں)	جہاں	وہ چاہے	ہم پہنچا دیتے ہیں	اپنی رحمت	جسے	چاہتے ہیں

اس میں جہاں چاہے رہائش اختیار کرے، ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت پہنچا دیتے ہیں

وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ

وَ	لَا نُضِيْعُ	اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٦﴾	وَ	لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ	خَيْرٌ
اور	ہم ضائع نہیں کرتے	نیکی کرنے والوں کا اجر	اور	ضرور آخرت کا ثواب	بہتر (ہے)

اور ہم نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتے ○ اور بیشک آخرت کا ثواب ان کے لیے

بھائیوں کی حاضری اور حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا انہیں پہچان لینا

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٧﴾ ع وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ

ع ٧

لِلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٧﴾ (2)	وَ	جَآءَ	اِخْوَةُ يُوْسُفَ
ان لوگوں کے لیے جو	ایمان لائے	اور	وہ پرہیزگار رہے	اور	آئے	یوسف کے بھائی

بہتر ہے جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے ○ اور یوسف کے بھائی آئے

فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٥٨﴾

فَدَخَلُوْا	عَلَيْهِ	فَعَرَفَهُمْ	وَ	هُمْ	لَهٗ	مُنْكِرُوْنَ ﴿٥٨﴾
تو وہ حاضر ہوئے	اس پر (کے پاس)	تو اس نے پہچان لیا انہیں	اور	وہ	اس کو	پہچان نہ سکے

تو ان کے پاس حاضر ہوئے پس یوسف نے تو انہیں پہچان لیا اور وہ بھائی ان سے انجان رہے ○

== عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہی حال تھا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رسول تھے، لوگوں کی ضروریات سے واقف تھے، یہ جانتے تھے کہ شدید قحط ہونے والا ہے جس میں مخلوق کو راحت اور آسائش پہنچانے کی یہی صورت ہے کہ عنانِ حکومت کو آپ اپنے ہاتھ میں لیں اس لئے آپ نے امارت طلب فرمائی۔

1 ...... فخر اور تکبر کے لئے اپنی خوبیوں کو بیان کرنا ناجائز ہے لیکن دوسروں کو نفع پہنچانے یا مخلوق کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے اگر اپنی خوبیوں کے اظہار کی ضرورت پیش آئے تو ممنوع نہیں، اسی لئے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بادشاہ سے فرمایا کہ میں حفاظت و علم والا ہوں۔ 2 ...... اس سے ==

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بھائیوں کو بنیامین سے متعلق ہدایت

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ

وَ	لَمَّا	جَهَّزَهُمْ	بِجَهَازِهِمْ	قَالَ	ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ
اور	جب	(یوسف نے) تیار کر دیا ان کے لئے	ان کا سامان	(تو) فرمایا	میرے پاس لے آؤ بھائی

اور جب یوسف نے ان کا سامان انہیں مہیا کر دیا تو فرمایا کہ اپنا سوتیلا بھائی

لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي

لَّكُمْ	مِّنْ اَبِيْكُمْ	اَلَا تَرَوْنَ	اَنِّيْٓ	اُوْفِي
اپنا	(جو) تمہارے باپ سے (ہے، یعنی سوتیلا)	کیا تم دیکھ نہیں رہے	کہ میں	پورا دیتا ہوں

میرے پاس لے آؤ، کیا تم یہ بات نہیں دیکھتے کہ میں ناپ مکمل

الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ

الْكَيْلَ	وَ	اَنَا	خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۵۹﴾ [1]	فَاِنْ	لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ
ناپ	اور	میں	سب سے بہتر مہمان نواز (ہوں)	تو اگر	تم نہ لائے میرے پاس اسے

کرتا ہوں اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں ○ تو اگر تم اس بھائی کو میرے پاس نہیں لاؤ گے

بھائیوں کا حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جواب

فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا

فَلَا	كَيْلَ	لَكُمْ	عِنْدِيْ	وَ	لَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾	قَالُوْا
تو نہیں	کوئی ناپ	تمہارے لیے	میرے پاس	اور	تم میرے قریب نہ آنا	انہوں نے کہا

تو تمہارے لیے میرے پاس کوئی ماپ نہیں اور نہ تم میرے قریب پھٹکنا ○ انہوں نے کہا:

سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

سَنُرَاوِدُ	عَنْهُ	اَبَاهُ	وَ	اِنَّا	لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾
عنقریب ہم مطالبہ کریں گے	اس کے متعلق	اس کے باپ (سے)	اور	بیشک ہم	ضرور کریں گے

ہم اس کے باپ سے اس کے متعلق ضرور مطالبہ کریں گے اور بیشک ہم ضرور یہ کریں گے ○

= معلوم ہوا کہ اُخروی اجر و ثواب حاصل کرنے کے لئے ایمان کے ساتھ ساتھ نیک اعمال ہونا بھی ضروری ہیں اس لئے فقط ایمان پر بھروسہ کرکے خود کو نیک اعمال سے بے نیاز جاننا درست نہیں۔

1 ...... پورا تولنا اور مہمان نوازی سنتِ انبیاء ہے اور مہمان نوازی شرعاً کبھی واجب اور کبھی سنت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور مہمان نوازی کرنے والوں کے گناہ لے جاتا ہے اور (مہمان نوازی کے سبب) اللہ تعالیٰ ان کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (جامع صغیر، ص۳۲۳، الحدیث: ۵۲۴۲)

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بھائیوں پر کرم و احسان

وَ قَالَ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ

وَ	قَالَ	لِفِتْیٰنِهِ	اجْعَلُوْا	بِضَاعَتَهُمْ (1)	فِیْ رِحَالِهِمْ	لَعَلَّهُمْ
اور	(یوسف نے) کہا	اپنے غلاموں سے	رکھ دو	ان کی رقم	ان کی بوریوں میں	تاکہ وہ

اور یوسف نے اپنے غلاموں سے فرمایا: ان کی رقم (بھی) ان کی بوریوں میں واپس رکھ دو تاکہ

یَعْرِفُوْنَهَاۤ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾ فَلَمَّا

یَعْرِفُوْنَهَاۤ	اِذَا	انْقَلَبُوْۤا	اِلٰۤى اَهْلِهِمْ	لَعَلَّهُمْ	یَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾	فَلَمَّا
پہچان لیں اسے	جب	پلٹ کر جائیں	اپنے گھر والوں کی طرف	تاکہ وہ	لوٹ کر آئیں	پھر جب

جب یہ اپنے گھر واپس لوٹ کر جائیں تو اسے پہچان لیں تاکہ یہ واپس آئیں ○ پھر جب

بیٹوں کی حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے گزارش اور ان کا جواب

رَجَعُوْۤا اِلٰۤى اَبِیْهِمْ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا

رَجَعُوْۤا	اِلٰۤى اَبِیْهِمْ	قَالُوْا	یٰۤاَبَانَا	مُنِعَ	مِنَّا
وہ لوٹ کر گئے	اپنے باپ کی طرف	(تو) انہوں نے کہا	اے ہمارے باپ	روک دیا گیا	ہم سے

وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ کر گئے تو کہنے لگے: اے ہمارے باپ! ہم سے غلہ

الْكَیْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكْتَلْ

الْكَیْلُ	فَاَرْسِلْ	مَعَنَاۤ	اَخَانَا	نَكْتَلْ
ماپ (غلہ)	تو آپ بھیج دیں	ہمارے ساتھ	ہمارے بھائی (کو)	(تاکہ) ہم ماپ کر سکیں (یعنی غلہ لاسکیں)

روک دیا گیا ہے لہٰذا ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ ہم غلہ لاسکیں

وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾ قَالَ هَلْ

وَ	اِنَّا	لَهٗ	لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾	قَالَ	هَلْ
اور	بیشک ہم	اس کی	ضرور حفاظت کرنے والے (ہوں گے)	(یعقوب نے) فرمایا	کیا (یعنی نہیں)

اور ہم ضرور اس کی حفاظت کریں گے ○ یعقوب نے فرمایا: کیا

(1)...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے بھائیوں کی جانب سے دی جانے والی غلے کی رقم بھی سامان کے ساتھ ان کی بوریوں میں رکھوا دی تاکہ وہ قحط کے زمانے میں انہیں کام آئے، نیز یہ رقم پوشیدہ طور پر اُن کے پاس پہنچے تاکہ اُنہیں لینے میں شرم بھی نہ آئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب رشتہ داروں کو کسی چیز کی حاجت اور ضرورت ہو تو اس میں ان کی مدد کرنی چاہئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی رشتہ دار کی مالی یا کوئی اور مدد کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس انداز میں اس تک رقم یا کوئی اور چیز پہنچائی جائے جس میں اسے لیتے ہوئے شرم بھی محسوس نہ ہو اور اس کی غیرت و خودداری پر بھی کوئی حرف نہ آئے۔

غلّے میں رقم دیکھ کر بیٹوں کا باپ سے مکالمہ

اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ

اٰمَنُكُمْ	عَلَيْهِ	اِلَّا	كَمَآ	اَمِنْتُكُمْ
میں اعتبار کروں گا تمہارا	اس پر (کے بارے میں)	مگر	جیسا	میں نے اعتبار کیا تھا تمہارا

اس کے بارے میں تم پر ویسا ہی اعتبار کرلوں جیسا پہلے

عَلٰۤى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪

عَلٰۤى اَخِيْهِ	مِنْ قَبْلُ	فَاللّٰهُ	خَيْرٌ	حٰفِظًا (1)
اس کے بھائی پر (کے بارے میں)	(اس) سے پہلے	تو اللہ	سب سے بہتر	حفاظت کرنے والا (ہے)

اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا تو اللہ سب سے بہتر حفاظت فرمانے والا ہے

وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ

وَّ	هُوَ	اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾	وَ	لَمَّا	فَتَحُوْا	مَتَاعَهُمْ
اور	وہی	تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان (ہے)	اور	جب	انہوں نے کھولا	اپنا سامان

اور وہ ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان ہے ○ اور جب انہوں نے اپنا سامان کھولا

وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا

وَجَدُوْا	بِضَاعَتَهُمْ	رُدَّتْ	اِلَيْهِمْ	قَالُوْا
(تو) انہوں نے پائی	اپنی رقم	جو لوٹادی گئی تھی	ان کی طرف	انہوں نے کہا

تو اپنی رقم کو بھی موجود پایا کہ انہیں وہ رقم بھی واپس کردی گئی ہے۔ کہنے لگے:

يٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ

يٰۤاَبَانَا	مَا	نَبْغِيْ	هٰذِهٖ	بِضَاعَتُنَا	رُدَّتْ	اِلَيْنَا
اے ہمارے باپ	(اب اور) کیا	ہم چاہیں	یہ	ہماری رقم	لوٹادی گئی	ہماری طرف

اے ہمارے باپ! اب ہمیں اور کیا چاہیے۔ یہ ہماری رقم ہے جو ہمیں واپس کردی گئی ہے

(1) ...... مخلوق کے مقابلے میں یقیناً اللہ تعالیٰ کی حفاظت ہی سب سے بہتر ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی جان، مال، اولاد اور دین و ایمان وغیرہ کی حفاظت سے متعلق ظاہری اسباب اختیار کرنے کے بعد حقیقی اعتماد اور بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہی کرے۔ جان و مال کی حفاظت کے ظاہری اسباب اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کی حفاظت پر بھروسہ کرنے کے خلاف نہیں کیونکہ توکل نام ہی اسی چیز کا ہے کہ اسباب اختیار کر کے نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا جائے، لہٰذا جن لوگوں نے اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے سیکیورٹی گارڈز رکھے یا دیگر اسباب اختیار کئے تو ان کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی حفاظت پر بھروسہ نہیں۔

حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے مشروط اجازت

وَ نَمِیْرُ اَهْلَنَا وَ نَحْفَظُ اَخَانَا وَ

وَ	نَمِیْرُ	اَهْلَنَا	وَ	نَحْفَظُ	اَخَانَا	وَ
اور	ہم غلہ لائیں گے	اپنے گھر والوں (کے لیے)	اور	ہم حفاظت کریں گے	اپنے بھائی (کی)	اور

اور ہم اپنے گھر کے لیے غلہ لائیں اور ہم اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور

نَزْدَادُ كَیْلَ بَعِیْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَیْلٌ یَّسِیْرٌ ﴿۶۵﴾ قَالَ

نَزْدَادُ	كَیْلَ بَعِیْرٍ	ذٰلِكَ	كَیْلٌ	یَّسِیْرٌ ﴿۶۵﴾	قَالَ
ہم زیادہ پائیں گے	ایک اونٹ کا بوجھ	یہ	بوجھ	بہت آسان (ہے)	(یعقوب نے) فرمایا

ایک اونٹ کا بوجھ اور زیادہ پائیں، یہ بہت آسان بوجھ ہے ○ یعقوب نے فرمایا:

لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا

لَنْ اُرْسِلَهٗ	مَعَكُمْ	حَتّٰى	تُؤْتُوْنِ	مَوْثِقًا
میں ہرگز نہیں بھیجوں گا اسے	تمہارے ساتھ	یہاں تک کہ	تم دیدو مجھے	پختہ عہد

میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک تم مجھے اللہ کا

مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِیْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یُّحَاطَ

مِّنَ اللّٰهِ	لَتَاْتُنَّنِیْ	بِهٖۤ	اِلَّاۤ	اَنْ	یُّحَاطَ
اللہ سے (کا)	(کہ) ضرور تم لے کر آؤ گے میرے پاس	اس کو	سوائے	یہ کہ	گردش آجائے

یہ عہد نہ دیدو کہ تم ضرور اسے (واپس) لے کر آؤ گے سوائے اس کے کہ تم (کسی بڑی مصیبت میں)

بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا

بِكُمْ	فَلَمَّاۤ	اٰتَوْهُ	مَوْثِقَهُمْ	قَالَ	اللّٰهُ	عَلٰى مَا
تم پر	پھر جب	انہوں نے دیدیا اسے	اپنا پختہ عہد	(تو) کہا	اللہ	(اس) پر جو

گھر جاؤ پھر انہوں نے یعقوب کو عہد دیدیا تو یعقوب نے فرمایا: جو ہم کہہ رہے ہیں

روانگی کے وقت حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نصیحت

نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ

نَقُوْلُ	وَكِيْلٌ ﴿٦٦﴾	وَ	قَالَ	يٰبَنِيَّ	لَا تَدْخُلُوْا	مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ[1]
ہم کہہ رہے ہیں	نگہبان (ہے)	اور	فرمایا	اے میرے بیٹو	تم داخل نہ ہونا	ایک دروازے سے

اس پر اللہ نگہبان ہے ○ اور فرمایا: اے میرے بیٹو! ایک دروازے سے نہ داخل ہونا

وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَاۤ اُغْنِيْ عَنْكُمْ

وَّ	ادْخُلُوْا	مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ[2]	وَ	مَاۤ اُغْنِيْ	عَنْكُمْ
اور	داخل ہونا	جدا جدا دروازوں سے	اور	میں نہیں بچا سکتا	تم سے (تمہیں)

اور جدا جدا دروازوں سے جانا، میں تمہیں اللہ سے

مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ

مِّنَ اللّٰهِ	مِنْ شَيْءٍ	اِنِ الْحُكْمُ	اِلَّا	لِلّٰهِ	عَلَيْهِ	تَوَكَّلْتُ
اللہ (کی تقدیر) سے	کچھ	نہیں حکم	مگر	اللہ کا	اسی پر	میں نے بھروسہ کیا

بچا نہیں سکتا، حکم تو اللہ ہی کا چلتا ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کیا

تقدیر و تدبیر

وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا

وَ	عَلَيْهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾	وَ	لَمَّا	دَخَلُوْا
اور	اسی پر	تو چاہیے کہ بھروسہ کریں	بھروسہ کرنے والے	اور	جب	وہ داخل ہوئے

اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے ○ اور جب وہ وہیں سے

مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ

مِنْ حَيْثُ	اَمَرَهُمْ	اَبُوْهُمْ	مَا كَانَ يُغْنِيْ	عَنْهُمْ
جہاں سے	حکم دیا تھا انہیں	ان کے باپ (نے)	وہ نہیں بچا سکتا تھا	ان سے (انہیں)

داخل ہوئے جہاں سے ان کے باپ نے حکم دیا تھا، وہ انہیں اللہ سے

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ آفتوں اور مصیبتوں سے نجات حاصل کرنے کی تدبیر کرنا اور مناسب احتیاطیں اختیار کرنا انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا طریقہ ہے، سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم آفتوں اور مصیبتوں سے بچنے کے لئے خود بھی مناسب تدبیریں فرمایا کرتے اور دوسروں کو بھی بتایا کرتے تھے۔

2 ...... حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بیٹوں کو جدا جدا دروازوں سے داخل ہونے کا حکم اس لئے دیا تاکہ وہ نظرِ بد سے محفوظ رہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نظر سے بچنے کے لئے نعمت کے اظہار سے بچنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں بھی ہے کہ ”حاجتیں پوری کرنے پر نعمتوں کو چھپانے سے مدد چاہو کیونکہ ہر نعمت والے =

مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ

مِّنَ اللّٰهِ	مِنْ شَیْءٍ[1]	اِلَّا	حَاجَةً	فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ
اللہ (کی تقدیر) سے	کچھ	مگر	ایک خواہش (تھی)	یعقوب کے دل میں

کچھ بچا نہ سکتے تھے البتہ یعقوب کے دل میں ایک خواہش تھی

قَضٰىهَا ؕ وَ اِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ

قَضٰىهَا	وَ	اِنَّهٗ	لَذُوْ عِلْمٍ	لِّمَا	عَلَّمْنٰهُ
اس نے پورا کرلیا اسے	اور	بیشک وہ	ضرور علم والا (تھا)	(اس) لئے کہ	ہم نے تعلیم دی تھی اسے

جو اس نے پوری کرلی اور بیشک وہ صاحب علم تھا کیونکہ ہم نے اسے تعلیم دی تھی

وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۠ ﴿۶۸﴾ وَ لَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى یُوْسُفَ

وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾	وَ	لَمَّا	دَخَلُوْا	عَلٰى یُوْسُفَ
اور	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اور	جب	وہ حاضر ہوئے	یوسف پر (کے پاس)

مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ○ اور جب وہ سب بھائی یوسف کے پاس گئے

اٰوٰۤى اِلَیْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّیْۤ اَنَا اَخُوْكَ

اٰوٰۤى	اِلَیْهِ	اَخَاهُ	قَالَ	اِنِّیْۤ	اَنَا	اَخُوْكَ
(تو) اس نے جگہ دی	اپنی طرف	اپنے بھائی (کو)	کہا	بیشک میں	میں	تمہارا بھائی (ہوں)

تو یوسف نے اپنے سگے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی (اور) فرمایا: بیشک میں تیرا حقیقی بھائی ہوں

فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ

فَلَا تَبْتَىٕسْ	بِمَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾	فَلَمَّا	جَهَّزَهُمْ
تو تم غم نہ کرو	(اس) پر جو	وہ کررہے ہیں	پھر جب	(یوسف نے) تیار کردیا ان کے لیے

تو اس پر غمگین نہ ہونا جو یہ کررہے ہیں ○ پھر جب انہیں ان کا سامان

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ایک بھائی پر راز افشا کرنا اور تسلی

بھائی کو روکنے کی تدبیر

ع ۸

══ سے حسد کیا جاتا ہے۔(شعب الایمان، ۵/۲۷۷، الحدیث: ۶۶۵۵)

1 ......اس آیت کا معنی یہ ہے کہ حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بیٹوں کا مختلف دروازوں سے شہر میں داخل ہونا ان سے وہ چیز دور نہیں کرسکتا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقدر فرمادی ہے، اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو دیکھا جائے تو ان کا ایک ہی دروازے سے داخل ہونا یا مختلف دروازوں سے داخل ہونا دونوں برابر ہیں، ان کا مختلف دروازوں سے جانا اگرچہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو نہیں ٹال سکتا لیکن بدنظری سے بچنے کی یہ تدبیر اختیار کرنا حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ══

بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ

بِجَهَازِهِمْ	جَعَلَ	السِّقَايَةَ	فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ	ثُمَّ	اَذَّنَ	مُؤَذِّنٌ
ان کا سامان	(تو) رکھ دیا	پیالہ	اپنے بھائی کی بوری میں	پھر	پکارا	ایک پکارنے والا

مہیا کر دیا تو اپنے بھائی کی بوری میں پیالہ رکھ دیا پھر ایک منادی نے ندا کی:

اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا وَ اَقْبَلُوْا

اَيَّتُهَا	الْعِيْرُ	اِنَّكُمْ	لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾	قَالُوْا	وَ	اَقْبَلُوْا
اے	قافلے والو	بیشک تم	ضرور چور ہو	انہوں نے کہا	اور	وہ متوجہ ہوئے

اے قافلے والو! بیشک تم چور ہو ○ انہوں نے پکارنے والوں کی طرف متوجہ ہو کر

عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ

عَلَيْهِمْ	مَّاذَا	تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾	قَالُوْا	نَفْقِدُ	صُوَاعَ الْمَلِكِ
ان پر (کی طرف)	کیا چیز	تم گم پا رہے ہو	انہوں نے کہا	ہم گم پاتے ہیں	بادشاہ کا پیمانہ

کہا: کیا چیز تمہیں نہیں مل رہی؟ ○ ندا کرنے والوں نے کہا: ہمیں بادشاہ کا پیمانہ نہیں مل رہا

وَ لِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّ اَنَا بِهٖ

وَ	لِمَنْ	جَآءَ بِهٖ	حِمْلُ بَعِيْرٍ	وَّ	اَنَا	بِهٖ
اور	(اس) کے لیے جو	لائے گا اسے	ایک اونٹ کا بوجھ (انعام ہے)	اور	میں	اس کا

اور جو اُسے لائے گا اس کے لیے ایک اونٹ کا بوجھ (انعام) ہے اور میں اس کا

زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا

زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾ (1)	قَالُوْا	تَاللّٰهِ	لَقَدْ	عَلِمْتُمْ	مَّا جِئْنَا
ضامن (ہوں)	انہوں نے کہا	اللہ کی قسم	ضرور بیشک	تم جانتے ہو	ہم نہیں آئے

ضامن ہوں ○ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! تمہیں خوب معلوم ہے کہ ہم زمین میں

=کے دل کی ایک تمنا تھی جو انہوں نے پوری کرلی۔

1 ......اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفالت جائز ہے، حدیثِ پاک سے بھی اس کا جواز ثابت ہے، نیز اس کے جائز ہونے پر اجماع بھی منعقد ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں کفالت کے معنی یہ ہیں کہ ایک شخص اپنے ذمہ کو دوسرے کے ذمہ کے ساتھ مطالبہ میں ضم کردے یعنی مطالبہ ایک شخص کے ذمہ تھا اور دوسرے نے بھی مطالبہ اپنے ذمہ لے لیا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ اگر کوئی مسلمان بھائی قرض یا کسی اور مصیبت میں گرفتار ہو تو ممکنہ بہتر صورت میں اس کی ضمانت دے کر=

لِنُفْسِدَ فِی الْاَرْضِ وَ مَا كُنَّا سٰرِقِیْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا فَمَا

لِنُفْسِدَ	فِی الْاَرْضِ	وَ	مَا كُنَّا	سٰرِقِیْنَ ﴿۷۳﴾	قَالُوْا	فَمَا
تاکہ فساد کریں	زمین میں	اور	ہم نہیں ہیں	چوری کرنے والے	انہوں نے کہا	تو کیا

فساد کرنے نہیں آئے اور نہ ہی ہم چور ہیں ○ اعلان کرنے والوں نے کہا: اگر

جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِیْنَ ﴿۷۴﴾ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ

جَزَآؤُهٗۤ	اِنْ	كُنْتُمْ	كٰذِبِیْنَ ﴿۷۴﴾	قَالُوْا	جَزَآؤُهٗ	مَنْ
(ہوگی) اس کی سزا	اگر	تم ہوئے	جھوٹے	انہوں نے کہا	اس کی سزا	جو

تم جھوٹے ہوئے تو اس کی سزا کیا ہوگی؟ ○ انہوں نے کہا: اِس کی سزا یہ ہے کہ جس کے

وُّجِدَ فِیْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی

وُّجِدَ	فِیْ رَحْلِهٖ	فَهُوَ	جَزَآؤُهٗ	كَذٰلِكَ	نَجْزِی (1)
وہ (پیالہ) پایا جائے	اس کے سامان میں	تو وہی	اس کا بدلہ (ہوگا)	اسی طرح	ہم سزا دیتے ہیں

سامان میں (وہ پیالہ) ملے وہی خود اس کا بدلہ ہوگا۔ ہمارے یہاں ظالموں کی

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۷۵﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِیَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِیْهِ ثُمَّ

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۷۵﴾	فَبَدَاَ	بِاَوْعِیَتِهِمْ	قَبْلَ وِعَآءِ اَخِیْهِ (2)	ثُمَّ
ظالموں (کو)	تو اس نے (تلاشی کی) ابتداء کی	ان کی بوریوں سے	اپنے بھائی کی بوری سے پہلے	پھر

یہی سزا ہے ○ تو حضرت یوسف نے اپنے بھائی کے سامان کی تلاشی لینے سے پہلے دوسروں کی تلاشی لینا شروع کی پھر

اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِیْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِیُوْسُفَ ؕ

اسْتَخْرَجَهَا	مِنْ وِّعَآءِ اَخِیْهِ	كَذٰلِكَ	كِدْنَا	لِیُوْسُفَ
اس نے نکال لیا وہ پیالہ	اپنے بھائی کی بوری سے	اسی طرح	ہم نے تدبیر بتائی	یوسف کو

اس پیالے کو اپنے بھائی کے سامان سے نکال لیا۔ ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی تھی۔

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تدبیر، شبہات کا ازالہ

=اس کی مصیبت دور کرنے کی کوشش کریں۔

1 ...... حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں چونکہ چوری کی یہی سزا مقرر تھی اس لئے انہوں نے کہا کہ ہمارے یہاں ظالموں کی یہی سزا ہے۔

2 ...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بنیامین کو روکنے کا ایک حیلہ اختیار فرمایا اور یہ بالکل جائز حیلہ تھا کہ کسی پر ظلم نہ تھا بلکہ ان سب کو بہت فائدہ پہنچانا مقصود تھا جو آخر میں جا کر ظاہر ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ شرعی حیلے درست ہیں۔

بھائیوں کی حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف چوری کی نسبت اور آپ کا طرزِ عمل

مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ

مَا كَانَ لِيَاْخُذَ	اَخَاهُ	فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ	اِلَّاۤ	اَنْ
(اس کے لئے درست) نہ تھا کہ وہ لے لے	اپنے بھائی (کو)	بادشاہ کے قانون میں	مگر	یہ کہ

بادشاہی قانون میں اس کیلئے درست نہیں تھا کہ اپنے بھائی کو لے لے مگر یہ کہ

يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ

يَّشَآءَ	اللّٰهُ	نَرْفَعُ	دَرَجٰتٍ	مَّنْ	نَّشَآءُ	وَ	فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ
چاہے	اللہ	ہم بلند کر دیتے ہیں	درجوں	جسے	چاہتے ہیں	اور	ہر علم والے کے اوپر

اللہ چاہے۔ ہم جسے چاہتے ہیں درجوں بلند کر دیتے ہیں اور ہر علم والے کے اوپر

عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْۤا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ

عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ [1]	قَالُوْۤا	اِنْ	يَّسْرِقْ	فَقَدْ	سَرَقَ [2]
ایک علم والا (ہے)	(بھائیوں نے) کہا	اگر	وہ چوری کرے	تو بیشک	چوری کر چکا ہے

ایک علم والا ہے ○ بھائیوں نے کہا: اگر اس نے چوری کی ہے تو بیشک اس سے پہلے

اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَ

اَخٌ لَّهٗ	مِنْ قَبْلُ	فَاَسَرَّهَا	يُوْسُفُ	فِيْ نَفْسِهٖ	وَ
اس کا بھائی	(اس) سے پہلے	تو چھپالیا اس (بات) کو	یوسف (نے)	اپنے دل میں	اور

اس کے بھائی نے بھی چوری کی تھی تو یوسف نے یہ بات اپنے دل میں چھپا رکھی اور

لَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ

لَمْ يُبْدِهَا	لَهُمْ	قَالَ	اَنْتُمْ	شَرٌّ	مَّكَانًا	وَ	اللّٰهُ
ظاہر نہیں کیا اسے	ان پر	(دل میں) کہا	تم	بہت برے (ہو)	درجے کے اعتبار سے	اور	اللہ

ان پر ظاہر نہ کی (اور دل میں) کہا تم انتہائی گھٹیا درجے کے آدمی ہو اور اللہ

1 ...... مخلوق میں ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے اور اس سلسلے کی انتہا تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہے یعنی مخلوق میں سب سے زیادہ علم حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے اور آپ سے بے انتہا زیادہ خالق ومالک کا علم ہے۔ لہٰذا خود کو سب سے بڑا عالم نہ سمجھا جائے اور نہ کہا جائے۔

2 ...... جسے انہوں نے چوری قرار دے کر حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف منسوب کیا وہ واقعہ یہ تھا کہ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے نانا کا ایک بت چپکے سے لے کر توڑ دیا اور اسے راستے میں پڑی نجاست کے اندر ڈال دیا۔ یہ حقیقت میں چوری نہ تھی بلکہ بت پرستی کا مٹانا تھا۔

بھائیوں کی بارگاہِ یوسف میں گزارش

اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ اِنَّ

اَعْلَمُ	بِمَا	تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾	قَالُوْا (1)	یٰۤاَیُّهَا	الْعَزِیْزُ	اِنَّ
خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	تم باتیں کر رہے ہو	انہوں نے کہا	اے	عزیز	بیشک

خوب جانتا ہے جو تم باتیں کر رہے ہو ○ انہوں نے کہا: اے عزیز! بیشک

لَهٗۤ اَبًا شَیْخًا كَبِیْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ

لَهٗۤ	اَبًا	شَیْخًا كَبِیْرًا	فَخُذْ	اَحَدَنَا	مَكَانَهٗ
اس کا	ایک باپ (ہے)	بہت بوڑھا	تو تم لے لو	ہم میں سے کسی ایک (کو)	اس کی جگہ

اس کے بہت بوڑھے والد ہیں تو آپ اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو لے لیں،

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا جواب

اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ

اِنَّا	نَرٰىكَ	مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۷۸﴾	قَالَ	مَعَاذَ اللّٰهِ
بیشک	ہم دیکھ رہے ہیں تجھے	احسان کرنے والوں میں سے	(یوسف نے) کہا	اللہ کی پناہ

بیشک ہم آپ کو احسان کرنے والا دیکھ رہے ہیں ○ یوسف نے فرمایا: اللہ کی پناہ

اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا

اَنْ	نَّاْخُذَ	اِلَّا	مَنْ	وَّجَدْنَا	مَتَاعَنَا
(اس سے) کہ	ہم پکڑ لیں	(اس کے) علاوہ (کوئی اور)	جو	ہم نے پایا	اپنا سامان

کہ جس کے پاس ہم نے اپنا سامان پایا ہے اس کے علاوہ کسی اور کو

ناامید ہونے کے بعد بڑے بھائی کا مشورہ

عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ ع فَلَمَّا اسْتَایْــٴَـسُوْا

ع ۱۰

عِنْدَهٗۤ	اِنَّاۤ	اِذًا	لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾	فَلَمَّا	اسْتَایْــٴَـسُوْا
اس کے پاس	بیشک ہم	اس وقت	ضرور ظلم کرنے والے (ہوں گے)	پھر جب	وہ مایوس ہو گئے

پکڑیں۔ (ایسا کریں) جب تو ہم ظالم ہوں گے ○ پھر جب وہ بھائی اس سے مایوس ہو گئے

1 ...... حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی شریعت میں اگرچہ چور کی سزا یہ تھی کہ اسے غلام بنالیا جائے لیکن فدیہ لے کر معاف کر دینا بھی جائز تھا، اس لئے بھائیوں نے کہا: اے عزیز! اس کے والد عمر میں بہت بڑے ہیں، وہ اس سے محبت رکھتے ہیں اور اسی سے ان کے دل کو تسلی ہوتی ہے۔ آپ ہم میں سے کسی ایک کو غلام بنا کر یا فدیہ ادا کرنے تک رہن کے طور پر رکھ لیں بیشک ہم آپ کو احسان کرنے والا دیکھ رہے ہیں کہ آپ نے ہمیں عزت دی، کثیر مال ہمیں عطا کیا، ہمارا مطلوب اچھی طرح پورا ہوا اور ہمارے غلے کی قیمت بھی ہمیں لوٹا دی۔

مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ

مِنْهُ	خَلَصُوْا	نَجِيًّا	قَالَ	كَبِيْرُهُمْ (1)
اس (بھائی) سے	(تو) وہ الگ ہو گئے	سرگوشی کرنے (کے لئے)	کہا	ان کے بڑے (بھائی نے)

تو ایک طرف جا کر سرگوشی میں مشورہ کرنے لگے۔ ان میں بڑا بھائی کہنے لگا:

اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا

اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اَبَاكُمْ	قَدْ	اَخَذَ	عَلَيْكُمْ	مَّوْثِقًا
کیا تم نہیں جانتے	کہ	تمہارے باپ (نے)	تحقیق	لیا تھا	تم پر (سے)	پختہ عہد

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کا

مِّنَ اللّٰهِ وَ مِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ

مِّنَ اللّٰهِ	وَ	مِنْ قَبْلُ	مَا فَرَّطْتُّمْ	فِيْ يُوْسُفَ
اللہ سے (کا)	اور	(اس) سے پہلے	تم نے کوتاہی کی	یوسف (کے حق) میں

عہد لیا تھا اور اس سے پہلے تم یوسف کے حق میں کوتاہی کر چکے ہو

فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْۤ اَبِيْۤ

فَلَنْ اَبْرَحَ	الْاَرْضَ	حَتّٰى	يَاْذَنَ	لِيْۤ	اَبِيْۤ
تو میں ہرگز نہ ہٹوں گا	(مصر کی اس) زمین (سے)	یہاں تک کہ	اجازت دیدے	مجھے	میرا باپ

تو میں تو یہاں سے ہرگز نہ ہٹوں گا جب تک میرے والد مجھے اجازت نہ دیدیں

اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَ هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸۰

اَوْ	يَحْكُمَ	اللّٰهُ	لِيْ	وَ	هُوَ	خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸۰
یا	(کوئی) حکم فرما دے	اللہ	میرے لئے	اور	وہ	سب سے بہتر حکم دینے والا (ہے)

یا اللہ مجھے کوئی حکم فرما دے اور وہ سب سے بہتر حکم دینے والا ہے ○

1 ..... جب بھائیوں کو حضرت بنیامین کے ملنے کی امید نہ رہی تو بڑے بھائی نے چھوٹے بھائیوں کو سمجھایا۔ عقلِ عام کا تقاضا بھی یہی ہے کہ بڑے کو چاہئے کہ وہ چھوٹوں کو سمجھائے خواہ وہ علم میں بڑا ہو، یا عمر میں، یا سمجھ داری میں، البتہ سمجھانے میں ایسا انداز اختیار نہ کیا جائے جس سے سامنے والے کی عزتِ نفس مجروح ہو اور وہ نصیحت قبول کرنے کی بجائے اپنی بات پر مزید پکا ہو جائے۔

اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ

اِرْجِعُوْۤا	اِلٰۤى اَبِيْكُمْ	فَقُوْلُوْا	يٰۤاَبَانَاۤ	اِنَّ	ابْنَكَ
تم لوٹ کر جاؤ	اپنے باپ کی طرف	پھر عرض کرو	اے ہمارے باپ	بیشک	آپ کے بیٹے (نے)

تم اپنے باپ کے پاس لوٹ کر جاؤ پھر عرض کرو: اے ہمارے باپ! بیشک آپ کے بیٹے نے

سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا

سَرَقَ	وَ	مَا شَهِدْنَاۤ	اِلَّا	بِمَا	عَلِمْنَا	وَ	مَا كُنَّا
چوری کی	اور	ہم نے گواہی نہ دی	مگر	(اسی بات) کی جسے	ہم نے جانا	اور	ہم نہ تھے

چوری کی ہے اور ہم اتنی ہی بات کے گواہ ہیں جتنی ہمیں معلوم ہے اور ہم غیب کے

لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَسْــٴَـلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَ

لِلْغَيْبِ	حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾	وَسْــٴَـلِ الْقَرْيَةَ	الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا	وَ
غیب کی	نگہبانی کرنے والے	اور پوچھ لیں (اس) بستی (والوں سے)	جس میں ہم تھے	اور

نگہبان نہ تھے ○ اور اس شہر والوں سے پوچھ لیجیے جس میں ہم تھے اور

الْعِيْرَ الَّتِيْۤ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ؕ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ قَالَ

الْعِيْرَ	الَّتِيْۤ اَقْبَلْنَا فِيْهَا	وَ	اِنَّا	لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ [1]	قَالَ
(اس) قافلہ (سے)	جس میں ہم واپس آئے	اور	بیشک ہم	ضرور سچے (ہیں)	(یعقوب نے) کہا

اس قافلہ سے (معلوم کرلیں) جس میں ہم واپس آئے ہیں اور بیشک ہم سچے ہیں ○ یعقوب نے فرمایا:

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ عَسَى

بَلْ	سَوَّلَتْ [2]	لَكُمْ	اَنْفُسُكُمْ	اَمْرًا	فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ	عَسَى
بلکہ	بنادی ہے	تمہارے لئے	تمہارے نفسوں (نے)	ایک بات	تو عمدہ صبر (ہے)	قریب ہے

بلکہ تمہارے نفس نے تمہارے لئے کچھ حیلہ بنادیا ہے تو عمدہ صبر ہے۔ عنقریب

دو بیٹوں کی جدائی پر حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب اور کیفیت

1 ...... حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے یہ باتیں کہنے سے مقصود یہ تھا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے ان بھائیوں پر سے تہمت اچھی طرح زائل ہو جائے کیونکہ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعے میں یہ تہمت کا سامنا کر چکے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اعتبار نہیں کھونا چاہئے کیونکہ جب بندہ اعتبار کھو دیتا ہے تو اسے قسمیں کھا کر اور منت سماجت کر کے اپنی بات کا یقین دلوانا پڑتا ہے۔ 2 ...... بیٹوں کی بات سن کر حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ یہ بھی تمہارے نفسوں نے تمہارے لئے اس بات کو مزید کر کے گھڑ لیا ہے کہ تم بنیامین کی طرف چوری کی نسبت کر رہے ہو۔

اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ بِهِمْ جَمِیْعًاؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۸۳﴾

اللّٰهُ	اَنْ	یَّاْتِیَنِیْ بِهِمْ جَمِیْعًا	اِنَّهٗ	هُوَ	الْعَلِیْمُ	الْحَكِیْمُ ﴿۸۳﴾
اللہ	کہ	لے آئے میرے پاس ان سب کو	بیشک وہ	وہی	علم والا	حکمت والا (ہے)

اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئے گا بیشک وہی علم والا، حکمت والا ہے ○

وَ تَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ یٰۤاَسَفٰى عَلٰى یُوْسُفَ وَ

وَ	تَوَلّٰى	عَنْهُمْ	وَ	قَالَ	یٰۤاَسَفٰى (۱)	عَلٰى یُوْسُفَ	وَ
اور	(یعقوب نے) منہ پھیرا	ان سے	اور	کہا	ہائے افسوس	یوسف (کی جدائی) پر	اور

اور یعقوب نے ان سے منہ پھیرا اور کہا: ہائے افسوس! یوسف کی جدائی پر اور

ابْیَضَّتْ عَیْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِیْمٌ ﴿۸۴﴾

ابْیَضَّتْ	عَیْنٰهُ	مِنَ الْحُزْنِ	فَهُوَ	كَظِیْمٌ ﴿۸۴﴾
سفید ہوگئیں	اس کی دونوں آنکھیں	غم سے	تو وہ	(اپنا) غم برداشت کرتے رہے

یعقوب کی آنکھیں غم سے سفید ہوگئیں تو وہ (اپنا) غم برداشت کرتے رہے ○

بیٹوں کی حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عرض

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ یُوْسُفَ حَتّٰى

قَالُوْا	تَاللّٰهِ	تَفْتَؤُا تَذْكُرُ	یُوْسُفَ	حَتّٰى
(بھائیوں نے) کہا	اللہ کی قسم	آپ ہمیشہ یاد کرتے رہیں گے	یوسف (کو)	یہاں تک کہ

بھائیوں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ ہمیشہ یوسف کو یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ

حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِیْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ

تَكُوْنَ	حَرَضًا	اَوْ	تَكُوْنَ	مِنَ الْهٰلِكِیْنَ ﴿۸۵﴾	قَالَ
ہوجائیں گے	موت کے قریب	یا	ہوجائیں گے	فوت ہونے والوں میں سے	(یعقوب نے) کہا

آپ مرنے کے قریب ہوجائیں گے یا فوت ہی ہوجائیں گے ○ یعقوب نے کہا:

(1)...... اولاد کی آزمائش بڑی ہوتی ہے اور اس پر صبر کرنے کا اجر بھی بہت بڑا ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جب مسلمان کا بچہ مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: ہاں۔ فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا۔ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ فرماتا ہے: پھر میرے بندے نے کیا کہا۔ عرض کرتے ہیں: تیرا شکر ادا کیا اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ کہا۔ فرماتا ہے: میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام "حمد کا مکان" رکھو۔ (ترمذی، ۲/۳۱۳، الحدیث: ۱۰۲۳)

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور بنیامین کو تلاش کرنے کی ہدایت

اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَ حُزْنِيْۤ اِلَى اللّٰهِ وَ

اِنَّمَآ	اَشْكُوْا	بَثِّيْ	وَ	حُزْنِيْۤ	اِلَى اللّٰهِ [1]	وَ
صرف	میں فریاد کرتا ہوں	اپنی پریشانی	اور	اپنے غم (کی)	اللہ کی طرف	اور

میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں اور

اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸۶ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا

اَعْلَمُ	مِنَ اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸۶ [2]	يٰبَنِيَّ	اذْهَبُوْا
میں جانتا ہوں	اللہ کی طرف سے	وہ (بات) جو	تم نہیں جانتے	اے میرے بیٹو	جاؤ

میں اللہ کی طرف سے وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ○ اے بیٹو! تم جاؤ

فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَ اَخِيْهِ وَ لَا تَايْــَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ

فَتَحَسَّسُوْا	مِنْ يُّوْسُفَ وَ اَخِيْهِ	وَ	لَا تَايْــَٔسُوْا [3]	مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ	اِنَّهٗ
تو سراغ لگاؤ	یوسف اور اس کے بھائی (کا)	اور	ناامید نہ ہونا	اللہ کی رحمت سے	بیشک

اور یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بیشک

بارگاہِ یوسف میں بھائیوں کی دوبارہ حاضری

لَا يَايْــَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۸۷ فَلَمَّا دَخَلُوْا

لَا يَايْــَٔسُ	مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ	اِلَّا	الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۸۷	فَلَمَّا	دَخَلُوْا
ناامید نہیں ہوتے	اللہ کی رحمت سے	مگر	کافر لوگ	پھر جب	وہ حاضر ہوئے

اللہ کی رحمت سے کافر لوگ ہی ناامید ہوتے ہیں ○ پھر جب وہ یوسف کے پاس

عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَ

عَلَيْهِ	قَالُوْا	يٰۤاَيُّهَا	الْعَزِيْزُ	مَسَّنَا	وَ
اس پر (یوسف کے پاس)	انہوں نے کہا	اے	عزیز	پہنچی ہے ہمیں	اور

پہنچے تو کہنے لگے: اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو

1 ...... حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ غم اور پریشانی میں اللہ تعالیٰ سے فریاد کرنا صبر کے خلاف نہیں، ہاں بے صبری کے کلمات منہ سے نکالنا یا لوگوں سے شکوے کرنا بے صبری ہے۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جانتے تھے کہ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام زندہ ہیں اور ان سے ملنے کی توقع ہے اور یہ بھی جانتے تھے کہ اُن کا خواب حق ہے اور ضرور واقع ہوگا۔ 3 ...... زندگی میں پے درپے آنے والی مصیبتوں، مشکلوں اور دشواریوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے کیونکہ حقیقی طور پر دنیا و آخرت کی تمام مشکلات کو دور کرنے والا=

اَهْلَنَا الضُّرُّ وَ جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ

اَهْلَنَا	الضُّرُّ	وَ	جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ	فَاَوْفِ
ہمارے گھر والوں (کو)	تکلیف، مصیبت	اور	ہم لے کر آئے ہیں حقیر سا سرمایہ	تو آپ پورا کردیں

مصیبت پہنچی ہوئی ہے اور ہم حقیر سا سرمایہ لے کر آئے ہیں تو آپ ہمیں پورا

لَنَا الْكَیْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَیْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَجْزِی

لَنَا	الْكَیْلَ	وَ	تَصَدَّقْ	عَلَیْنَا	اِنَّ	اللّٰهَ	یَجْزِی
ہمارے لئے	ناپ	اور	خیرات (بھی) کریں	ہم پر	بیشک	اللّٰہ	صلہ دیتا ہے

ناپ دیدیجئے اور ہم پر کچھ خیرات بھی کیجئے، بیشک اللّٰہ خیرات دینے والوں کو

الْمُتَصَدِّقِیْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ

الْمُتَصَدِّقِیْنَ ﴿۸۸﴾	قَالَ	هَلْ	عَلِمْتُمْ	مَّا	فَعَلْتُمْ
خیرات دینے والوں (کو)	(یوسف نے) کہا	کیا	تم جانتے ہو	جو	تم نے کیا

صلہ دیتا ہے ○ یوسف نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے جو تم نے

بِیُوْسُفَ وَ اَخِیْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْۤا ءَاِنَّكَ

بِیُوْسُفَ وَاَخِیْهِ [1]	اِذْ	اَنْتُمْ	جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾	قَالُوْۤا	ءَاِنَّكَ
یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ	جب	تم	نادان (تھے)	انہوں نے کہا	کیا بیشک تم

یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا تھا جب تم نادان تھے ○ انہوں نے کہا: کیا واقعی

لَاَنْتَ یُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا یُوْسُفُ وَ هٰذَاۤ اَخِیْ٘ قَدْ

لَاَنْتَ	یُوْسُفُ	قَالَ	اَنَا	یُوْسُفُ	وَ	هٰذَاۤ	اَخِیْ	قَدْ
ضرور تم	یوسف (ہو؟)	فرمایا	میں	یوسف (ہوں)	اور	یہ	میرا بھائی (ہے)	بیشک

آپ ہی یوسف ہیں؟ فرمایا: میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ بیشک

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا افشائے راز

═ اور تنگی کے بعد آسانیاں عطا کرنے والا اس کے سوا اور کوئی نہیں۔

[1]...... بھائیوں کا یہ حال سن کر حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر گریہ طاری ہوگیا اور مبارک آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور فرمایا کیا حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مارنا، کنوئیں میں گرانا، بیچنا، والد صاحب سے جدا کرنا اور اُن کے بعد اُن کے بھائی کو تنگ رکھنا، پریشان کرنا تمہیں یاد ہے اور یہ فرماتے ہوئے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تبسم آگیا اور اُنہوں نے آپ کے گوہرِ دندان کا حسن دیکھ کر پہچانا کہ یہ تو جمالِ یوسفی کی شان ہے۔

مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ یَّتَّقِ وَ یَصْبِرْ

مَنَّ	اللّٰهُ	عَلَیْنَا	اِنَّهٗ	مَنْ	یَّتَّقِ	وَ	یَصْبِرْ (1)
احسان فرمایا	اللہ (نے)	ہمارے اوپر	بیشک	جو	پرہیز گاری کرے	اور	صبر کرے

اللہ نے ہم پر احسان کیا۔ بیشک جو پرہیز گاری اور صبر کرے

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ

فَاِنَّ	اللّٰهَ	لَا یُضِیْعُ	اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۹۰﴾	قَالُوْا	تَاللّٰهِ
تو بیشک	اللہ	ضائع نہیں کرتا	نیکی کرنے والوں کا اجر	انہوں نے کہا	اللہ کی قسم

تو اللہ نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتا ○ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم!

لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَ اِنْ كُنَّا

لَقَدْ	اٰثَرَكَ	اللّٰهُ	عَلَیْنَا	وَ	اِنْ	كُنَّا
ضرور بیشک	فضیلت دی آپ کو	اللہ (نے)	ہمارے اوپر	اور	بیشک	ہم تھے

بیشک اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی اور بیشک ہم

لَخٰطِـِٕیْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ ؕ یَغْفِرُ

لَخٰطِـِٕیْنَ ﴿۹۱﴾	قَالَ	لَا تَثْرِیْبَ (2)	عَلَیْكُمُ	الْیَوْمَ	یَغْفِرُ
ضرور خطا کرنے والے	(یوسف نے) کہا	کوئی ملامت نہیں	تم پر	آج	معاف کرے

خطا کار تھے ○ فرمایا: آج تم پر کوئی ملامت نہیں، اللہ

اللّٰهُ لَكُمْ٘ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا

اللّٰهُ	لَكُمْ	وَ	هُوَ	اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۹۲﴾	اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا
اللہ	تمہیں	اور	وہ	سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان (ہے)	تم لے جاؤ میرا یہ کرتا

تمہیں معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے ○ میرا یہ کرتا لے جاؤ

بھائیوں کا اعتراف حق

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا عفو و کرم

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مقدس قمیص کی برکت

1...... اس سے معلوم ہوا کہ تقویٰ اور صبر بہت عظیم اعمال ہیں اور یہ اعمال کرنے والا اجر و ثواب سے محروم نہیں رہتا، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی متقی اور صابر بنائے، آمین۔

2...... جب بھائیوں نے اپنی خطا کا اعتراف کر لیا تو حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی انہیں معاف کر دیا اور درگزر سے کام لیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عفو و درگزر سنتِ انبیاء ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ عفو و درگزر کی عادت اپنائیں اور ایذا پہنچانے والوں کو رضائے الٰہی کے لئے معاف کر دیں خصوصاً جبکہ وہ اپنے کئے پر شرمندہ بھی ہوں۔ حدیثِ پاک میں ہے: رحم کیا کرو، تم پر بھی رحم کیا جائے گا اور معاف کرنا اختیار کرو، تمہیں بھی معاف کیا جائے گا۔ (شعب الایمان، ۵/۴۴۹، الحدیث: ۷۲۳۶)

فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَ

فَاَلْقُوْهُ	عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ	يَاْتِ	بَصِيْرًا (1)	وَ
توڈال دو اسے	میرے باپ کے منہ پر	وہ ہو جائیں گے	دیکھنے والے	اور

اور اسے میرے باپ کے منہ پر ڈال دینا وہ دیکھنے والے ہو جائیں گے اور

اْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ

اْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾	وَ	لَمَّا	فَصَلَتِ	الْعِيْرُ	قَالَ
لے آؤ میرے پاس اپنے سب گھر والوں (کو)	اور	جب	(مصر سے) جدا ہوا	قافلہ	(تو) کہا

اپنے سب گھر بھر کو میرے پاس لے آؤ○ اور جب قافلہ وہاں سے جدا ہوا تو ان کے باپ نے

اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ

اَبُوْهُمْ	اِنِّيْ	لَاَجِدُ	رِيْحَ يُوْسُفَ	لَوْ	لَآ	اَنْ
ان کے باپ (نے)	بیشک میں	ضرور پاتا ہوں	یوسف کی خوشبو	اگر	نہ (ہوتا)	یہ کہ

فرمادیا: بیشک میں یوسف کی خوشبو پارہا ہوں۔ اگر

تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾

تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾	قَالُوْا	تَاللّٰهِ	اِنَّكَ	لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾ (2)
تم کم سمجھ کہو مجھے	(حاضرین نے) کہا	اللّٰہ کی قسم	بیشک آپ	اپنی پرانی وارفتگی میں (ہیں)

تم مجھے کم سمجھ نہ کہو○ حاضرین نے کہا: اللّٰہ کی قسم! آپ اپنی اسی پرانی محبت میں گم ہیں○

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ

فَلَمَّآ	اَنْ جَآءَ	الْبَشِيْرُ	اَلْقٰىهُ	عَلٰى وَجْهِهٖ
پھر جب	آیا	خوشخبری سنانے والا	(تو) اس نے ڈال دیا وہ کرتا	اس (یعقوب) کے منہ پر

پھر جب خوشخبری سنانے والا آیا تو اس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈال دیا،

خوشبوئے یوسف کی خبر اور حاضرین کا جواب

قمیصِ یوسف کی برکت سے حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بینائی کی واپسی

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات اور ان کے مبارک جسموں سے چھوئی ہوئی چیزیں بیماریوں کی شفا، دافعِ بلا اور مشکل کشا ہوتی ہیں۔ قرآن و حدیث اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی مبارک زندگی کا مطالعہ کریں تو ایسے واقعات بکثرت مل جائیں گے جن میں بزرگانِ دین کے مبارک جسموں سے مس ہونے والی چیزوں میں شفا کا بیان ہو۔ 2 ......یہ بات انہوں نے اس لئے کہی کیونکہ وہ اس گمان میں تھے کہ اب حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کہاں زندہ ہوں گے اُن کی تو وفات بھی ہو چکی ہو گی۔

فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚۙ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ

فَارْتَدَّ	بَصِيْرًا	قَالَ	اَلَمْ اَقُلْ	لَّكُمْ	اِنِّيْۤ	اَعْلَمُ
تو وہ ہوگئے	دیکھنے والے	(یعقوب نے) کہا	کیا میں نے نہ کہا تھا	تم سے	بیشک میں	جانتا ہوں

اسی وقت وہ دیکھنے والے ہوگئے۔ یعقوب نے فرمایا: میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے

مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا

مِنَ اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾	قَالُوْا	يٰۤاَبَانَا
اللہ کی طرف سے	وہ (بات) جو	تم نہیں جانتے	انہوں نے کہا	اے ہمارے باپ

وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ○ بیٹوں نے کہا: اے ہمارے باپ!

اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَاۤ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۷﴾

اسْتَغْفِرْ [1]	لَنَا	ذُنُوْبَنَاۤ	اِنَّا	كُنَّا	خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۷﴾
مغفرت طلب کریں	ہمارے لئے	ہمارے گناہوں (کی)	بیشک	ہم تھے	خطا کرنے والے

ہمارے گناہوں کی معافی مانگئے، بیشک ہم خطا کار ہیں ○

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

قَالَ	سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ	لَكُمْ	رَبِّيْ	اِنَّهٗ	هُوَ
فرمایا	عنقریب میں مغفرت طلب کروں گا	تمہارے لئے	اپنے رب (سے)	بیشک	وہی

فرمایا: عنقریب میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا، بیشک وہی

الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى

الْغَفُوْرُ	الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾	فَلَمَّا	دَخَلُوْا [2]	عَلٰى يُوْسُفَ	اٰوٰۤى
بخشنے والا	مہربان (ہے)	پھر جب	وہ حاضر ہوئے	یوسف پر (کے پاس)	(تو) اس نے جگہ دی

بخشنے والا، مہربان ہے ○ پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہنچے تو اس نے

بیٹوں کی حضرت یعقوب عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام سے استغفار کی درخواست اور آپ کا جواب

حضرت یعقوب عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی مصر آمد اور ان کا اعزاز و اکرام

1...... برادرانِ یوسف نے اپنے والد حضرت یعقوب عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی بارگاہ میں دعائے استغفار کی درخواست کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے دعا کروانی چاہئے اور والدین سے بھی اپنے لئے دعا کی درخواست کرنی چاہئے۔

2...... یہ داخل ہونا حدودِ مصر میں تھا اس کے بعد دوسری بار داخل ہونا خاص شہر میں ہے جس کا بیان اسی آیت کے اگلے حصے میں ہے۔

اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ

اِلَيْهِ	اَبَوَيْهِ	وَ	قَالَ	ادْخُلُوْا	مِصْرَ	اِنْ	شَآءَ
اپنی طرف (اپنے پاس)	اپنے ماں باپ (کو)	اور	کہا	داخل ہو جاؤ	مصر (میں)	اگر	چاہا

اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا: تم مصر میں داخل ہو جاؤ، اگر اللہ نے

اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ

اللّٰهُ	اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾	وَ	رَفَعَ	اَبَوَيْهِ	عَلَى الْعَرْشِ
اللہ (نے)	امن والے ہو کر	اور	اس نے اونچا کیا (بٹھایا)	اپنے ماں باپ (کو)	تخت پر

چاہا (تو) امن وامان کے ساتھ ○ اور اس نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا

وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا

وَ	خَرُّوْا	لَهٗ	سُجَّدًا (1)	وَ	قَالَ	يٰۤاَبَتِ	هٰذَا
اور	وہ گر گئے	اس کے لیے	سجدہ (میں)	اور	(یوسف نے) کہا	اے میرے باپ	یہ

اور سب اس کے لیے سجدے میں گر گئے اور یوسف نے کہا: اے میرے باپ! یہ

تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ؕ وَ

تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ	مِنْ قَبْلُ	قَدْ	جَعَلَهَا	رَبِّيْ	حَقًّا	وَ
میرے خواب کی تعبیر (ہے)	پہلے	بیشک	کر دیا اسے	میرے رب (نے)	سچا	اور

میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے، بیشک اسے میرے رب نے سچا کر دیا اور

قَدْ اَحْسَنَ بِيْۤ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ

قَدْ	اَحْسَنَ (2)	بِيْۤ	اِذْ	اَخْرَجَنِيْ	مِنَ السِّجْنِ	وَ	جَآءَ بِكُمْ
بیشک	اس نے احسان کیا	مجھ پر	کہ	اس نے نکالا مجھے	قید خانے سے	اور	لے آیا تمہیں

بیشک اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا اور آپ سب کو

خوابِ یوسف کی تعبیر اور حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سجدہ کیا جانا

1 ...... یہ سجدہ تعظیم اور عاجزی کے اظہار کے طور پر تھا اور اُن کی شریعت میں جائز تھا جیسے ہماری شریعت میں کسی عظمت والے کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا، مصافحہ کرنا اور دست بوسی کرنا جائز ہے۔ ہماری شریعت میں سجدۂ تعظیمی جائز نہیں ہے۔

2 ...... قید سے آزادی وغیرہ کو حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنا کمال نہیں بلکہ اللہ کا احسان قرار دیا، اس سے معلوم ہوا کہ نعمتیں ملنے کو اپنے کمال اور خوبی کی طرف منسوب نہیں کرنا چاہئے بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان کی طرف منسوب کرنا چاہئے۔

مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ

مِّنَ الْبَدْوِ	مِنْۢ بَعْدِ	اَنْ	نَّزَغَ	الشَّيْطٰنُ [1]
گاؤں سے	(اس کے) بعد	کہ	فساد ڈلوایا، ناچاقی کروادی	شیطان (نے)

گاؤں سے لے آیا اس کے بعد کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں

بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا

بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ	اِنَّ	رَبِّيْ	لَطِيْفٌ	لِّمَا
میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان	بیشک	میرا رب	آسان کرنے والا (ہے)	جس (بات) کو

ناچاقی کروادی تھی۔ بیشک میرا رب جس بات کو چاہے

يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ

يَشَآءُ	اِنَّهٗ	هُوَ	الْعَلِيْمُ	الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۰﴾	رَبِّ	قَدْ	اٰتَيْتَنِيْ
وہ چاہے	بیشک	وہی	علم والا	حکمت والا (ہے)	اے میرے رب	بیشک	تو نے عطا کی مجھے

آسان کردے، بیشک وہی علم والا، حکمت والا ہے ○ اے میرے رب! بیشک تو نے مجھے

مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۫

مِنَ الْمُلْكِ	وَ	عَلَّمْتَنِيْ	مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ	فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
ایک سلطنت	اور	سکھادیا مجھے	باتوں کا انجام نکالنا	(اے) آسمانوں اور زمین کو بنانے والے

ایک سلطنت دی اور مجھے خوابوں کی تعبیر نکالنا سکھادیا۔ اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے!

اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ

اَنْتَ	وَلِيّٖ	فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ	تَوَفَّنِيْ
تو (ہی)	میرا مددگار (ہے)	دنیا اور آخرت میں	تو موت عطا فرما مجھے

تو دنیا اور آخرت میں میرا مددگار ہے، مجھے اسلام کی حالت میں

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا

[1]...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے اور بھائیوں کے درمیان ہونے والی ناچاقی کو شیطان کا فعل قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ رشتہ داروں اور دیگر لوگوں میں لڑائیاں کروانا شیطان کا کام ہے، لہٰذا اس سے ہر مسلمان کو بچنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اللہ تعالٰی کے نزدیک تم لوگوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ ہے جو اِدھر اُدھر کی باتوں میں لگائی بجھائی کر کے مسلمان بھائیوں میں اختلاف اور پھوٹ ڈالتا ہے۔ (مسند امام احمد، ۶/۲۹۱، الحدیث: ۱۸۰۲۰)

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات غیبی خبریں ہیں

مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكَ

مُسْلِمًا (1)	وَّ	اَلْحِقْنِیْ	بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۱﴾ (2)	ذٰلِكَ
مسلمان (ہونے کی حالت میں)	اور	ملادے مجھے	(اپنے) نیک بندوں کے ساتھ	یہ

موت عطا فرما اور مجھے اپنے قرب کے لائق بندوں کے ساتھ شامل فرما ○ یہ

مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ ۚ وَ مَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ

مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ (3)	نُوْحِیْهِ	اِلَیْكَ	وَ	مَا كُنْتَ	لَدَیْهِمْ
غیب کی خبروں میں سے (ہے)	ہم وحی کرتے ہیں اسے	تمہاری طرف	اور	تم نہ تھے	ان کے پاس

کچھ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے

کفار کے ایمان نہ لانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

اِذْ اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ وَ هُمْ یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ

اِذْ	اَجْمَعُوْۤا	اَمْرَهُمْ	وَ	هُمْ	یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾	وَ
جب	انہوں نے پختہ ارادہ کرلیا	اپنے کام (کا)	اور	وہ	سازش کررہے تھے	اور

جب انہوں نے پختہ ارادہ کرلیا تھا اور وہ سازش کررہے تھے ○ اور

مَاۤ اَكْثَرُ النَّاسِ وَ لَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَ

مَاۤ	اَكْثَرُ النَّاسِ	وَلَوْ	حَرَصْتَ	بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۳﴾	وَ
نہیں (ہوں گے)	اکثر لوگ	اگرچہ	تم کتنا ہی چاہو	ایمان لانے والے	اور

اکثر لوگ ایمان نہیں لائیں گے اگرچہ آپ کو کتنی ہی خواہش ہو ○ اور

مَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ

مَا تَسْـَٔلُهُمْ	عَلَیْهِ	مِنْ اَجْرٍ	اِنْ	هُوَ	اِلَّا	ذِكْرٌ
تم نہیں مانگتے ان سے	اس (تبلیغ) پر	کوئی اجرت	نہیں	وہ	مگر	نصیحت

آپ اس (تبلیغ) پر ان سے کوئی اجرت نہیں مانگتے۔ یہ تو سارے جہان کے لئے

(1)...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی یہ دعا دراصل اُمت کی تعلیم کے لئے ہے کہ وہ حسنِ خاتمہ کی دعا مانگتے رہیں۔ (2)...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اس دعا سے معلوم ہوا کہ صالحین کا قرب بڑی چیز ہے۔ صالحین سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے "یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کا ہم نشین بدبخت نہیں ہوتا۔ (مسلم، ص ۱۴۴۴، الحدیث: ۲۵(۲۶۸۹)) دوسری حدیثِ پاک میں ہے کہ اپنے مردوں کو صالحین کے درمیان دفن کرو کیونکہ میت کو برے پڑوسی سے اس طرح تکلیف ہوتی ہے جیسے زندہ آدمی کو برے پڑوسی سے تکلیف ہوتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۶/۳۹۰، الحدیث: ۹۰۴۲) (3)...... اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں حضرت =

ع ۱۱ ۵

کفارِ قریش کی روش

لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۴﴾ع وَ كَاَیِّنْ مِّنْ اٰیَةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۴﴾	وَ	كَاَیِّنْ	مِّنْ اٰیَةٍ	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ (1)
سب جہان (والوں) کے لئے	اور	کتنی ہی	نشانی	آسمانوں اور زمین میں

صرف نصیحت ہے ○ اور آسمانوں اور زمین میں کتنی نشانیاں ہیں

یَمُرُّوْنَ عَلَیْهَا وَ هُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَ

یَمُرُّوْنَ	عَلَیْهَا	وَ	هُمْ	عَنْهَا	مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ (2)	وَ
لوگ گزر جاتے ہیں	ان پر	اور	وہ	ان سے	منہ پھیرے ہوئے (رہتے ہیں)	اور

جن کے پاس سے گزر جاتے ہیں اور ان سے بے خبر رہتے ہیں ○ اور

مَا یُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَ هُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

مَا یُؤْمِنُ (3)	اَكْثَرُهُمْ	بِاللّٰهِ	اِلَّا	وَ	هُمْ	مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾
یقین نہیں کرتے	ان کے اکثر	اللہ پر	مگر	اور	وہ	شرک کرتے ہوئے

ان میں اکثر وہ ہیں جو اللہ پر یقین نہیں کرتے مگر شرک کرتے ہوئے ○

منکرینِ توحید کو تنبیہ

اَفَاَمِنُوْۤا اَنْ تَاْتِیَهُمْ غَاشِیَةٌ

اَفَاَمِنُوْۤا	اَنْ	تَاْتِیَهُمْ	غَاشِیَةٌ
تو کیا وہ بے خوف ہو گئے	(اس بات سے) کہ	آجائے ان پر	چھا جانے والی (مصیبت)

کیا وہ اس بات سے بے خوف ہیں کہ ان پر اللہ کے عذاب سے

مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِیَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ	اَوْ	تَاْتِیَهُمُ	السَّاعَةُ	بَغْتَةً	وَّ	هُمْ	لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾
اللہ کے عذاب سے	یا	آجائے ان پر	قیامت	اچانک	اور	وہ	بے خبر ہوں

چھا جانے والی مصیبت آجائے یا ان پر اچانک قیامت آجائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو ○

=یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ بیان فرما کر اسے غیب کی خبروں میں سے ایک خبر شمار فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ قرآن علمِ غیب کا ایک ذریعہ ہے۔

1...... آسمانی نشانیوں سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کی قوت و قدرت پر دلالت کرنے والی نشانیاں یعنی آسمان کا وجود، سورج، چاند اور ستارے ہیں اور زمینی نشانیوں سے ہلاک شدہ امتوں کے آثار اور کائنات میں موجود قدرتِ الٰہیہ کے دیگر مظاہر مراد ہیں۔ 2...... یہاں آسمانوں اور زمین میں موجود وحدانیتِ الٰہی کی نشانیوں میں غور و فکر نہ کرنے والوں کی مذمت کی گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مخلوقاتِ الٰہی میں غور و فکر کرنا بہت اہم ہے کہ اس سے اللہ تعالٰی کی قدرت اور وحدانیت=

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کا راستہ

قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ ۚ عَلٰى بَصِیْرَةٍ اَنَا

قُلْ	هٰذِهٖ	سَبِیْلِیْۤ	اَدْعُوْۤا	اِلَى اللّٰهِ	عَلٰى بَصِیْرَةٍ	اَنَا
تم کہو	یہ	میرا راستہ (ہے)	میں بلاتا ہوں	اللہ کی طرف	کامل بصیرت پر (ہیں)	میں

تم فرماؤ یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ میں اور میری پیروی کرنے والے

وَ مَنِ اتَّبَعَنِیْ ؕ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا

وَ	مَنِ	اتَّبَعَنِیْ	وَ	سُبْحٰنَ اللّٰهِ	وَ	مَاۤ	اَنَا
اور	جس نے	پیروی کی میری	اور	اللہ ہر عیب سے پاک (ہے)	اور	نہیں	میں

کامل بصیرت پر ہیں اور اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور میں

بشر کو رسول بنانے پر اعتراض کا جواب

مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝۱۰۸ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا

مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝۱۰۸	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	اِلَّا	رِجَالًا [1]
مشرکوں میں سے	اور	ہم نے رسول بنا کر نہیں بھیجا	تم سے پہلے	مگر	مردوں (کو)

شرک کرنے والا نہیں ہوں ○ اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ سب شہروں کے رہنے والے

نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا

نُّوْحِیْۤ	اِلَیْهِمْ	مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى	اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا
ہم وحی بھیجتے تھے	ان کی طرف	(وہ سب) شہروں کے رہنے والوں میں سے (تھے)	تو کیا وہ نہیں چلے

مرد ہی تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے تو کیا یہ لوگ

فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

فِی الْاَرْضِ	فَیَنْظُرُوْا	كَیْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ	الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ
زمین میں	تو دیکھ لیتے	کیسا	ہوا	انجام	ان لوگوں کا جو	ان سے پہلے (تھے)

زمین پر نہیں چلے تا کہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا

=کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ 3...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) جمہور مفسرین کے نزدیک یہ آیت مشرکین کے رد میں نازل ہوئی کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خالق اور رازق ہونے کا اقرار کرنے کے باوجود بت پرستی کرکے غیروں کو عبادت میں اللہ تعالیٰ کا شریک کرتے تھے۔

1...... اہلِ مکہ نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو نبی کیوں نہ بنا کر بھیجا، اس آیت میں انہیں جواب دیا گیا کہ وہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے انسان ہونے پر حیران کیوں ہیں حالانکہ ان سے پہلے جتنے بھی اللہ تعالیٰ کے رسول تشریف لائے سب ان کی طرح انسان اور مرد ہی تھے، کسی فرشتے، جن، عورت=

وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

وَ	لَدَارُ الْاٰخِرَةِ	خَیْرٌ	لِّلَّذِیْنَ	اتَّقَوْا	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾
اور	بیشک آخرت کا گھر	بہتر (ہے)	ان لوگوں کے لیے جو	پرہیزگار ہوئے	تو کیا تم سمجھتے نہیں

اور بیشک آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لیے بہتر ہے۔ تو کیا تم سمجھتے نہیں؟○

عذاب سے متعلق ایک دستورِ الٰہی

حَتّٰۤى اِذَا اسْتَایْــٴَـسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ

حَتّٰۤى	اِذَا	اسْتَایْــٴَـسَ (1)	الرُّسُلُ	وَ	ظَنُّوْۤا	اَنَّهُمْ
یہاں تک کہ	جب	(ظاہری اسباب سے) ناامید ہوگئے	رسول	اور	لوگوں نے سمجھا	کہ وہ

یہاں تک کہ جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی امید نہ رہی اور لوگ سمجھے کہ

قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّیَ مَنْ

قَدْ	كُذِبُوْا	جَآءَهُمْ	نَصْرُنَا	فَنُجِّیَ	مَنْ
تحقیق	ان سے جھوٹ کہا گیا (ہے)	(تو اس وقت) آگئی ان کے پاس	ہماری مدد	تو ہم نے بچالیا	جسے

ان سے جھوٹ کہا گیا ہے تو اس وقت ان کے پاس ہماری مدد آگئی تو جسے ہم نے چاہا

سابقہ اُمتوں کے واقعات نشانِ عبرت ہیں

نَّشَآءُ ؕ وَ لَا یُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ

نَّشَآءُ	وَ	لَا یُرَدُّ	بَاْسُنَا	عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۱۰﴾	لَقَدْ	كَانَ
ہم نے چاہا	اور	پھیرا نہیں جاتا	ہمارا عذاب	جرم کرنے والی قوم سے	ضرور بیشک	ہے

اسے بچالیا گیا اور ہمارا عذاب مجرموں سے پھیرا نہیں جاتا○ بیشک

قرآنِ مجید کی عظمت و شان

فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِیْثًا

فِیْ قَصَصِهِمْ	عِبْرَةٌ	لِّاُولِی الْاَلْبَابِ	مَا كَانَ	حَدِیْثًا
ان کے قصوں میں	عبرت	عقل مندوں کے لئے	وہ (قرآن) نہیں ہے	(ایسی) بات (جسے)

ان رسولوں کی خبروں میں عقل مندوں کیلئے عبرت ہے۔ یہ (قرآن) کوئی ایسی بات نہیں

=اور دیہات میں رہنے والے کو نبوت کا منصب نہیں دیا گیا۔

1 ...... یعنی لوگوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب میں تاخیر ہونے اور عیش و آسائش کے دیر تک رہنے پر مغرور نہ ہو جائیں کیونکہ پہلی اُمتوں کو بھی بہت مہلتیں دی جاچکی ہیں یہاں تک کہ جب اُن کے عذابوں میں بہت تاخیر ہوئی اور ظاہری اسباب کے اعتبار سے رسولوں کو اپنی قوموں پر دنیا میں عذاب آنے کی اُمید نہ رہی تو قوموں نے گمان کیا کہ انہیں جو عذاب کے وعدے دیئے گئے تھے وہ پورے ہونے والے نہیں، تو اس وقت اچانک انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان پر=

يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ

يُّفْتَرٰى (1)	وَ	لٰكِنْ	تَصْدِيْقَ	الَّذِيْ	بَيْنَ يَدَيْهِ	وَ
خود بنالیا جائے	اور	لیکن	تصدیق (کرنے والا)	(ان کتابوں کی) جو	اس سے پہلے (تھیں)	اور

جو خود بنالی جائے لیکن (یہ قرآن) ان کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے جو اس سے پہلے تھیں

تَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ع

تَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ	وَّ	هُدًى	وَّ	رَحْمَةً	لِّقَوْمٍ	يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾
ہر چیز کا مفصل بیان	اور	ہدایت	اور	رحمت	(ان) لوگوں کے لیے (جو)	ایمان رکھتے ہیں

اور یہ ہر چیز کا مفصل بیان اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ○

آیات:43 رکوع:06

سُوْرَةُ الرَّعْد مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قرآن مجید کی حقانیت

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

الٓمّٓرٰ	تِلْكَ	اٰيٰتُ الْكِتٰبِ	وَ	الَّذِيْٓ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ
حروف مقطعات	یہ	کتاب کی آیتیں (ہیں)	اور	جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف

الٓمّٓرٰ، یہ کتاب کی آیتیں ہیں اور وہ جو تمہاری طرف

==ایمان لانے والوں کے لئے ہماری مدد آگئی اور ہم نے اپنے بندوں میں سے اطاعت کرنے والے ایمانداروں کو بچالیا اور مجرمین اس عذاب میں مبتلا ہوگئے۔

1 ...... یہاں سے قرآنِ پاک کی شان بیان کی گئی کہ قرآن کوئی ایسی بات نہیں کہ جسے کسی انسان نے اپنی طرف سے بنالیا ہو کیونکہ اس کا عاجز کر دینے والا ہونا اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کو قطعی طور پر ثابت کرتا ہے البتہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی کتابوں توریت اور انجیل کی تصدیق کرنے والا ہے اور قرآن میں حلال، حرام، حدود و تعزیرات، واقعات، نصیحتوں اور مثالوں وغیرہ ہر چیز کا مفصل بیان ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے کیونکہ وہی اس==

قدرتِ الٰہی پر دلالت کرنے والی آسمانی نشانیاں

مِنۡ رَّبِّكَ الۡحَقُّ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝۱ اَللّٰهُ

مِنۡ رَّبِّكَ	الۡحَقُّ	وَ	لٰـكِنَّ	اَكۡثَرَ النَّاسِ	لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝۱	اَللّٰهُ
تیرے رب کی جانب سے	(وہ) حق (ہے)	اور	لیکن	اکثر لوگ	ایمان نہیں لاتے	اللہ

تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ○ اللہ

الَّذِىۡ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَهَا ثُمَّ

الَّذِىۡ	رَفَعَ	السَّمٰوٰتِ	بِغَيۡرِ عَمَدٍ[1]	تَرَوۡنَهَا	ثُمَّ
(وہی ہے) جس نے	بلند کیا	آسمانوں (کو)	ستونوں کے بغیر	جنہیں تم دیکھ سکو	پھر

وہی ہے جس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند کیا جنہیں تم دیکھ سکو پھر

اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ كُلٌّ

اسۡتَوٰى	عَلَى الۡعَرۡشِ	وَ	سَخَّرَ	الشَّمۡسَ	وَ	الۡقَمَرَ	كُلٌّ
اس نے اِستواء فرمایا	عرش پر	اور	کام میں لگا دیا	سورج	اور	چاند (کو)	ہر ایک

اس نے عرش پر اِستواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے اور سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا۔ ہر ایک،

يَّجۡرِىۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ يُفَصِّلُ

يَّجۡرِىۡ	لِاَجَلٍ مُّسَمًّى	يُدَبِّرُ	الۡاَمۡرَ	يُفَصِّلُ
چلتا رہے گا	ایک مقررہ مدت تک	اللہ تدبیر فرماتا ہے	کام (کی)	وہ تفصیل سے بیان کرتا ہے

ایک مقرر کئے ہوئے وعدہ تک چلتا رہے گا، اللہ کام کی تدبیر فرماتا ہے، تفصیل سے

قدرتِ الٰہی پر دلالت کرنے والی زمینی نشانیاں

الۡاٰيٰتِ لَعَلَّكُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّكُمۡ تُوۡقِنُوۡنَ ۝۲ وَهُوَ الَّذِىۡ مَدَّ

الۡاٰيٰتِ	لَعَلَّكُمۡ	بِلِقَآءِ رَبِّكُمۡ	تُوۡقِنُوۡنَ ۝۲	وَ	هُوَ	الَّذِىۡ	مَدَّ
نشانیاں	تاکہ تم	اپنے رب سے ملنے کا	یقین کرلو	اور	وہی (ہے)	جس نے	پھیلایا

نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کرلو ○ اور وہی ہے جس نے زمین کو

= سے نفع حاصل کرتے ہیں۔

1 ..... آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند کرنے کے دو معنی ہوسکتے ہیں۔ (1) آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کیا جیسا کہ تم ان کو دیکھتے ہو یعنی حقیقت میں کوئی ستون ہی نہیں ہے۔ (2) یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ تمہارے دیکھنے میں آنے والے ستونوں کے بغیر بلند کیا، اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ ستون تو ہیں مگر تمہارے دیکھنے میں نہیں آتے۔ پہلا قول جمہور کا قول ہے۔

الْاَرْضَ وَ جَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَ اَنْهٰرًا ؕ وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ							
الْاَرْضَ	وَ	جَعَلَ	فِيْهَا	رَوَاسِيَ	وَ	اَنْهٰرًا	وَ	مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
زمین (کو)	اور	بنائے	اس میں	مضبوط پہاڑ	اور	نہریں	اور	ہر (قسم کے) پھلوں میں سے
پھیلایا اور اس میں پہاڑ اور نہریں بنائیں اور زمین میں ہر قسم کے پھل								

جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ						
جَعَلَ	فِيْهَا	زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ	يُغْشِي	الَّيْلَ	النَّهَارَ	اِنَّ
بنائے	اس میں	دو دو جوڑے (یعنی قسموں کے)	چھپالیتا ہے	رات (سے)	دن (کو)	بیشک
دو دو طرح کے بنائے، وہ رات سے دن کو چھپالیتا ہے، بیشک						

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۳ وَ فِي الْاَرْضِ					
فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوْمٍ	يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۳ [1]	وَ	فِي الْاَرْضِ
اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	جو غور و فکر کرتے ہیں	اور	زمین میں
اس میں غور و فکر کرنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں ۝ اور زمین کے					

قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ					
قِطَعٌ	مُّتَجٰوِرٰتٌ	وَّ	جَنّٰتٌ	مِّنْ اَعْنَابٍ	وَّ
مختلف ٹکڑے (ہیں)	ایک دوسرے کے قریب قریب	اور	باغات (ہیں)	انگوروں سے (کے)	اور
مختلف حصے ہیں جو ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں اور انگوروں کے باغ ہیں اور					

زَرْعٌ وَّ نَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَيْرُ صِنْوَانٍ					
زَرْعٌ	وَّ	نَخِيْلٌ	صِنْوَانٌ	وَّ	غَيْرُ صِنْوَانٍ
کھیتی	اور	کھجور کے درخت	ایک جڑ سے اگے ہوئے	اور	الگ الگ جڑ سے اگے ہوئے
کھیتی اور کھجور کے درخت ہیں ایک جڑ سے اگے ہوئے اور الگ الگ اگے ہوئے،					

[1] ...... اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ سارا جہان سمجھدار کے لئے معرفتِ الٰہی کا دفتر ہے، دوسرا یہ کہ فکر اور غور و خوض اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔ ایک ساعت کی فکر ہزار برس کے ذکر سے افضل ہے۔

يُسۡقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۟ وَنُفَضِّلُ بَعۡضَهَا

يُسۡقٰى	بِمَآءٍ وَّاحِدٍ (۱)	وَ	نُفَضِّلُ	بَعۡضَهَا
انہیں سیراب کیا جاتا ہے	ایک (ہی) پانی سے	اور	ہم بہتری عطا کرتے ہیں	ان کے بعض (کو)

سب کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے اور پھلوں میں ہم ایک کو دوسرے سے

عَلٰى بَعۡضٍ فِى الۡاُكُلِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ

عَلٰى بَعۡضٍ	فِى الۡاُكُلِ	اِنَّ	فِىۡ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوۡمٍ
بعض پر	پھلوں میں	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لیے

بہتر بناتے ہیں، بیشک اس میں عقل مندوں کے لیے

يَّعۡقِلُوۡنَ ۝۴ وَاِنۡ تَعۡجَبۡ فَعَجَبٌ قَوۡلُهُمۡ ءَاِذَا

يَّعۡقِلُوۡنَ ۝۴	وَ	اِنۡ	تَعۡجَبۡ	فَعَجَبٌ	قَوۡلُهُمۡ	ءَاِذَا
جو عقل رکھتے ہیں	اور	اگر	تم تعجب کرو	تو تعجب (کے لائق تو)	ان کا (یہ) کہنا (ہے)	کیا جب

نشانیاں ہیں ○ اور اگر تم تعجب کرو تو تعجب والی چیز تو ان کا یہ کہنا ہے کہ کیا جب

كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِىۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ؕ۬ اُولٰٓئِكَ

كُنَّا	تُرٰبًا	ءَاِنَّا	لَفِىۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ	اُولٰٓئِكَ
ہم ہو جائیں گے	مٹی	(تو) کیا ہم	(دوبارہ) ضرور نئی پیدائش میں (ہوں گے)	یہی

ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر نئے سرے سے بنائے جائیں گے۔ یہی

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الۡاَغۡلٰلُ

الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	بِرَبِّهِمۡ	وَ	اُولٰٓئِكَ	الۡاَغۡلٰلُ
وہ لوگ ہیں جنہوں نے	انکار کیا	اپنے رب کا	اور	یہی لوگ	طوق (ہوں گے)

وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کا انکار کیا اور یہی ہیں جن کی گردنوں میں

1 ...... اس آیت کی ابتدا میں فرمایا گیا کہ زمین کے مختلف حصے ہیں جو ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں، اس کے بعد یہاں سے ایک منفرد انداز میں قدرتِ الٰہی کا بیان فرمایا گیا کہ ایک ہی پانی اور ایک ہی زمین سے قریب قریب ہونے کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ مختلف رنگ، خوشبو، ذائقے، سائز اور قسم کے پھل پیدا فرماتا ہے پھر ان میں سے ہر ایک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت کی نشانیاں ہیں کہ ایک ہی درخت پر اگنے والا کوئی پھل چھوٹا، کوئی بڑا، کوئی میٹھا، کوئی کھٹا اور اس کے علاوہ کیا کیا باریکیاں ایک ایک دانے میں رکھی گئی ہیں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی بہتر جانتا ہے۔

سابقہ قوموں کی تاریخ نشانِ عبرت ہے

فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۵ وَ

فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ	وَ	اُولٰٓىِٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ۝۵	وَ
ان کی گردنوں میں	اور	یہی لوگ	دوزخ والے (ہیں)	وہی	اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور

طوق ہوں گے اور یہی جہنمی ہیں، اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ اور

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَ

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ	بِالسَّيِّئَةِ	قَبْلَ الْحَسَنَةِ	وَ
وہ جلدی طلب کرتے ہیں تم سے	برائی (یعنی عذاب) کو	بھلائی (یعنی رحمت) سے پہلے	اور (حالانکہ)

رحمت سے پہلے تم سے عذاب کا جلدی مطالبہ کرتے ہیں حالانکہ

مغفرت اور عذابِ الٰہی

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ

قَدْ	خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهِمُ	الْمَثُلٰتُ	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ
بیشک	گزر چکی ہیں	ان سے پہلے	عبرتناک سزائیں	اور	بیشک	تمہارا رب

ان سے پہلے عبرتناک سزائیں گزر چکی ہیں اور بیشک تمہارا رب تو

لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ

لَذُوْ مَغْفِرَةٍ	لِّلنَّاسِ	عَلٰى ظُلْمِهِمْ (1)	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ
ضرور معافی دینے والا (ہے)	لوگوں کو	ان کے ظلم پر (کے باوجود)	اور	بیشک	تمہارا رب

لوگوں کے ظلم کے باوجود بھی انہیں ایک قسم کی معافی دینے والا ہے اور بیشک تمہارے رب کا

نشانی کا مطالبہ اور اس کا جواب

لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۶ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ

لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۶	وَ	يَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَوْلَآ
ضرور سخت عذاب دینے والا (ہے)	اور	کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کیوں نہیں

عذاب سخت ہے ○ اور کافر کہتے ہیں: ان پر

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے ایک سے ایک بڑے گناہ کے باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے فوری پکڑ نہ ہونا اور جلد سزا نہ ملنا اللہ تعالیٰ کا عفو و درگزر اور اس کی رحمت ہے اور اس کے نتیجے میں ہونا یہ چاہئے کہ بندہ اپنے گناہوں سے تائب ہو کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری والے کاموں میں مصروف ہو جائے اور اس کی رحمت دیکھ کر ہر گز غفلت کا شکار نہ ہو کیونکہ وہ رحیم و کریم ہے تو جبّار و قہّار بھی ہے، وہ عفو و درگزر کرنے والا ہے تو پکڑ و گرفت فرمانے والا بھی ہے، وہ گناہوں کو بخشنے والا ہے تو گناہوں پر سزا اور عذاب دینے والا بھی ہے، لیکن افسوس! ہمارا حال اس کے انتہائی برعکس نظر آرہا ہے۔

اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ

اُنْزِلَ	عَلَيْهِ	اٰيَةٌ[1]	مِّنْ رَّبِّهٖ	اِنَّمَآ اَنْتَ	مُنْذِرٌ	وَّ
اتاری گئی	اس پر	کوئی نشانی	اس کے رب کی طرف سے	تم صرف	ڈرسنانے والے	اور

ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری ؟ (اے حبیب !) تم تو ڈر سنانے والے ہو اور

علمِ الٰہی کی شان — ع ۷

لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۧ ﴿٧﴾ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ

لِكُلِّ قَوْمٍ	هَادٍ ﴿٧﴾	اَللّٰهُ	يَعْلَمُ	مَا	تَحْمِلُ
ہر قوم کو	ہدایت دینے والے (ہو)	اللہ	جانتا ہے	(اسے) جو	(پیٹ میں) اٹھار کھا ہے

ہر قوم کے ہادی ہو ○ اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ کے

كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ

كُلُّ اُنْثٰى	وَ	مَا	تَغِيْضُ	الْاَرْحَامُ	وَ	مَا	تَزْدَادُ	وَ	كُلُّ شَيْءٍ
ہر مادہ (نے)	اور	جو	کم ہوتے ہیں	پیٹ	اور	جو	زیادہ ہوتے ہیں	اور	ہر چیز

پیٹ میں ہے اور جو پیٹ کم اور زیادہ ہوتے ہیں اور ہر چیز

عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ﴿٨﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ

عِنْدَهٗ	بِمِقْدَارٍ ﴿٨﴾	عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ	الْكَبِيْرُ
اس کے پاس	ایک اندازے سے (ہے)	(وہ) ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا	سب سے بڑا،

اس کے پاس ایک اندازے سے ہے ○ وہ ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا، سب سے بڑا،

الْمُتَعَالِ ﴿٩﴾ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ

الْمُتَعَالِ ﴿٩﴾	سَوَآءٌ	مِّنْكُمْ	مَّنْ	اَسَرَّ	الْقَوْلَ	وَ	مَنْ
بہت بلند (شان والا ہے)	برابر (ہے)	تم میں سے	جو	آہستہ کرے	بات	اور	جو

بلند شان والا ہے ○ برابر ہیں تم میں جو آہستہ بات کرے اور جو

1 ...... کافروں کا یہ قول نہایت بے ایمانی کا قول تھا کیونکہ جتنی آیات نازل ہو چکی تھیں اور جتنے معجزات دکھائے جا چکے تھے سب کو انہوں نے کالعدم قرار دے دیا، یہ انتہا درجہ کی ناانصافی اور حق دشمنی ہے۔ جب دلائل قائم ہو چکیں اور ناقابلِ انکار شواہد پیش کر دیئے جائیں اور ایسے دلائل سے مدعا ثابت کر دیا جائے جس کے جواب سے مخالفین کے تمام اہل علم و ہنر عاجز اور حیران رہیں اور انہیں لب ہلانا، زبان کھولنا محال ہو جائے، تو انہیں دیکھ کر یہ کہہ دینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اُترتی؟ روزِ روشن میں دن کا انکار کر دینے سے بھی زیادہ بدتر اور باطل تر ہے اور حقیقت میں یہ حق کو پہچان کر اس سے عناد اور فرار ہے۔

جَهَرَ بِهٖ وَ مَنۡ هُوَ مُسۡتَخۡفٍۭ بِالَّيۡلِ وَ

جَهَرَ	بِهٖ	وَ	مَنۡ	هُوَ	مُسۡتَخۡفٍۭ	بِالَّيۡلِ	وَ
بلند آواز سے کرے	اس (بات) کو	اور	جو	وہ	چھپا ہوا (ہے)	رات میں	اور

بلند آواز سے کہے اور جو رات میں چھپا ہے اور

سَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ

سَارِبٌۢ	بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾	لَهٗ	مُعَقِّبٰتٌ
راستے پر چلنے والا	دن میں	آدمی کے لیے	بدل بدل کر آنے والے (فرشتے ہیں)

جو دن میں راستے پر چلتا ہے ○ آدمی کے لیے اس کے آگے

حافظ فرشتوں کی تبدیلی

مِّنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهٖ يَحۡفَظُوۡنَهٗ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

مِّنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ	وَ	مِنۡ خَلۡفِهٖ	يَحۡفَظُوۡنَهٗ	مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ	اِنَّ
اس کے آگے	اور	اس کے پیچھے	وہ حفاظت کرتے ہیں اس کی	اللّٰه کے حکم سے	بیشک

اور اس کے پیچھے بدل بدل کر باری باری آنے والے فرشتے ہیں جو اللّٰه کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔ بیشک

قوموں کے عروج وزوال سے متعلق قانونِ الٰہی

اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوۡا مَا

اللّٰهَ	لَا يُغَيِّرُ (1)	مَا	بِقَوۡمٍ	حَتّٰى	يُغَيِّرُوۡا	مَا
اللّٰه	نہیں بدلتا	(اس حالت کو) جو	کسی قوم کے ساتھ (ہو)	یہاں تک کہ	وہ بدل دیں	(اسے) جو

اللّٰه کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت

بِاَنۡفُسِهِمۡ ؕ وَاِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوۡمٍ سُوۡٓءًا

بِاَنۡفُسِهِمۡ	وَ	اِذَاۤ	اَرَادَ	اللّٰهُ	بِقَوۡمٍ	سُوۡٓءًا
ان کی ذاتوں کے ساتھ (ہے)	اور	جب	ارادہ فرماتا ہے	اللّٰه	کسی قوم کے ساتھ	برائی (کا)

نہ بدلیں اور جب اللّٰه کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے

(1)..... اللّٰه تعالٰی کا دستور یہ ہے کہ اس نے لوگوں کو آزادی، سلامتی، استحکام، خوش حالی اور عافیت وغیرہ جو جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں، ان نعمتوں کو وہ لوگوں سے تب تک سلب نہیں فرماتا جب تک وہ مسلسل اس کی نافرمانی کر کے خود کو ان نعمتوں کا نااہل ثابت نہیں کر دیتے۔ مسلمانوں کے ماضی بعید اور ماضی قریب کے حالات وواقعات میں اس دستورِ الٰہی کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ ان سے عبرت حاصل کرنے کی شدید حاجت ہے۔

فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ

فَلَا مَرَدَّ	لَهٗ	وَ	مَا	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖ
تو کوئی پھیرنے والا نہیں	اس کو	اور	نہیں (ہے)	ان (لوگوں) کا	اس کے سوا

تو اسے کوئی پھیرنے والا نہیں اور اس کے سوا ان کا

مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ

مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾	هُوَ	الَّذِیْ	یُرِیْكُمُ	الْبَرْقَ	خَوْفًا	وَّ
کوئی حمایتی	وہی (ہے)	جو	دکھاتا ہے تمہیں	بجلی	ڈرانے	اور

کوئی حمایتی نہیں ○ وہی ہے جو تمہیں بجلی دکھاتا ہے اس حال میں کہ تم ڈرتے ہو یا

طَمَعًا وَّ یُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ ۚ وَ یُسَبِّحُ

طَمَعًا	وَّ	یُنْشِئُ	السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾	وَ	یُسَبِّحُ
امید دلانے (کے لئے)	اور	پیدا کرتا ہے	بھاری بادل	اور	تسبیح بیان کرتا ہے

امید کرتے ہو اور وہ بھاری بادل پیدا فرماتا ہے ○ اور رعد

الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ ۚ وَ

الرَّعْدُ[1]	بِحَمْدِهٖ	وَ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	مِنْ خِیْفَتِهٖ	وَ
رعد (فرشتہ، یا) گرج	اس کی حمد کے ساتھ	اور	فرشتے	اس کے خوف سے (تسبیح کرتے ہیں)	اور

اس کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتا ہے اور اس کے خوف سے فرشتے بھی (تسبیح کرتے ہیں۔) اور

یُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِهَا مَنْ یَّشَآءُ وَ

یُرْسِلُ	الصَّوَاعِقَ[2]	فَیُصِیْبُ	بِهَا	مَنْ	یَّشَآءُ	وَ
وہ بھیجتا ہے	کڑکتی بجلیاں	پھر ڈال دیتا ہے	ان کو	جس (پر)	وہ چاہتا ہے	اور (حالانکہ)

وہ کڑک بھیجتا ہے تو اسے جس پر چاہتا ہے ڈال دیتا ہے حالانکہ

1...... گرج یعنی بادل سے جو آواز پیدا ہوتی ہے اس کے تسبیح کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس آواز کا پیدا ہونا خالق، قادر، ہر نقص سے پاک ذات کے وجود کی دلیل ہے۔ بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ رَعْد ایک فرشتہ کا نام ہے جو بادل پر مامور ہے، وہ اس کو چلاتا ہے اور بادل سے جو آواز سنی جاتی ہے وہ رَعْد نامی فرشتے کی تسبیح ہے۔ 2...... "صَاعِقَه" اس شدید آواز کو کہتے ہیں جو آسمان وزمین کے درمیان سے اترتی ہے، پھر اس میں آگ پیدا ہو جاتی ہے یا عذاب یا موت اور وہ شدید آواز اپنی ذات میں ایک ہی چیز ہے اور یہ تینوں چیزیں اسی سے پیدا ہوتی ہیں۔

بتوں کو پکارنا بیکار ہے

هُمۡ يُجَادِلُوۡنَ فِى اللّٰهِ‌ ۚ وَهُوَ شَدِيۡدُ الۡمِحَالِ ؕ ﴿۱۳﴾

هُمۡ	يُجَادِلُوۡنَ	فِى اللّٰهِ	وَ	هُوَ	شَدِيۡدُ الۡمِحَالِ ﴿۱۳﴾
وہ	جھگڑ رہے ہوتے ہیں	اللہ کے بارے میں	اور	وہ	سخت پکڑنے والا (ہے)

وہ لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑ رہے ہوتے ہیں اور وہ سخت پکڑنے والا ہے ○

لَهٗ دَعۡوَةُ الۡحَـقِّ‌ ؕ وَالَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ

لَهٗ	دَعۡوَةُ الۡحَقِّ (1)	وَ	الَّذِيۡنَ	يَدۡعُوۡنَ	مِنۡ دُوۡنِهٖ
اسی کے لئے (ہے)	سچا پکارنا	اور	وہ (بت) جنہیں	کافر پکارتے ہیں	اس کے سوا

اسی کا پکارنا سچا ہے اور اُس کے سوا جن کو یہ (کافر) پکارتے ہیں

لَا يَسۡتَجِيۡبُوۡنَ لَهُمۡ بِشَىۡءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيۡهِ اِلَى الۡمَآءِ

لَا يَسۡتَجِيۡبُوۡنَ	لَهُمۡ	بِشَىۡءٍ	اِلَّا	كَبَاسِطِ كَفَّيۡهِ	اِلَى الۡمَآءِ
وہ جواب نہیں دے سکتے	ان کو	کچھ (بھی)	مگر	اپنی ہتھیلیاں پھیلانے والے کی طرح	پانی کی طرف

وہ ان کی کچھ بھی نہیں سنتے مگر اس کی طرح جو پانی کے سامنے اپنی ہتھیلیاں پھیلائے بیٹھا ہے

لِيَبۡلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ‌ ؕ وَمَا

لِيَبۡلُغَ	فَاهُ	وَ	مَا	هُوَ	بِبَالِغِهٖ	وَ	مَا
تاکہ (پانی) پہنچ جائے	اس کے منہ (میں)	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	اس تک پہنچنے والا	اور	نہیں

کہ اس کے منہ میں پہنچ جائے حالانکہ وہ ہرگز اس تک نہ پہنچے گا اور کافروں کا پکارنا

آسمان وزمین میں موجود چیزوں کا اللہ کو سجدہ کرنا

دُعَآءُ الۡكٰفِرِيۡنَ اِلَّا فِىۡ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَلِلّٰهِ يَسۡجُدُ مَنۡ

دُعَآءُ الۡكٰفِرِيۡنَ	اِلَّا	فِىۡ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ (2)	وَ	لِلّٰهِ	يَسۡجُدُ (3)	مَنۡ
کافروں کا پکارنا	مگر	گمراہی میں	اور	اللہ ہی کو	سجدہ کرتے ہیں	جو

گمراہی میں ہی ہے ○ اور جو آسمانوں اور زمین میں ہیں

(1)......اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنا اور ”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه“ کی گواہی دینا حق ہے یا اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے اور اُسی سے دُعا کرنا سزاوار ہے۔

(2)......اس سے مراد یہ ہے کہ کافروں کا اپنے بتوں کو پکارنا اور ان سے دعا کرنا بیکار ہے کیونکہ بت نہ تو ان کی پکار سن سکتے ہیں اور نہ ہی ان کی دعا قبول کر سکتے ہیں۔

(3)......یہ آیت ان آیات میں سے ایک ہے جسے پڑھنے اور سننے سے سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔

السجدة ٢

فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّ کَرۡهًا وَّظِلٰلُهُمۡ

فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	طَوۡعًا	وَّ	کَرۡهًا	وَّ	ظِلٰلُهُمۡ (1)
آسمانوں اور زمین میں (ہیں)	خوشی	اور	ناخوشی (سے)	اور	ان کے سائے (بھی)

سب خوشی سے، خواہ مجبور ہو کر اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور ان کے سائے

بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ السجدة قُلۡ مَنۡ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلۡ

بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ ﴿۱۵﴾	قُلۡ	مَنۡ	رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	قُلِ	اللّٰهُ	قُلۡ
ہر صبح اور شام	تم کہو	کون	آسمانوں اور زمین کا رب (ہے)	تم کہو	اللہ	تم کہو

ہر صبح وشام ○ تم فرماؤ: آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ تم خود ہی فرمادو: "اللہ" تم فرماؤ:

اَفَاتَّخَذۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِیَآءَ لَا یَمۡلِكُوۡنَ لِاَنۡفُسِهِمۡ

اَفَاتَّخَذۡتُمۡ	مِّنۡ دُوۡنِهٖۤ	اَوۡلِیَآءَ	لَا یَمۡلِكُوۡنَ (2)	لِاَنۡفُسِهِمۡ
تو کیا تم نے بنا رکھے ہیں	اس کے سوا	حمایتی	وہ مالک نہیں ہیں	اپنی جانوں کے لئے

تو (اے لوگو) کیا تم نے اس کے سوا مددگار بنا رکھے ہیں جو اپنے لئے

نَفۡعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلۡ هَلۡ یَسۡتَوِی الۡاَعۡمٰی وَ

نَفۡعًا	وَّ	لَا	ضَرًّا	قُلۡ	هَلۡ	یَسۡتَوِی	الۡاَعۡمٰی	وَ
کسی نفع	اور	نہ	کسی نقصان (کے)	تم کہو	کیا	برابر ہو جائے گا	اندھا	اور

نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں۔ تم فرماؤ: کیا اندھا اور آنکھ والا

الۡبَصِیۡرُ ۙ۬ اَمۡ هَلۡ تَسۡتَوِی الظُّلُمٰتُ وَالنُّوۡرُ ۚ۬ اَمۡ

الۡبَصِیۡرُ	اَمۡ	هَلۡ	تَسۡتَوِی	الظُّلُمٰتُ	وَ	النُّوۡرُ (3)	اَمۡ
آنکھ والا	یا	کیا	برابر ہو جائیں گے	اندھیرے	اور	روشنی	یا (کیا)

برابر ہو جائیں گے؟ یا کیا اندھیرے اور روشنی برابر ہو جائیں گے؟ یا کیا

(1)...... سایوں کے سجدہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ ان کے سائے اوّل تا آخر اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں جتنا وہ چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے اور جتنا چاہتا ہے گھٹا دیتا ہے۔ (2)...... دنیا و آخرت میں جو کچھ کسی کے پاس ہے یا ہوگا وہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دینے سے ہے اور ہوگا۔ جیسے فرشتوں کی عظیم قوتیں، انبیاء عَلَیۡهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاء رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡهِم کی عظیم طاقتیں، معجزات و کرامات اور یونہی دنیا میں لوگوں کی بادشاہتیں، ملکیتیں، حکومتیں وغیرہا سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دینے سے ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ارادے کے بغیر کوئی ایک ذرے کا بھی مالک و مختار نہیں بن سکتا۔ (3)...... اس آیت میں مومن اور کافر کو آنکھ والے اور اندھے =

ایمان وکفر کی ایک مثال

جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ

جَعَلُوْا	لِلّٰهِ	شُرَكَآءَ	خَلَقُوْا	كَخَلْقِهٖ
انہوں نے ٹھہرا لئے ہیں	اللہ کے لیے	شریک	انہوں نے پیدا کیا ہو	اللہ کی تخلیق کی طرح

انہوں نے اللہ کے لیے ایسے شریک ٹھہرا لئے ہیں جنہوں نے اللہ کی تخلیق کی طرح کچھ پیدا کیا ہو؟

فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ

فَتَشَابَهَ	الْخَلْقُ	عَلَيْهِمْ	قُلِ	اللّٰهُ	خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ	وَّ	هُوَ	الْوَاحِدُ
تو مشتبہ ہو گئی	تخلیق	ان پر	تم کہو	اللہ	ہر چیز کا خالق (ہے)	اور	وہ	اکیلا

تو ان کافروں کو پیدا کرنے کا معاملہ ایک جیسا لگا ہو۔ تم فرماؤ: اللہ ہر شے کا خالق ہے اور وہ اکیلا

الْقَهَّارُ ۝۱۶ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ

الْقَهَّارُ ۝۱۶	اَنْزَلَ [1]	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَسَالَتْ	اَوْدِيَةٌۢ
سب پر غالب (ہے)	اس نے اتارا	آسمان سے	پانی	تو بہہ نکلے	نالے

سب پر غالب ہے ۝ اس نے آسمان سے پانی اتارا تو نالے اپنی اپنی گنجائش کی بقدر

بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا

بِقَدَرِهَا	فَاحْتَمَلَ	السَّيْلُ	زَبَدًا	رَّابِيًا	وَ	مِمَّا
اپنے اندازے کے ساتھ	تو اٹھا لائی	پانی کی رَو	جھاگ	ابھرے ہوئے	اور	(اس) سے جو

بہہ نکلے تو پانی کی رَو اُس پر ابھرے ہوئے جھاگ اٹھا لائی اور

يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ

يُوْقِدُوْنَ	عَلَيْهِ	فِي النَّارِ	ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ
وہ دہکاتے ہیں	اس پر	آگ میں (رکھ کر)	زیور یا کوئی سامان طلب کرنے (بنانے کے لئے)

زیور یا کوئی دوسرا سامان بنانے کیلئے جس پر وہ آگ دہکاتے ہیں اس سے بھی

==سے، ایمان اور کفر کو روشنی اور اندھیرے سے تشبیہ دی گئی ہے۔

1 ...... اس آیت میں ایمان اور کفر کی ایک مثال بیان فرمائی گئی ہے۔ اس مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ باطل اس جھاگ کی طرح ہوتا ہے جو ندیوں میں ان کی وسعت کے مطابق بہتے پانی کی سطح پر اور سونا، چاندی، تانبہ، پیتل وغیرہ پگھلی ہوئی معدنیات کی مائع سطح پر ظاہر ہوتی ہے جبکہ حق جھاگ کے علاوہ باقی بچ جانے والی اصل چیز کی طرح ہوتا ہے تو جس طرح بہتے پانی یا پگھلی ہوئی معدنیات کی سطح پر جھاگ ظاہر ہو کر جلدی زائل ہو جاتی ہے ایسے ہی باطل اگرچہ کتنا ہی ابھر جائے اور==

زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَ الْبَاطِلَ ؕ۬

زَبَدٌ مِّثْلُهٗ	كَذٰلِكَ	يَضْرِبُ	اللّٰهُ	الْحَقَّ	وَ	الْبَاطِلَ
اس کے جیسا جھاگ (اٹھتا ہے)	اسی طرح	مثال بیان فرماتا ہے	اللہ	حق	اور	باطل (کی)

ویسے ہی جھاگ اٹھتے ہیں۔ اللہ اسی طرح حق اور باطل کی مثال بیان کرتا ہے

فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَ اَمَّا مَا يَنْفَعُ

فَاَمَّا	الزَّبَدُ	فَيَذْهَبُ	جُفَآءً	وَ	اَمَّا	مَا	يَنْفَعُ
پس بہر حال	جھاگ	تو وہ دور ہو جاتا ہے	منتشر (ہو کر)	اور	بہر حال	وہ جو	نفع دیتا ہے

تو جھاگ تو ضائع ہو جاتا ہے اور وہ (پانی) جو لوگوں کو

النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؕ﴿۱۷﴾

النَّاسَ	فَيَمْكُثُ	فِي الْاَرْضِ	كَذٰلِكَ	يَضْرِبُ	اللّٰهُ	الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾
لوگوں (کو)	تو وہ ٹھہر جاتا ہے	زمین میں	اسی طرح	بیان فرماتا ہے	اللہ	مثالیں

فائدہ دیتا ہے وہ زمین میں باقی رہتا ہے۔ اللہ یوں ہی مثالیں بیان فرماتا ہے ○

وقف النبی علیہ السلام

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَ

لِلَّذِيْنَ	اسْتَجَابُوْا[1]	لِرَبِّهِمُ	الْحُسْنٰى	وَ
ان لوگوں کے لیے جنھوں نے	قبول کیا	اپنے رب کا (حکم)	بھلائی (ہے)	اور

جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا انہیں کے لیے بھلائی ہے اور

الَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا

الَّذِيْنَ	لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا	لَهٗ	لَوْ	اَنَّ	لَهُمْ	مَّا
وہ لوگ جنھوں نے	قبول نہیں کیا	اس کا (حکم)	اگر	بیشک	ان کی (ملک ہوتا)	جو کچھ

جنھوں نے اس کا حکم نہ مانا (ان کا حال یہ ہو گا کہ) اگر زمین میں جو کچھ ہے

=بعض حالتوں اور وقتوں میں جھاگ کی طرح حد سے اُونچا ہو جائے لیکن انجام کار مٹ جاتا ہے اور حق اصل چیز اور صاف جوہر کی طرح باقی و ثابت رہتا ہے۔

1 ......اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائے تو انہیں کے لئے بھلائی یعنی جنت ہے اور جو لوگ اپنے کفر و شرک پر قائم رہے، ان کا حال یہ ہو گا کہ یہ اس قدر خوفناک اور تکلیف دہ حالت میں ہوں گے کہ ان کے پاس اس سے جان چھڑانے کیلئے اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اور اس جیسا اور اس کے ساتھ ہوتا تو قیامت کے دن جہنم کے عذاب سے اپنی جانوں کو=

فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا

فِى الْاَرْضِ	جَمِيْعًا	وَّ	مِثْلَهٗ	مَعَهٗ	لَافْتَدَوْا
زمین میں (ہے)	سب	اور	اس کی مثل	اس کے ساتھ (مزید ہوتا)	ضرور وہ فدیہ دے دیتے

وہ سب اور اس جیسا اور اِس کے ساتھ ہوتا تو اپنی جان چھڑانے کو

بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ۬ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ

بِهٖ	اُولٰٓئِكَ	لَهُمْ	سُوْٓءُ الْحِسَابِ	وَ	مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ	وَ
اس کے ساتھ	یہی لوگ	ان کے لئے	برا حساب (ہوگا)	اور	ان کا ٹھکانہ	جہنم (ہے)	اور

دے دیتے۔ ان کے لئے برا حساب ہوگا اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور

بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ ع اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ

بِئْسَ	الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾	اَفَمَنْ	يَّعْلَمُ	اَنَّمَآ	اُنْزِلَ
(وہ) کیا ہی برا	بچھونا، ٹھکانہ (ہے)	تو کیا وہ شخص جو	جانتا ہے	کہ جو کچھ	نازل کیا گیا

وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ وہ آدمی جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہاری طرف

اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ

اِلَيْكَ	مِنْ رَّبِّكَ	الْحَقُّ	كَمَنْ	هُوَ	اَعْمٰى
تمہاری طرف	تمہارے رب کی جانب سے	(وہ) حق (ہے)	(کیا وہ ہے اس) جیسا جو	وہ	اندھا ہے

تمہارے رب کے پاس سے نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے تو کیا وہ اس جیسا ہے جو اندھا ہے؟

اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ لا الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ

اِنَّمَا	يَتَذَكَّرُ	اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾	الَّذِيْنَ (1)	يُوْفُوْنَ	بِعَهْدِ اللّٰهِ
صرف	نصیحت مانتے ہیں	عقل والے	وہ لوگ جو	پورا کرتے ہیں	اللہ کے عہد کو

صرف عقل والے ہی نصیحت مانتے ہیں ○ وہ جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں

ع-۲ النصف

مومن اور کافر ایک جیسے نہیں

سعادت مندوں کے اچھے اعمال اور ان کے صلے کا بیان

=بچانے کے لئے وہ فدیے کے طور پر دیدیتے لیکن ان کی جان پھر بھی نہ چھوٹتی۔

1 ......یہاں سے عقلمند لوگوں کے 9 اوصاف بیان کئے گئے ہیں، (1) اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد پورا کرتے ہیں۔ (2) جو معاہدہ کیا ہو اسے توڑتے نہیں۔ (3) رشتہ داری کے حقوق کی رعایت رکھتے ہیں اور رشتہ داری نہیں توڑتے۔ (4) اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ (5) برے حساب سے خوفزدہ ہیں۔ (6) رضائے الٰہی کے لئے صبر کرتے ہیں۔ (7) نماز قائم رکھتے ہیں۔ (8) اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے راہِ خدا میں پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں۔ (9) برائی کو=

وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ

وَ	لَا يَنْقُضُوْنَ	الْمِيْثَاقَ ﴿۲۰﴾	وَ	الَّذِيْنَ	يَصِلُوْنَ	مَآ	اَمَرَ
اور	نہیں توڑتے	پختہ عہد (کو)	اور	وہ لوگ جو	جوڑتے ہیں	(اسے) جو	حکم دیا

اور معاہدے کو توڑتے نہیں ○ اور وہ جو اسے جوڑتے ہیں جس کے جوڑنے کا

اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

اللّٰهُ	بِهٖٓ	اَنْ	يُّوْصَلَ [1]	وَ	يَخْشَوْنَ	رَبَّهُمْ
اللہ (نے)	اس کا	کہ	اسے جوڑا جائے	اور	ڈرتے ہیں	اپنے رب (سے)

اللہ نے حکم دیا اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں

وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا

وَ	يَخَافُوْنَ	سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾	وَ	الَّذِيْنَ	صَبَرُوا
اور	خوفزدہ رہتے ہیں	برے حساب (سے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	صبر کیا

اور برے حساب سے خوفزدہ ہیں ○ اور وہ جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی طلب میں

ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا

ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ	وَ	اَقَامُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اَنْفَقُوْا
اپنے رب کی رضا چاہنے (کے لئے)	اور	قائم رکھی	نماز	اور	انہوں نے خرچ کیا

صبر کیا اور نماز قائم رکھی اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ

مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	سِرًّا	وَّ	عَلَانِيَةً	وَّ	يَدْرَءُوْنَ
(اس) میں سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	پوشیدہ	اور	اعلانیہ	اور	دور کرتے ہیں

ہماری راہ میں پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کیا اور برائی کو

=بھلائی کے ساتھ ٹالتے ہیں۔

1 ......ایک تفسیر کے مطابق یہاں جوڑنے سے مراد صلۂ رحمی کرنا ہے۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: صلۂ رحم کے معنی رشتہ کو جوڑنا ہے یعنی رشتہ والوں کے ساتھ نیکی اور سلوک کرنا۔ ساری اُمت کا اس پر اتفاق ہے کہ صلۂ رحم واجب ہے اور قطعِ رحم حرام ہے۔ (بہار شریعت، ۳/۵۵۸)

2 ......اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں اور اس کے کل رسولوں پر ایمان لاتے ہیں، بعض کو مان کر اور بعض سے منکر ہو کر ان میں تفریق نہیں=

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾ لا

بِالْحَسَنَةِ	السَّيِّئَةَ (1)	اُولٰٓئِكَ	لَهُمْ	عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۲﴾
بھلائی کے ذریعے	برائی (کو)	یہ لوگ	ان کے لئے	گھر (یعنی آخرت) کا اچھا انجام (ہے)

بھلائی کے ساتھ ٹالتے ہیں انہیں کے لئے آخرت کا اچھا انجام ہے ○

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ

جَنّٰتُ عَدْنٍ	يَّدْخُلُوْنَهَا	وَ	مَنْ	صَلَحَ
(وہ) ہمیشہ رہنے کے باغات (ہیں)	وہ لوگ داخل ہوں گے ان میں	اور	جو	نیک ہوں گے

وہ ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں ان میں وہ لوگ داخل ہوں گے اور

مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

مِنْ اٰبَآئِهِمْ	وَ	اَزْوَاجِهِمْ	وَ	ذُرِّيّٰتِهِمْ	وَ	الْمَلٰٓئِكَةُ
ان کے باپ دادا میں سے	اور	ان کی بیویوں	اور	ان کی اولاد (میں سے)	اور	فرشتے

ان کے باپ دادا اور بیویوں اور اولاد میں سے جو لائق ہوں گے اور ہر دروازے سے

يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ ج سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

يَدْخُلُوْنَ	عَلَيْهِمْ	مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾	سَلٰمٌ	عَلَيْكُمْ
داخل ہوں گے	ان پر	ہر دروازے سے	(اور کہیں گے) سلامتی (ہو)	تم پر

فرشتے ان کے پاس یہ کہتے آئیں گے ○ تم پر سلامتی ہو

بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ ط وَ

بِمَا	صَبَرْتُمْ	فَنِعْمَ	عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾	وَ
(اس کے) بدلے کہ	تم نے صبر کیا	تو کیا ہی خوب (ہے)	گھر (یعنی آخرت) کا اچھا انجام	اور

کیونکہ تم نے صبر کیا تو آخرت کا اچھا انجام کیا ہی خوب ہے ○ اور

بدبختوں کے احوال اور ان کا انجام

=کرتے۔ یا یہ مراد ہے کہ رشتہ داری کے حقوق کی رعایت رکھتے ہیں اور رشتہ داری نہیں توڑتے۔

1 ...... برائی کو بھلائی سے ٹالنے کی بہت سی مثالیں ہیں، جیسے بدکلامی کا جواب شیریں سخنی سے دینا، محروم کرنے والے کو عطا کرنا، ظلم کرنے والے کو معاف کر دینا، تعلق توڑنے والے سے جوڑنا، گناہ ہو جائے تو توبہ کر لینا، ناجائز کام دیکھ کر اسے بدل دینا، جہل کے بدلے حلم اور ایذا کے بدلے صبر کرنا وغیرہ۔ یہ بہت پیارے اوصاف ہیں جنہیں ہر مسلمان کو اختیار کرنا چاہئے۔

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَ يَقْطَعُوْنَ

الَّذِيْنَ (1)	يَنْقُضُوْنَ	عَهْدَ اللّٰهِ	مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ	وَ	يَقْطَعُوْنَ
وہ لوگ جو	توڑ دیتے ہیں	اللہ کا عہد	اس کے پختہ ہونے کے بعد	اور	کاٹتے ہیں

وہ جو اللہ کا عہد اسے پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جسے جوڑنے کا

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ

مَآ	اَمَرَ	اللّٰهُ	بِهٖٓ	اَنْ	يُّوْصَلَ	وَ	يُفْسِدُوْنَ
(اسے) جو	حکم دیا	اللہ (نے)	اس کا	کہ	اسے جوڑا جائے	اور	وہ فساد کرتے ہیں

اللہ نے حکم فرمایا ہے اسے کاٹتے ہیں اور زمین میں

فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٢٥﴾

فِي الْاَرْضِ	اُولٰٓئِكَ	لَهُمُ	اللَّعْنَةُ	وَ	لَهُمْ	سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٢٥﴾
زمین میں	یہ لوگ	ان کے لئے	لعنت (ہی ہے)	اور	ان کے لئے	برا گھر (ہے)

فساد پھیلاتے ہیں ان کیلئے لعنت ہی ہے اور اُن کیلئے برا گھر ہے ○

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ وَ

اَللّٰهُ	يَبْسُطُ	الرِّزْقَ	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَ	يَقْدِرُ (2)	وَ
اللہ	وسیع کر دیتا ہے	رزق	جس کے لئے	وہ چاہتا ہے	اور	تنگ کر دیتا ہے	اور

اللہ جس کیلئے چاہتا ہے رزق وسیع کر دیتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے اور

فَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

فَرِحُوْا	بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	مَا	الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
وہ (کافر) خوش ہوگئے	دنیا کی زندگی پر	اور (حالانکہ)	نہیں	دنیا کی زندگی

کافر دنیا کی زندگی پر خوش ہوگئے حالانکہ دنیا کی زندگی

رزق کی وسعت و تنگی کا بنیادی سبب اور وسعتِ رزق کا ایک نقصان

1 ......یہاں سے کفار کے تین برے اوصاف بیان کئے گئے ہیں (1) اللہ تعالیٰ سے پختہ عہد کرنے کے بعد توڑ دینا۔ (2) رشتہ داری توڑنا۔ (3) زمین میں فساد کرنا۔

2 ......بندوں کے رزق میں وسعت اور تنگی کی بہت سی حکمتیں ہیں اور ایک بہت بڑی حکمت بندوں کے ایمان کی حفاظت ہے جیسا کہ حدیثِ قدسی میں ہے: میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ جن کے ایمان کی بھلائی مالدار ہونے میں ہے، اگر میں انہیں مالدار نہ کروں تو وہ کفر میں مبتلا ہو جائیں گے اور میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی بھلائی مالدار نہ ہونے میں ہے، اگر میں انہیں مالدار کر دوں تو وہ کفر میں مبتلا ہو جائیں گے۔ (ابن عساکر، ۷/۹۶)

نشانی کے طلبگار کافروں کو جواب

فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

فِی الْاٰخِرَةِ	اِلَّا	مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾	وَ	یَقُوْلُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
آخرت (کے مقابلے) میں	مگر	تھوڑا سا سامان	اور	کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

آخرت کے مقابلے میں ایک حقیر سی شے ہے ○ اور کافر کہتے ہیں:

لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ

لَوْلَاۤ	اُنْزِلَ	عَلَیْهِ	اٰیَةٌ	مِّنْ رَّبِّهٖ	قُلْ	اِنَّ
کیوں نہیں	نازل کی جاتی	اس پر	کوئی نشانی	اس کے رب کی طرف سے	تم کہو	بیشک

ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری؟ تم فرماؤ: بیشک

اللّٰهَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْۤ اِلَیْهِ مَنْ

اللّٰهَ	یُضِلُّ	مَنْ	یَّشَآءُ	وَ	یَهْدِیْۤ	اِلَیْهِ	مَنْ
اللہ	گمراہ کرتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	راہ دکھاتا ہے	اپنی طرف	(اسے) جس نے

اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور اسے اپنی راہ دکھاتا ہے جو

دلوں کے چین و سکون کا ذریعہ ذکرِ الٰہی

اَنَابَ ﴿۲۷﴾ۖۚ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىٕنُّ قُلُوْبُهُمْ

اَنَابَ ﴿۲۷﴾	اَلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	تَطْمَىٕنُّ	قُلُوْبُهُمْ
(اس کی طرف) رجوع کیا	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	اطمینان پاتے ہیں	ان کے دل

اس کی طرف رجوع کرتا ہے ○ (ان لوگوں کو ہدایت دیتا ہے) جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے

باعمل مسلمانوں کو خوشی اور اچھے انجام کی بشارت

بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾ؕ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

بِذِكْرِ اللّٰهِ	اَلَا	بِذِكْرِ اللّٰهِ	تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾ (1)	اَلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
اللہ کے ذکر سے	سن لو	اللہ کے ذکر ہی سے	دل اطمینان پاتے ہیں	وہ لوگ جو	ایمان لائے

چین پاتے ہیں، سن لو! اللہ کی یاد ہی سے دل چین پاتے ہیں ○ وہ لوگ جو ایمان لائے

(1) ......اللہ تعالیٰ کی رحمت و فضل اور اس کے احسان و کرم کو یاد کرکے بے قرار دلوں کو قرار اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ یونہی اللہ تعالیٰ کی یاد محبتِ الٰہی اور قربِ الٰہی کا عظیم ذریعہ ہے اور یہ چیزیں بھی دلوں کے قرار کا سبب ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ بھی کہا جائے تو یقیناً درست ہوگا کہ ذکرِ الٰہی کی طبعی تاثیر بھی دلوں کا قرار ہے، اسی لئے پریشان حال آدمی جب پریشانی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اس کے دل کو قرار آنا شروع ہو جاتا ہے، یونہی قرآن بھی ذکرُ اللہ ہے اور اس کے دلائل دلوں سے شکوک و شبہات دور کرکے چین دیتے ہیں۔ یونہی دعا بھی ذکرُ اللہ ہے اور اس سے بھی حاجتمندوں کو سکون ملتا ہے۔

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾

وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	طُوْبٰى (1)	لَهُمْ	وَ	حُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾
اور	انہوں نے عمل کئے	نیک، اچھے	خوشی (ہے)	ان کے لئے	اور	بہترین ٹھکانہ، اچھا انجام

اور اچھے عمل کئے ان کیلئے خوشی اور اچھا انجام ہے ○

رحمٰن کے منکروں کو جواب

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِیْۤ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَاۤ اُمَمٌ

كَذٰلِكَ	اَرْسَلْنٰكَ	فِیْۤ اُمَّةٍ	قَدْ	خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهَاۤ	اُمَمٌ
اسی طرح	ہم نے بھیجا تمہیں	(اس) امت میں	بیشک	گزر گئیں	اس سے پہلے	کئی امتیں

اسی طرح ہم نے تمہیں اس امت میں بھیجا جس سے پہلے کئی امتیں گزر گئیں

لِّتَتْلُوَاۡ عَلَیْهِمُ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ وَهُمْ

لِّتَتْلُوَاۡ	عَلَیْهِمُ	الَّذِیْۤ	اَوْحَیْنَاۤ	اِلَیْكَ	وَ	هُمْ
تاکہ تم تلاوت کرو	ان پر	(اس کی) جو	ہم نے وحی بھیجی	تمہاری طرف	اور (حالانکہ)	وہ

تاکہ تم انہیں پڑھ کر سناؤ جو ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے حالانکہ وہ

یَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

یَكْفُرُوْنَ	بِالرَّحْمٰنِ (2)	قُلْ	هُوَ	رَبِّیْ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ
انکار کر رہے ہیں	رحمٰن کا	تم کہو	وہ	میرا رب (ہے)	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی

رحمٰن کے منکر ہو رہے ہیں۔ تم فرماؤ: وہ میرا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں،

کفار کی ہٹ دھرمی اور مسلمانوں کو تسلی

عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾ وَلَوْ اَنَّ

عَلَیْهِ	تَوَكَّلْتُ	وَ	اِلَیْهِ	مَتَابِ ﴿۳۰﴾	وَ	لَوْ	اَنَّ
اسی پر	میں نے بھروسہ کیا	اور	اسی کی طرف	میرا رجوع (ہے)	اور	اگر	یہ کہ

میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے ○ اور اگر کوئی

1 ...... لفظ "طوبیٰ" کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ طوبیٰ سے مراد راحت و نعمت اور شادمانی و خوش حالی کی بشارت ہے۔ 2 ...... یہ آیت صلح حدیبیہ میں نازل ہوئی جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ سہیل بن عمرو جب صلح کے لئے آیا اور صلح نامہ لکھنے پر اتفاق ہو گیا تو حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِیْم سے فرمایا: لکھو، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کفار نے اس میں جھگڑا کیا اور کہا کہ آپ ہمارے دستور کے مطابق "بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ" لکھوائیے، اس کے متعلق آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ وہ رحمٰن کے منکر ہو رہے ہیں۔

قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ

قُرْاٰنًا	سُيِّرَتْ	بِهِ	الْجِبَالُ (1)	اَوْ	قُطِّعَتْ
(ایسا) قرآن (آتا)	چلائے جاتے	اس (کی تلاوت) سے	پہاڑ	یا	پھاڑی جاتی

ایسا قرآن آتا جس سے پہاڑ ٹل جاتے یا زمین

بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ

بِهِ	الْاَرْضُ	اَوْ	كُلِّمَ	بِهِ	الْمَوْتٰى	بَلْ
اس سے	زمین	یا	باتیں کی جاتیں	اس کے ذریعے	مردوں (سے، تو بھی کافر نہ مانتے)	بلکہ

پھٹ جاتی یا مردوں سے باتیں کی جاتیں (جب بھی یہ کافر نہ مانتے) بلکہ

لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

لِّلّٰهِ	الْاَمْرُ جَمِيْعًا	اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ (2)	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا
اللہ ہی کے (اختیار میں ہیں)	سب کام	تو کیا ناامید نہ ہوگئے	وہ لوگ جو	ایمان لائے

سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں تو کیا مسلمان اس بات سے ناامید نہ ہوگئے

اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَ

اَنْ	لَّوْ	يَشَآءُ	اللّٰهُ	لَهَدَى	النَّاسَ جَمِيْعًا	وَ
(اس بات سے) کہ	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور ہدایت دیدیتا	تمام لوگوں (کو)	اور

کہ اگر اللہ چاہتا تو سب آدمیوں کو ہدایت دیدیتا اور

لَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا

لَا يَزَالُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	تُصِيْبُهُمْ	بِمَا
ہمیشہ رہے گی	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	پہنچتی انہیں	(اس کے) سبب جو

کافروں کو ان کے عمل کی وجہ سے ہمیشہ ہلا دینے والی مصیبت

1 ...... کفارِ قریش نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا تھا کہ اگر آپ یہ چاہیں کہ ہم آپ کی نبوت مانیں اور آپ کی پیروی کریں تو آپ قرآن شریف پڑھ کر اس کی تاثیر سے مکہ مکرمہ کے پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹادیں، زمین پھاڑ کر چشمہ جاری کردیں اور قُصی بن کلاب وغیرہ ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کردیں۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتادیا گیا کہ یہ حیلے بہانے کرنے والے کسی حال میں بھی ایمان لانے والے نہیں۔ 2 ...... آیت کے اس حصے میں ان مسلمانوں کو جواب دیا گیا جنہوں نے کفار کے نئی نئی نشانیاں طلب کرنے پر یہ چاہا تھا کہ جو کافر بھی کوئی نشانی طلب کرے وہی اس کو دکھادی جائے۔

ع۵۰

کفار کے مذاق اڑانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

مشرکین کے معبودوں کا رد اور انہیں زجر و توبیخ

صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ

صَنَعُوْا	قَارِعَةٌ	اَوْ	تَحُلُّ	قَرِيْبًا	مِّنْ دَارِهِمْ[1]
انہوں نے کیا	سخت دھمک	یا	وہ اترے گی (یا) تم اترو گے	قریب	ان کے گھروں سے

پہنچتی رہے گی یا آپ ان کے گھروں کے نزدیک اتریں گے

حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝۳۱ ع وَ

حَتّٰى	يَاْتِيَ	وَعْدُ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُخْلِفُ	الْمِيْعَادَ ۝۳۱	وَ
یہاں تک کہ	آجائے	اللہ کا وعدہ	بیشک	اللہ	خلاف نہیں کرتا	وعدہ (کے)	اور

یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آجائے بیشک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ○ اور

لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ

لَقَدِ	اسْتُهْزِئَ	بِرُسُلٍ[2]	مِّنْ قَبْلِكَ	فَاَمْلَيْتُ
ضرور بیشک	مذاق اڑایا گیا	رسولوں کا	تم سے پہلے	تو میں نے مہلت دی

بیشک آپ سے پہلے رسولوں کا مذاق اڑایا گیا تو میں نے کافروں کو

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝۳۲

لِلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	ثُمَّ	اَخَذْتُهُمْ	فَكَيْفَ	كَانَ	عِقَابِ ۝۳۲
ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	پھر	میں نے پکڑ لیا انہیں	تو کیسا	تھا	میرا عذاب

ڈھیل دی پھر میں نے انہیں پکڑ لیا تو میرا عذاب کیسا تھا؟ ○

اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا

اَفَمَنْ	هُوَ	قَآئِمٌ	عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ	بِمَا
تو کیا وہ (اللہ) جو	وہ	نگرانی رکھنے والا (ہے)	ہر شخص پر	(اس) کی جو

تو کیا وہ خدا جو ہر شخص پر اس کے اعمال کی

1 ...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ حدیبیہ کے دن ان کے گھروں کے نزدیک اپنے لشکر کے ساتھ اتریں گے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے فتح و نصرت کا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کا دین غالب ہونے کا اور مکۂ مکرمہ کی فتح کا وعدہ پورا ہو جائے۔ 2 ...... اس آیت میں علماء و مبلغین کیلئے درس ہے کہ راہِ خدا میں تکالیف برداشت کرنا انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا طریقہ ہے اس لئے اگر انہیں راہِ خدا میں کسی تکلیف اور پریشانی کا سامنا ہو تو انہیں چاہئے کہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حالات اور ان کی سیرت کو سامنے رکھتے ہوئے صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں، اللہ تعالٰی نے چاہا تو ان کی تکالیف ==

كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ

كَسَبَتْ	وَ	جَعَلُوْا	لِلّٰهِ	شُرَكَآءَ	قُلْ
اس نے کام کیا (وہ بتوں جیسا ہے؟ ہرگز نہیں)	اور	انہوں نے ٹھہرا لئے	اللہ کے	شریک	تم کہو

نگرانی رکھتا ہے (وہ بتوں جیسا ہے؟ ہرگز نہیں) اور وہ لوگ اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں۔ تم فرماؤ:

سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّــُٔوْنَهٗ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی الْاَرْضِ اَمْ

سَمُّوْهُمْ	اَمْ	تُنَبِّــُٔوْنَهٗ	بِمَا	لَا یَعْلَمُ(۱)	فِی الْاَرْضِ	اَمْ
تم نام لو ان کے	یا (بلکہ)	تم خبر دیتے ہو اللہ کو	(اس) کی جسے	وہ نہیں جانتا	زمین میں	یا

تم ان کا نام تو لو (کہ وہ کون ہیں جو خدا کے شریک ہیں) بلکہ تم اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جسے وہ زمین میں

بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا

بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ	بَلْ	زُیِّنَ	لِلَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
ایک بے معنی بات (کے پیچھے پڑتے ہو)	بلکہ	خوشنما بنا دیا گیا	ان لوگوں کے لئے جنہوں نے	کفر کیا

جانتا ہی نہیں ہے، یا یونہی ایک اوپری بات بلکہ کافروں کیلئے ان کا فریب

مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِیْلِ ؕ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا

مَكْرُهُمْ	وَ	صُدُّوْا	عَنِ السَّبِیْلِ	وَ	مَنْ	یُّضْلِلِ	اللّٰهُ	فَمَا
ان کا فریب	اور	انہیں روک دیا گیا	راستے سے	اور	جسے	گمراہ کردے	اللہ	تو نہیں

خوشنما بنا دیا گیا اور انہیں راستے سے روک دیا گیا اور جسے اللہ گمراہ کرے

کفار کے لئے دنیا و آخرت کے عذاب کی وعید

لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ عَذَابٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ

لَهٗ	مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾	لَهُمْ	عَذَابٌ	فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	وَ
اس کے لئے	کوئی ہدایت دینے والا	ان کے لئے	عذاب (ہے)	دنیا کی زندگی میں	اور

اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ○ ان کیلئے دنیا کی زندگی میں عذاب ہے اور

═ جلد دور ہو جائیں گی۔

(1)...... اس سے مراد یہ ہے کہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک موجود نہیں، اگر اس کا کوئی شریک ہو سکتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ضرور ہوتا کیونکہ اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے علم میں نہ ہو وہ محض باطل ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے لئے شریک ہونا بھی باطل اور غلط ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے علم کی نفی نہیں کی گئی بلکہ اللہ تعالیٰ کا شریک ہونے کی نفی کی گئی ہے۔

لَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾

لَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ	اَشَقُّ	وَ	مَا	لَهُمۡ	مِّنَ اللّٰهِ	مِنۡ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾
ضرور آخرت کا عذاب	زیادہ سخت (ہے)	اور	نہیں	ان کے لئے	اللہ سے	کوئی بچانے والا

آخرت کا عذاب یقیناً زیادہ سخت ہے اور انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں ○

جنت کے متقین اوصاف اور کفار کا انجام

مَثَلُ الۡجَنَّةِ الَّتِیۡ وُعِدَ الۡمُتَّقُوۡنَ ؕ تَجۡرِیۡ

مَثَلُ الۡجَنَّةِ	الَّتِیۡ	وُعِدَ	الۡمُتَّقُوۡنَ	تَجۡرِیۡ
(اس) جنت کا حال	جس کا	وعدہ کیا گیا	پرہیز گاروں (سے)	(یہ ہے کہ) بہتی ہیں

جس جنت کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس کے نیچے

مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلۡكَ

مِنۡ تَحۡتِهَا	الۡاَنۡهٰرُ	اُكُلُهَا	دَآئِمٌ	وَّ	ظِلُّهَا	تِلۡكَ
اس کے نیچے	نہریں	اس کا پھل	ہمیشہ رہنے والا	اور	اس کا سایہ (بھی)	یہ

نہریں جاری ہیں، اس کے پھل اور اس کا سایہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ یہ

اہلِ کتاب کے صالحین کی درستی اور مخالفین کی طرف اشارہ

عُقۡبَى الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا ۖ وَّعُقۡبَى الۡكٰفِرِيۡنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيۡنَ

عُقۡبَى الَّذِيۡنَ	اتَّقَوۡا	وَّ	عُقۡبَى الۡكٰفِرِيۡنَ	النَّارُ ﴿۳۵﴾	وَ	الَّذِيۡنَ
ان لوگوں کا انجام ہے جو	پرہیز گار ہوئے	اور	کافروں کا انجام	آگ (ہے)	اور	وہ لوگ جو

پرہیز گاروں کا انجام ہے اور کافروں کا انجام آگ ہے ○ اور جنہیں

اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ يَفۡرَحُوۡنَ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَ

اٰتَيۡنٰهُمُ	الۡكِتٰبَ	يَفۡرَحُوۡنَ (1)	بِمَآ	اُنۡزِلَ	اِلَيۡكَ	وَ
ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ خوش ہوتے ہیں	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف	اور

ہم نے کتاب دی وہ اس پر خوش ہوتے جو آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے اور

2 ...... بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں "کتاب" سے مراد قرآنِ پاک اور "جنہیں کتاب دی گئی" سے مراد صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم ہیں اور قرآن نازل ہونے پر خوش ہونے سے مراد یہ ہے کہ قرآن نازل ہونے سے مزید احکام نازل ہوتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں خوشی ہوتی ہے۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ "کتاب" سے مراد تورات اور انجیل ہے اور "جنہیں کتاب دی گئی" سے مراد وہ یہودی اور عیسائی ہیں جو اسلام سے مشرف ہوئے اور قرآنِ پاک نازل ہونے پر یہ اس لئے خوش ہوتے ہیں کہ یہ قرآنِ پاک پر ایمان لائے اور انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

مِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ یُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَاۤ

مِنَ الْاَحْزَابِ[1]	مَنْ	یُّنْكِرُ	بَعْضَهٗ	قُلْ	اِنَّمَاۤ
(ان) گروہوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	انکار کرتا ہے	اس کے بعض حصے (کا)	تم کہو	صرف

ان گروہوں میں کچھ وہ ہیں جو اس قرآن کے بعض حصے کا انکار کرتے ہیں۔ تم فرماؤ:

اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَ لَاۤ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ

اُمِرْتُ	اَنْ	اَعْبُدَ	اللّٰهَ	وَ	لَاۤ اُشْرِكَ	بِهٖ
مجھے حکم دیا گیا	کہ	میں عبادت کرو	اللہ (کی)	اور	شریک نہ ٹھہراؤں	اس کا

مجھے تو یہی حکم ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤں،

اِلَیْهِ اَدْعُوْا وَ اِلَیْهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾ وَ كَذٰلِكَ

اِلَیْهِ	اَدْعُوْا	وَ	اِلَیْهِ	مَاٰبِ ﴿۳۶﴾	وَ	كَذٰلِكَ
اسی کی طرف	میں بلاتا ہوں	اور	اسی کی طرف	مجھے لوٹنا (ہے)	اور	اسی طرح

میں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے پھرنا ہے ○ اور اسی طرح

اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِیًّا ؕ وَ لَىٕنِ اتَّبَعْتَ

اَنْزَلْنٰهُ	حُكْمًا	عَرَبِیًّا	وَ	لَىٕنِ	اتَّبَعْتَ[2]
ہم نے اتارا وہ قرآن	فیصلہ	عربی (زبان میں)	اور	ضرور اگر	تم نے پیروی کی

ہم نے اس قرآن کو عربی فیصلے کی صورت میں اتارا اور اے سننے والے! اگر تو ان کی خواہشوں پر

اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا

اَهْوَآءَهُمْ	بَعْدَ	مَا	جَآءَكَ	مِنَ الْعِلْمِ	مَا
ان کی خواہشوں (کی)	(اس کے) بعد	کہ	آچکا تیرے پاس	علم سے	نہیں (ہو گا)

چلے گا اس کے بعد کہ تیرے پاس علم آچکا تو

کفار کی خواہشوں پر چلنے والوں کو نصیحت

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک احزاب سے یہودیوں، عیسائیوں اور مشرکین کے وہ گروہ مراد ہیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عداوت میں سرشار ہیں اور اُنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر چڑھائیاں کی ہیں۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ احزاب سے ایمان لانے والوں کے علاوہ بقیہ یہودی، عیسائی اور وہ تمام مشرکین مراد ہیں جو قرآن کے بعض حصے کا انکار کرتے ہیں۔

2 ...... اس آیت میں بظاہر خطاب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے لیکن اس سے مراد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت ہے۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کفار کے اعتراضات کا جواب

لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ ع وَ لَقَدْ

لَكَ	مِنَ اللّٰهِ	مِنْ وَّلِیٍّ	وَّ	لَا	وَاقٍ ﴿۳۷﴾	وَ	لَقَدْ
تیرے لئے	اللہ سے (کے آگے)	کوئی حمایتی	اور	نہ	کوئی بچانے والا	اور	ضرور بیشک

اللہ کے آگے نہ تیرا کوئی حمایتی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا ○ اور بیشک

اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ

اَرْسَلْنَا	رُسُلًا	مِّنْ قَبْلِكَ (1)	وَ	جَعَلْنَا	لَهُمْ	اَزْوَاجًا	وَّ
ہم نے بھیجے	رسول	تم سے پہلے	اور	ہم نے بنائیں	ان کے لیے	بیویاں	اور

ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لیے بیویاں اور

ذُرِّیَّةً ؕ وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ یَّاْتِیَ بِاٰیَةٍ اِلَّا

ذُرِّیَّةً	وَ	مَا كَانَ	لِرَسُوْلٍ	اَنْ	یَّاْتِیَ بِاٰیَةٍ	اِلَّا
بچے	اور	نہیں ہے	کسی رسول کا (کام)	کہ	وہ لے آئے کوئی نشانی	مگر

بچے بنائے اور کسی رسول کا کام نہیں کہ اللہ کی اجازت کے بغیر

محو و اثبات سے متعلق مشیتِ الٰہی

بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾ یَمْحُوا اللّٰهُ مَا

بِاِذْنِ اللّٰهِ	لِكُلِّ اَجَلٍ	كِتَابٌ ﴿۳۸﴾	یَمْحُوا	اللّٰهُ	مَا
اللہ کی اجازت سے	ہر وعدے کے لئے	ایک لکھی ہوئی (مدت ہے)	مٹا دیتا ہے	اللہ	جو

کوئی نشانی لے آئے۔ ہر وعدے کیلئے ایک لکھی ہوئی (مدت) ہے ○ اللہ جو چاہتا ہے

نزولِ عذاب کی دو صورتیں اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری

یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ ۚۖ وَ عِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ وَ اِنْ مَّا

یَشَآءُ	وَ	یُثْبِتُ	وَ	عِنْدَهٗۤ	اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ (2)	وَ	اِنْ مَّا
وہ چاہتا ہے	اور	برقرار رکھتا ہے	اور	اسی کے پاس (ہے)	اصل لکھا ہوا (یا) لوح محفوظ	اور	اگر

مٹا دیتا ہے اور برقرار رکھتا ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے ○ اور (اے حبیب!) اگر

(1)...... اس آیت میں کفار کی طرف سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت پر کئے گئے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ ان کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج5، ص134 کا مطالعہ فرمائیں۔ (2)...... ایک قول یہ ہے کہ آیت میں مذکور اُمُّ الْکِتَاب سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم ہے جو کہ ازل سے ہی ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اُمُّ الْکِتَاب سے لوحِ محفوظ مراد ہے جس میں تمام کائنات اور عالم میں ہونے والے جملہ حوادث و واقعات اور تمام اشیاء لکھی ہوئی ہیں اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

نُرِيَنَّكَ بَعۡضَ الَّذِىۡ نَعِدُهُمۡ اَوۡ

اَوۡ	نَعِدُهُمۡ	الَّذِىۡ	بَعۡضَ	نُرِيَنَّكَ
یا	ہم وعدہ کر رہے ہیں ان سے	جو	(اس میں سے) کچھ	ہم دکھادیں تمہیں

ہم تمہیں کوئی وعدہ دکھادیں جو ہم ان سے کر رہے ہیں یا

نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيۡكَ

فَاِنَّمَا عَلَيۡكَ	نَتَوَفَّيَنَّكَ
تو (بہر حال) تم پر صرف (لازم ہے)	(پہلے ہی) ہم وفات دیدیں تمہیں (تو ایسا ممکن ہے)

ہم تمہیں پہلے ہی وفات دیدیں تو آپ پر تو بہر حال تبلیغ کرنا

الۡبَلٰغُ وَعَلَيۡنَا الۡحِسَابُ ﴿٤٠﴾ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اَنَّا

اَنَّا	اَوَلَمۡ يَرَوۡا	الۡحِسَابُ ﴿٤٠﴾	عَلَيۡنَا	وَ	الۡبَلٰغُ
کہ	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	حساب لینا	ہم پر (ہے)	اور	تبلیغ کرنا

لازم ہے اور حساب لینا ہمارے ذمے ہے ○ کیا یہ کافر دیکھتے نہیں کہ

دینِ اسلام کے روز بروز عروج کی ایک نشانی

نَاۡتِى الۡاَرۡضَ نَـنۡقُصُهَا مِنۡ اَطۡرَافِهَا‌ ؕ وَاللّٰهُ يَحۡكُمُ

يَحۡكُمُ	اللّٰهُ	وَ	مِنۡ اَطۡرَافِهَا (١)	نَاۡتِى الۡاَرۡضَ نَـنۡقُصُهَا
حکم فرماتا ہے	اللہ	اور	اس کی تمام طرفوں سے	ہم (کافروں کی) زمین کم کرتے چلے آرہے ہیں

ہم ہر طرف سے ان کی زمین کم کر رہے ہیں اور اللہ حکم فرماتا ہے،

مشرکینِ مکہ کی فریب کاریوں پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

لَا مُعَقِّبَ لِحُكۡمِهٖ‌ ؕ وَهُوَ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ﴿٤١﴾ وَقَدۡ

قَدۡ	وَ	سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ﴿٤١﴾	هُوَ	وَ	لِحُكۡمِهٖ	مُعَقِّبَ	لَا
بیشک	اور	جلد حساب لینے والا (ہے)	وہ	اور	اس کے حکم کو	کوئی پیچھے کرنے والا	نہیں

اس کے حکم کو کوئی پیچھے کرنے والا نہیں اور وہ بہت جلد حساب لے لیتا ہے ○ اور

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے منہ موڑنا دنیا میں بھی بربادی لاتا ہے اور نافرمانوں پر زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہوتی چلی جاتی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب مسلمان اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری پر مضبوطی سے قائم ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں زمین میں غلبہ و اقتدار عطا فرمایا اور جب مسلمانوں نے اس سے منہ موڑا تو ان کی آبادیاں بھی ہر طرف کم ہونے لگ گئیں اور اسلامی سرزمین کی وسعت رفتہ رفتہ کم ہونے لگ گئی۔ افسوس! آج بھی مسلمان اسی روش پر چلتے اور اپنی سابقہ تاریخ سے عبرت پکڑنے کی بجائے اسے ہی دوبارہ دہراتے نظر آرہے ہیں۔

منکرینِ رسالت کو جواب

مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ

مَكَرَ	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ (1)	فَلِلّٰهِ	الْمَكْرُ جَمِيْعًا
فریب کر چکے	وہ لوگ جو	ان سے پہلے (تھے)	تو اللہ ہی کی (ہے)	ساری خفیہ تدبیر

ان سے پہلے لوگ فریب کر چکے ہیں تو ساری خفیہ تدبیر کا مالک تو اللہ ہی ہے۔

يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ

يَعْلَمُ	مَا	تَكْسِبُ	كُلُّ نَفْسٍ	وَ	سَيَعْلَمُ	الْكُفّٰرُ
وہ جانتا ہے	جو کچھ	کماتی ہے	ہر جان	اور	عنقریب جان لیں گے	کفار

وہ جانتا ہے جو کچھ کوئی جان عمل کمائے اور عنقریب کافر جان لیں گے

لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

لِمَنْ	عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾	وَ	يَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
کس کے لئے (ہے)	گھر (یعنی آخرت) کا اچھا انجام	اور	کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

کہ آخرت کا اچھا انجام کس کے لئے ہے؟ ○ اور کافر کہتے ہیں:

لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۢ

لَسْتَ	مُرْسَلًا	قُلْ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	شَهِيْدًا
تم نہیں ہو	بھیجے ہوئے (یعنی رسول)	تم کہو	کافی ہے	اللہ	گواہ

تم رسول نہیں ہو۔ تم فرماؤ: میرے اور تمہارے درمیان

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾ ع ١٢-٦-ع

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ	وَ	مَنْ عِنْدَهٗ	عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾ (2)
میرے اور تمہارے درمیان	اور	(وہ بھی گواہ ہے) جس کے پاس	کتاب کا علم (ہے)

اللہ کافی گواہ ہے اور ہر وہ آدمی گواہ ہے جس کے پاس کتاب کا علم ہے ○

1 ...... اس آیت میں رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ مشرکینِ مکہ سے پہلے گزری ہوئی اُمتوں کے کفار اپنے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ مقابلہ کر چکے ہیں اور ان مقابلوں میں ہر طرح کی چالیں چلیں لیکن پھر بھی ناکام ونامراد ہوئے کیونکہ اصل تدبیر کا مالک تو اللہ تعالیٰ ہی ہے پھر اس کی مشیت کے بغیر کسی کی کیا چل سکتی ہے اور جب حقیقت یہ ہے تو مخلوق کا کیا اندیشہ۔

2 ...... اللہ تعالیٰ نے علماء کی گواہی اپنے ساتھ بیان فرمائی، اس سے معلوم ہوا کہ علم کی بڑی فضلیت واہمیت ہے۔

آیات:52 | رکوع:07

سُوْرَةُ اِبْرٰهِیْم مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قرآن کے ذریعے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا لوگوں کو تاریکیوں سے نکالنا

الٓرٰ قف كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ

الٓرٰ	كِتٰبٌ	اَنْزَلْنٰهُ	اِلَیْكَ	لِتُخْرِجَ(1)
حروف مقطعات	(یہ) ایک کتاب (ہے)	ہم نے نازل کیا اسے	تمہاری طرف	تاکہ تم نکالو

الٓرٰ، یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کو

النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ۬ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ

النَّاسَ	مِنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ(2)	بِاِذْنِ رَبِّهِمْ
لوگوں (کو)	اندھیروں سے	اجالے کی طرف	ان کے رب کے حکم سے

ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے اجالے کی طرف،

شانِ الٰہی اور کفار کے لئے وعید

اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ۙ﴿۱﴾ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ

اِلٰى صِرَاطِ	الْعَزِیْزِ	الْحَمِیْدِ ﴿۱﴾	اللّٰهِ	الَّذِیْ لَهٗ
(اس کے) راستے کی طرف (نکالو جو)	عزت والا	سب خوبیوں والا (ہے)	اللہ	وہ جس کا (ہے)

اس (اللہ) کے راستے کی طرف نکالو جو عزت والا، سب خوبیوں والا ہے ○ اللہ جس کی ملکیت میں

1 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے لوگوں کو ظلمتِ کفر سے نکال کر ایمان کی روشنی میں داخل کرتے ہیں، کوئی شخص صرف قرآن سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے واسطے کے بغیر ہدایت نہیں پا سکتا۔ نورِ ہدایت کا ذریعہ صرف حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مبارکہ ہے۔ 2 ...... امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں "ظُلُمٰت" کو جمع اور "نُوْر" کو واحد کے صیغہ سے ذکر فرمانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ دینِ حق کی راہ ایک ہے اور کفر و گمراہی کے راستے کثیر ہیں۔ (تفسیر کبیر، ابراھیم، تحت الآیۃ: ۱، ۷/۵۸)

کفار کی تین بُری صفات

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ

مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ	وَيْلٌ	لِّلْكٰفِرِيْنَ
جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اور	خرابی، بربادی (ہے)	کافروں کے لئے

ہر وہ چیز ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور کافروں کیلئے

مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ

مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۲﴾	الَّذِيْنَ	يَسْتَحِبُّوْنَ	الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا	عَلَى الْاٰخِرَةِ
ایک سخت عذاب سے	وہ لوگ جو	پسند کرتے ہیں	دنیا کی زندگی (کو)	آخرت پر (کی بجائے)

ایک سخت عذاب کی خرابی ہے ○ جو آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں

وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ

وَ	يَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	يَبْغُوْنَهَا	عِوَجًا (1)	اُولٰٓئِكَ
اور	روکتے ہیں	اللہ کی راہ سے	اور	تلاش کرتے ہیں اس میں	ٹیڑھا پن	یہ لوگ

اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھا پن تلاش کرتے ہیں وہ

رسول کی ذمہ داری اور لوگوں کی ہدایت و گمراہی سے متعلق سنتِ الٰہی

فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ

فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿۳﴾ (2)	وَ	مَآ اَرْسَلْنَا	مِنْ رَّسُوْلٍ	اِلَّا	بِلِسَانِ قَوْمِهٖ
دور کی گمراہی میں (ہیں)	اور	ہم نے نہیں بھیجا	کوئی رسول	مگر	اس کی قوم کی زبان کے ساتھ

دور کی گمراہی میں ہیں ○ اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم کی زبان کے ساتھ ہی بھیجا

لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَ

لِيُبَيِّنَ	لَهُمْ	فَيُضِلُّ	اللّٰهُ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ
تاکہ وہ واضح طور پر بتادے	ان کو	پھر گمراہ کرتا ہے	اللہ	جسے	وہ چاہتا ہے	اور

تاکہ وہ انہیں واضح کرکے بتادے، پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور

1 ...... دین میں ٹیڑھا پن تلاش کرنے کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ لوگوں کو سیدھا راستہ اختیار کرنے سے روک دینا۔ دوسری یہ کہ حق مذہب کے بارے میں لوگوں کے دلوں میں شکوک وشبہات ڈالنے کی اور جس قدر ہو سکے حیلوں وغیرہ کا سہارا لے کر حق مذہب میں برائیاں ظاہر کرنے کی کوشش کرنا۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ جو آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں وہ عملی طور پر گمراہ ہیں اور جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے اور دین سے روکتے ہیں وہ گمراہ کرنے والے ہیں۔ اس آیت سے ان لوگوں کو عبرت پکڑنی چاہئے جو علم کا لبادہ اوڑھ کر لوگوں کو مذہبِ حق سے دور کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں اور ==

حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو دیئے جانے والے احکام

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ④ وَ

يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	هُوَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ④	وَ
ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	وہی	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)	اور

راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہی عزت والا، حکمت والا ہے ○ اور

لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ

لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	مُوْسٰى	بِاٰيٰتِنَآ	اَنْ	اَخْرِجْ (1)	قَوْمَكَ
ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	موسیٰ (کو)	اپنی نشانیوں کے ساتھ	کہ	تم نکالو	اپنی قوم (کو)

بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو

مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ۬ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

مِنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ	وَ	ذَكِّرْهُمْ	بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ (2)	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
اندھیروں سے	اجالے کی طرف	اور	یاد دلاؤ انہیں	اللہ کے دنوں کی	بیشک	اس میں

اندھیروں سے اجالے میں لاؤ اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔ بیشک اس میں

بنی اسرائیل کو احسانات الٰہیہ کی یاد دہانی

لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ⑤ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى

لَاٰيٰتٍ	لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ⑤	وَ	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى
ضرور نشانیاں (ہیں)	ہر بڑے صبر والے، شکر گزار کے لئے	اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)

ہر بڑے صبر کرنے والے، شکر گزار کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے

لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ

لِقَوْمِهِ	اذْكُرُوْا	نِعْمَةَ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	اِذْ	اَنْجٰىكُمْ
اپنی قوم سے	تم یاد کرو	اللہ کی نعمت، احسان	اپنے اوپر	جب	اس نے نجات دی تمہیں

فرمایا: اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو جب اس نے تمہیں فرعونیوں سے

= دین میں نئے نئے مذہب نکال کر امت کی وحدت کا شیرازہ بکھیرنے کی سعی کر رہے ہیں۔

1 ...... اندھیروں سے نکالنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے لیکن یہاں آیت میں اس کی نسبت حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی طرف کی گئی ہے۔ یہ نسبت مجازی ہے یعنی حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اس کا ذریعہ و وسیلہ ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ مخلوق کی طرف مجازی نسبت درست ہے اور اس میں کسی طرح بھی شرک کا کوئی پہلو نہیں ہے۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ کے دنوں سے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ ان دنوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں =

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ	يَسُوْمُوْنَكُمْ	سُوْٓءَ الْعَذَابِ	وَ	يُذَبِّحُوْنَ	اَبْنَآءَكُمْ
فرعون والوں سے	وہ پہنچاتے تھے تمہیں	برا عذاب	اور	وہ ذبح کر دیتے	تمہارے بیٹے

نجات دی جو تمہیں بری سزا دیتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے

وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ

وَ	يَسْتَحْيُوْنَ	نِسَآءَكُمْ	وَ	فِيْ ذٰلِكُمْ	بَلَآءٌ
اور	زندہ چھوڑ دیتے	تمہاری عورتیں (بچیاں)	اور	اس میں	آزمائش (تھی)

اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۟ؑ ۶ وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ

ع

مِّنْ رَّبِّكُمْ	عَظِيْمٌ ۶	وَ	اِذْ	تَاَذَّنَ	رَبُّكُمْ
تمہارے رب کی طرف سے	بڑی	اور	جب	اعلان فرمادیا	تمہارے رب (نے)

بڑی آزمائش تھی ○ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے اعلان فرمادیا

شکر کا صلہ اور ناشکری کا انجام

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ كَفَرْتُمْ

لَئِنْ	شَكَرْتُمْ	لَاَزِيْدَنَّكُمْ (۱)	وَ	لَئِنْ	كَفَرْتُمْ
ضرور اگر	تم شکر ادا کروگے	(تو) ضرور میں زیادہ دوں گا تمہیں	اور	ضرور اگر	تم ناشکری کروگے

کہ اگر تم میرا شکر ادا کروگے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا اور اگر تم ناشکری کروگے

اللہ تعالیٰ کی شانِ بے نیازی

اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۷ وَ قَالَ مُوْسٰۤى اِنْ تَكْفُرُوْۤا

اِنَّ	عَذَابِيْ	لَشَدِيْدٌ ۷	وَ	قَالَ	مُوْسٰى	اِنْ	تَكْفُرُوْۤا
(تو) بیشک	میرا عذاب	ضرور سخت (ہے)	اور	کہا	موسیٰ (نے)	اگر	تم ناشکری کرو

تو میرا عذاب سخت ہے ○ اور موسیٰ نے فرمایا: (اے لوگو!) اگر تم

=مراد ہیں۔ یہی قول زیادہ قوی ہے کہ اگلی آیت میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے عمل سے اسی کو واضح فرمایا ہے۔ اسی سے مسلمانوں کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت مبارکہ کا جشن منانا بھی ثابت ہوتا ہے کہ ''اَیَّامُ اللہ'' میں سب سے بڑی نعمت کا دن حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کا دن ہے، لہٰذا اس کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے۔

(1)...... شکر کرنے سے نعمت زیادہ ہوتی ہے۔ شکر کی حقیقت یہ ہے کہ نعمت دینے والے کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اِس چیز کا=

سابقہ قوموں کے پاس رسولوں کی آمد اور قوموں کا کفر و انکار

مع

اَنْتُمْ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ

اَنْتُمْ	وَ	مَنْ	فِی الْاَرْضِ	جَمِیْعًا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	لَغَنِیٌّ
تم	اور	جو	زمین میں (ہیں)	سب	توبیشک	اللّٰه	ضرور بے پرواہ

اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب ناشکرے ہو جاؤ تو بیشک اللّٰه بے پرواہ،

حَمِیْدٌ ﴿۸﴾ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

حَمِیْدٌ ﴿۸﴾	اَلَمْ یَاْتِكُمْ (1)	نَبَؤُا	الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِكُمْ
خوبیوں والا (ہے)	کیا نہیں آئی تمہارے پاس	خبر	ان لوگوں کی جو	تم سے پہلے (تھے)

خوبیوں والا ہے ○ کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبریں نہ آئیں جو تم سے پہلے تھے

قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۬ۛ وَ الَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛؕ

قَوْمِ نُوْحٍ	وَّ	عَادٍ	وَّ	ثَمُوْدَ	وَ	الَّذِیْنَ	مِنْۢ بَعْدِهِمْ (2)
(یعنی) نوح کی قوم	اور	عاد	اور	ثمود	اور	ان لوگوں کی جو	ان کے بعد (ہوئے)

(یعنی) نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو ان کے بعد ہوئے

لَا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ

لَا یَعْلَمُهُمْ	اِلَّا	اللّٰهُ	جَآءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَیِّنٰتِ
نہیں جانتا انہیں	مگر	اللّٰه	آئے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن دلائل کے ساتھ

جنہیں اللّٰه ہی جانتا ہے۔ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل لے کر تشریف لائے

فَرَدُّوْۤا اَیْدِیَهُمْ فِیْۤ اَفْوَاهِهِمْ وَ قَالُوْۤا اِنَّا كَفَرْنَا

فَرَدُّوْۤا	اَیْدِیَهُمْ	فِیْۤ اَفْوَاهِهِمْ	وَ	قَالُوْۤا	اِنَّا	كَفَرْنَا
تو وہ لے گئے	اپنے ہاتھوں (کو)	اپنے مونہوں میں	اور	انہوں نے کہا	بیشک	ہم نے انکار کیا

تو وہ اپنے ہاتھ اپنے منہ کی طرف لے گئے اور کہنے لگے: ہم اس کے ساتھ کفر کرتے ہیں

== عادی بنائے۔ حضرت حسن رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فرماتے ہیں: مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ اللّٰه تعالیٰ جب کسی قوم کو نعمت عطا فرماتا ہے تو ان سے شکر ادا کرنے کا مطالبہ فرماتا ہے، جب وہ شکر کریں تو اللّٰه تعالیٰ ان کی نعمت کو زیادہ کرنے پر قادر ہے اور جب وہ ناشکری کریں تو اللّٰه تعالیٰ ان کو عذاب دینے پر قادر ہے اور وہ ان کی نعمت کو ان پر عذاب بنا دیتا ہے۔ (رسائل ابن ابی دنیا، ۱/ ۴۸۴، الحدیث: ۶۰)

(1)......اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سابقہ قوموں کی ہلاکت و بربادی کے واقعات سے اپنی اُمّت کو ڈرائیں تاکہ وہ عبرت ==

الثلثة

رسولوں کا اپنی قوموں کو جواب

بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَ اِنَّا لَفِیْ شَكٍّ

بِمَآ	اُرْسِلْتُمْ	بِهٖ	وَ	اِنَّا	لَفِیْ شَكٍّ
(اس) کا جو	تمہیں بھیجا گیا	اس کے ساتھ	اور	بیشک ہم	ضرور شک میں (ہیں)

جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا ہے اور بیشک جس راہ کی طرف تم ہمیں بلارہے ہو

مِّمَّا تَدْعُوْنَنَاۤ اِلَیْهِ مُرِیْبٍ ۝۹ قَالَتْ

مِّمَّا	تَدْعُوْنَنَاۤ	اِلَیْهِ	مُرِیْبٍ ۝۹	قَالَتْ
(اس) کی طرف سے جو	تم بلارہے ہو ہمیں	اس کی طرف	دھوکے میں ڈالنے والا	کہا

اس کی طرف سے ہم دھوکے میں ڈالنے والے شک میں ہیں ۝ ان کے رسولوں نے

رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ

رُسُلُهُمْ	اَفِی اللّٰهِ	شَكٌّ	فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
ان کے رسولوں (نے)	کیا اللہ کے بارے میں	شک (ہے)	(جو) آسمانوں اور زمین کا بنانے والا (ہے)

فرمایا: کیا اس اللہ کے بارے میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے۔

یَدْعُوْكُمْ لِیَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُؤَخِّرَكُمْ

یَدْعُوْكُمْ	لِیَغْفِرَ	لَكُمْ	مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ	وَ	یُؤَخِّرَكُمْ
وہ بلاتا ہے تمہیں	تاکہ بخش دے	تمہارے لئے	تمہارے کچھ گناہ	اور	مؤخر کردے تم سے (عذاب)

وہ تمہیں بلاتا ہے تاکہ تمہارے گناہوں کو بخش دے اور ایک مقررہ مدت تک

رسولوں کی بشریت پر اعتراض اور معجزے کا مطالبہ

اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّىؕ قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَاؕ تُرِیْدُوْنَ

اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	قَالُوْۤا	اِنْ	اَنْتُمْ	اِلَّا	بَشَرٌ[1] مِّثْلُنَا	تُرِیْدُوْنَ
ایک مقررہ مدت تک	انہوں نے کہا	نہیں	تم	مگر	ہمارے جیسے آدمی	تم چاہتے ہو

تمہیں مہلت دے۔ انہوں نے کہا: تم تو ہمارے جیسے آدمی ہو، تم چاہتے ہو

=حاصل کریں۔ 2......(پچھلے صفحے کا حاشیہ) قومِ نوح، عاد اور ثمود کے بعد کچھ اُمتیں ایسی گزری ہیں جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کیونکہ اس کا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ہمیں ان کے بارے میں اصلاً کوئی خبر نہیں پہنچی۔

1......یہاں سابقہ امتوں کے کفار کا طرزِ عمل بیان ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو اپنے جیسا بشر کہا کرتے تھے، قرآنِ مجید میں ہی دوسرے مقام پر کفارِ مکہ کا حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے جیسا بشر کہنا بھی بیان کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و رسل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے جیسا بشر کہنا=

بشریت پر کیے جانے والے اعتراض اور معجزے کے مطالبے کا جواب

اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا

اَنْ	تَصُدُّوْنَا	عَمَّا	كَانَ يَعْبُدُ	اٰبَآؤُنَا
کہ	روک دو ہمیں	(ان) سے جن کی	عبادت کرتے تھے	ہمارے باپ دادا

کہ ہمیں ان سے روک دو جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے رہے ہیں

فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۰ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ

فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۰ (1)	قَالَتْ	لَهُمْ	رُسُلُهُمْ	اِنْ	نَّحْنُ
تو تم لے کر آؤ ہمارے پاس کوئی واضح دلیل	کہا	ان سے	ان کے رسولوں (نے)	نہیں	ہم

تو تم کوئی واضح دلیل لے کر آؤ ○ ان کے رسولوں نے ان سے فرمایا: ہم

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ

اِلَّا	بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ	وَ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ	يَمُنُّ	عَلٰى مَنْ	يَّشَآءُ
مگر	تمہارے جیسے انسان	اور	لیکن	اللہ	احسان فرماتا ہے	جس پر	وہ چاہتا ہے

تمہارے جیسے ہی انسان ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے

مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ

مِنْ عِبَادِهٖ	وَ	مَا كَانَ	لَنَآ	اَنْ	نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ
اپنے بندوں میں سے	اور	(کوئی حق) نہیں ہے	ہمارے لئے	کہ	ہم لے آئیں تمہارے پاس کوئی دلیل

احسان فرماتا ہے اور ہمیں کوئی حق نہیں کہ ہم اللہ کے حکم کے بغیر

رسولوں کا توکّل اور صبر

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۱ وَ

اِلَّا	بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	عَلَى اللّٰهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۱	وَ
مگر	اللہ کے حکم سے	اور	اللہ ہی پر	تو چاہیے کہ بھروسہ کریں	ایمان والے	اور

کوئی دلیل تمہارے پاس لے آئیں اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ○ اور

=کفار کی عادت وطریقہ ہے۔

(1)...... قوموں کا یہ کلام عناد اور سرکشی کی وجہ سے تھا اور باوجود یہ کہ انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نشانیاں لا چکے تھے، معجزات دکھا چکے تھے پھر بھی انہوں نے نئی دلیل مانگی اور پیش کئے ہوئے معجزات کو کالعدم قرار دیا۔

مَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَ قَدْ

مَا	لَنَآ	اَلَّا نَتَوَكَّلَ	عَلَى اللّٰهِ	وَ	قَدْ
کیا ہے	ہمارے لئے (ہمیں)	کہ ہم بھروسہ نہ کریں	اللہ پر	اور (حالانکہ)	بیشک

ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ پر بھروسہ نہ کریں حالانکہ

هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَ لَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ

هَدٰىنَا	سُبُلَنَا	وَ	لَنَصْبِرَنَّ	عَلٰى	مَآ
اس نے دکھادیں ہمیں	ہماری راہیں	اور	ہم ضرور صبر کریں گے	(اس) پر	جو

اس نے تو ہمیں ہماری راہیں دکھائی ہیں اور تم جو ہمیں ستارہے ہو

اٰذَیْتُمُوْنَا ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ۠ ﴿۱۲﴾ وَ قَالَ

اٰذَیْتُمُوْنَا	وَ	عَلَى اللّٰهِ	فَلْیَتَوَكَّلِ	الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ (1)	وَ	قَالَ
تم ستارہے ہو ہمیں	اور	اللہ ہی پر	تو چاہیے کہ بھروسہ کریں	بھروسہ کرنے والے	اور	کہا

ہم ضرور اس پر صبر کریں گے اور بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ○ اور کافروں نے

کفار کی رسولوں کو دھمکی اور ان کا انجام

ع ۲ | ۱۴

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَاۤ

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	لِرُسُلِهِمْ	لَنُخْرِجَنَّكُمْ	مِّنْ اَرْضِنَآ
ان لوگوں نے جنہوں نے	کفر کیا	اپنے رسولوں سے	ضرور ہم نکال دیں گے تمہیں	اپنی زمین سے

اپنے رسولوں سے کہا: ہم ضرور تمہیں اپنی سرزمین سے نکال دیں گے

اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰۤى اِلَیْهِمْ رَبُّهُمْ

اَوْ	لَتَعُوْدُنَّ	فِیْ مِلَّتِنَا	فَاَوْحٰۤى	اِلَیْهِمْ	رَبُّهُمْ
یا	ضرور تم آجاؤ گے	ہمارے دین میں	تو وحی بھیجی	ان کی طرف	ان کے رب (نے)

یا تم ہمارے دین میں آجاؤ تو ان رسولوں کی طرف ان کے رب نے وحی بھیجی

1 ...... اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا انتہائی باعثِ فضیلت عمل ہے۔ قرآنِ مجید میں توکل کرنے والے کو محبتِ الٰہی کی بشارت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفایت کی ضمانت دی گئی ہے۔ اس سے متعلق امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: وہ مقام کتنا عظیم ہے جس پر فائز شخص کو اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہو اور اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفایت کی ضمان بھی حاصل ہو، تو جس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کفایت فرمائے، اس سے محبت کرے اور اس کی رعایت فرمائے اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی کیونکہ جو محبوب ہوتا ہے اسے نہ تو عذاب ہوتا ہے، نہ دوری ہوتی ہے اور نہ ہی وہ پردے میں ہوتا ہے۔ (احیاء علوم الدین، ۴/ ۳۰۰)

حق و باطل میں فیصلے کی دعا اور سرکشوں کی ناکامی و عذاب

لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَ لَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ

لَنُهْلِكَنَّ	الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۳﴾	وَ	لَنُسْكِنَنَّكُمُ	الْاَرْضَ
ضرور ہم ہلاک کر دیں گے	ظالموں (کو)	اور	ضرور ہم بسائیں گے تمہیں	زمین (میں)

کہ ہم ضرور ظالموں کو ہلاک کر دیں گے ○ اور ضرور ہم ان کے بعد تمہیں زمین میں

مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ

مِنْۢ بَعْدِهِمْ	ذٰلِكَ	لِمَنْ	خَافَ	مَقَامِیْ	وَ	خَافَ
ان کے بعد	یہ	(اس) کے لئے جو	ڈرا	میرے حضور کھڑا ہونے (سے)	اور	خوفزدہ رہا

اِقتدار دیں گے۔ یہ اس کیلئے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میری وعید سے

وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ وَ اسْتَفْتَحُوْا وَ خَابَ كُلُّ جَبَّارٍ

وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾	وَ	اسْتَفْتَحُوْا[1]	وَ	خَابَ	كُلُّ جَبَّارٍ
میری وعید (سے)	اور	انہوں نے فتح مانگی، فیصلہ طلب کیا	اور	ناکام ہوگیا	ہر سرکش

خوفزدہ رہے ○ اور انہوں نے فیصلہ طلب کیا اور ہر سرکش ہٹ دھرم

عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾ مِّنْ وَّرَآىِٕهٖ جَهَنَّمُ وَ يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾

عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾	مِّنْ وَّرَآىِٕهٖ	جَهَنَّمُ	وَ	يُسْقٰى	مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾
ہٹ دھرم	اس کے پیچھے (ہے)	جہنم	اور	اسے پلایا جائے گا	پیپ کے پانی سے

ناکام ہو گیا ○ جہنم اس کے پیچھے ہے اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا ○

يَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَ

يَّتَجَرَّعُهٗ	وَ	لَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ	وَ
بڑی مشکل سے گھونٹ گھونٹ لے گا اس کا	اور	نہیں لگے گا کہ وہ گلے سے نیچے اتار لے اسے	اور

بڑی مشکل سے اس کے تھوڑے تھوڑے گھونٹ لے گا اور ایسا لگے گا نہیں کہ اسے گلے سے اتار لے اور

1 ...... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ جب انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو اپنی قوموں کے ایمان قبول کر لینے کی امید نہ رہی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی قوموں کے خلاف مدد طلب کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ان پر عذاب نازل کر دینے کی دعا کی۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ کافروں نے یہ گمان رکھتے ہوئے اپنے اور رسولوں عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے درمیان اللہ تعالیٰ سے فیصلہ طلب کیا کہ وہ حق پر ہیں اور انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام حق پر نہیں۔

يَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآىِٕهٖ

يَاْتِيْهِ	الْمَوْتُ	مِنْ كُلِّ مَكَانٍ	وَّ	مَا	هُوَ	بِمَيِّتٍ	وَ	مِنْ وَّرَآىِٕهٖ
آئے گی اسے	موت	ہر جگہ سے	اور	نہیں	وہ	مرنے والا	اور	اس کے پیچھے

اسے ہر طرف سے موت آئے گی اور وہ مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے

کفار کے اعمال کی مثال

عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ

عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾	مَثَلُ الَّذِيْنَ [1]	كَفَرُوْا	بِرَبِّهِمْ
گاڑھا، سخت عذاب (ہوگا)	ان لوگوں کا حال جنہوں نے	انکار کیا	اپنے رب کا

ایک اور سخت عذاب ہوگا ○ اپنے رب کا انکار کرنے والوں کے اعمال

اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ

اَعْمَالُهُمْ	كَرَمَادِ اشْتَدَّتْ	بِهِ	الرِّيْحُ	فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ
(ایسا ہے کہ) ان کے اعمال	راکھ کی طرح (ہیں) سخت چلی	اس پر	ہوا	آندھی کے دن میں

راکھ کی طرح ہوں گے جس پر آندھی کے دن میں تیز طوفان آجائے

لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ

لَا يَقْدِرُوْنَ	مِمَّا	كَسَبُوْا	عَلٰى شَيْءٍ	ذٰلِكَ	هُوَ
وہ قادر نہ رہے	(اس میں) سے جو	انہوں نے کمایا	کسی چیز پر	یہی	وہ

تو وہ اپنی کمائیوں میں سے کسی شے پر بھی قادر نہ رہے۔ یہی

قدرت الٰہی کا بیان

الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾	اَلَمْ تَرَ	اَنَّ	اللّٰهَ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ
دور کی گمراہی (ہے)	کیا تونے نہ دیکھا	بیشک	اللہ (نے)	بنائے	آسمان	اور

دور کی گمراہی ہے ○ کیا تونے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان اور زمین

[1]...... اس آیت میں کفار کے اعمال کی جو مثال بیان کی گئی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح تیز آندھی راکھ کو اڑا کر لے جاتی ہے اور اُس راکھ کے اجزاء اِس طرح منتشر ہو جاتے ہیں کہ ان کا کوئی اثر، نشان اور خبر باقی نہیں رہتی اسی طرح کافروں کے تمام اعمال کو ان کے کفر نے باطل کر دیا اور ان اعمال کو اس طرح ضائع کر دیا کہ ان کی کوئی خبر اور نشان باقی نہ رہا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آخرت میں وہی نیک اعمال فائدہ دیں گے جو ایمان لانے کے بعد کئے گئے ہوں گے اور جو نیک اعمال حالتِ کفر میں کئے گئے ہوں گے اور نیک اعمال کرنے والا حالت کفر میں ہی مرا ہو گا تو اسے اِن نیک اعمال کا آخرت میں کوئی فائدہ نہ ہو گا۔

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَ یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ۙ﴿۱۹﴾

الْاَرْضَ	بِالْحَقِّ	اِنْ	یَّشَاْ	یُذْهِبْكُمْ (1)	وَ	یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۹﴾
زمین	حق کے ساتھ	اگر	وہ چاہے	(تو) لے جائے تمہیں	اور	ایک نئی مخلوق لے آئے

حق کے ساتھ بنائے۔ وہ اگر چاہے تو اے لوگو! تمہیں لے جائے اور ایک نئی مخلوق لے آئے ○

وَّ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ﴿۲۰﴾ وَ بَرَزُوْا

وَّ	مَا	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	بِعَزِیْزٍ ﴿۲۰﴾	وَ	بَرَزُوْا
اور	نہیں	یہ	اللہ پر	کچھ دشوار	اور	نکل کھڑے ہوں گے

اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں ○ اور سب اللہ کے حضور

لِلّٰهِ جَمِیْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ

لِلّٰهِ	جَمِیْعًا	فَقَالَ	الضُّعَفٰٓؤُا	لِلَّذِیْنَ
اللہ (کی بارگاہ میں حاضری) کے لئے	سب	تو کہیں گے	کمزور لوگ	ان لوگوں سے جو

اعلانیہ حاضر ہوں گے تو جو کمزور تھے بڑے لوگوں سے

اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ

اسْتَكْبَرُوْۤا	اِنَّا	كُنَّا	لَكُمْ	تَبَعًا	فَهَلْ	اَنْتُمْ
بڑے بنے ہوئے تھے	بیشک	ہم تھے	تمہارے	تابع، پیروکار	تو کیا	تم

کہیں گے: ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم

مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ

مُّغْنُوْنَ	عَنَّا	مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ	مِنْ شَیْءٍ (2)	قَالُوْا	لَوْ
دور کرسکنے والے ہو	ہم سے	اللہ کے عذاب میں سے	کچھ	وہ کہیں گے	اگر

اللہ کے عذاب میں سے کچھ ہم سے دور کرسکتے ہو۔ وہ کہیں گے: اگر

1...... یعنی جو آسمانوں اور زمینوں کو حق کے ساتھ پیدا کرنے پر قادر ہے وہ ایک قوم کو فنا کر دینے کے بعد نئی مخلوق پیدا کر دینے پر بہ درجہ اولیٰ قادر ہے کیونکہ جو کسی سخت اور مشکل چیز کو پیدا کرنے پر قادر ہو وہ سہل اور آسان چیز پیدا کرنے پر بہ درجہ اولیٰ قادر ہوگا اور یہ ظاہری سمجھانے کے اعتبار سے کلام ہے ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے ابتدا و اعادہ سب برابر ہے۔ 2...... کمزور لوگوں کا یہ کلام توبیخ اور عناد کے طور پر ہوگا کہ دنیا میں تم نے ہمیں گمراہ کیا تھا اور راہِ حق سے روکا تھا اور بڑھ بڑھ کر باتیں کیا کرتے تھے، اب تمہارے وہ دعوے کہاں گئے، اب اس عذاب میں سے ذرا سا تو ٹال دو۔

هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ

هَدٰىنَا	اللّٰهُ	لَهَدَيْنٰكُمْ	سَوَآءٌ	عَلَيْنَآ
ہدایت دیتا ہمیں	اللہ	(تو) ضرور ہم ہدایت دیدیتے تمہیں	برابر (ہے)	ہم پر

اللہ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم تمہیں بھی ہدایت دیدیتے۔ (اب) ہم پر برابر ہے

اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا

اَجَزِعْنَآ	اَمْ	صَبَرْنَا	مَا	لَنَا
کیا (یعنی چاہے) ہم بے قراری کا اظہار کریں	یا	صبر کریں	نہیں (ہے)	ہمارے لئے

کہ بے قراری کا اظہار کریں یا صبر کریں۔ ہمارے لئے

ع ۳ / ۱۵ — شیطان کا اپنے پیروکاروں سے اعلانِ براءت

مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ

مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾	وَ	قَالَ	الشَّيْطٰنُ [1]	لَمَّا	قُضِيَ	الْاَمْرُ
کوئی پناہ گاہ	اور	کہے گا	شیطان	جب	پورا ہو جائے گا	کام (فیصلہ)

کہیں کوئی پناہ گاہ نہیں ○ اور جب فیصلہ ہو جائے گا تو شیطان کہے گا:

اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ

اِنَّ	اللّٰهَ	وَعَدَكُمْ	وَعْدَ الْحَقِّ	وَ	وَعَدْتُّكُمْ
بیشک	اللہ (نے)	وعدہ کیا تھا تم سے	سچا وعدہ	اور	(جو) میں نے وعدہ کیا تھا تم سے

بیشک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے جو تم سے وعدہ کیا تھا

فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ

فَاَخْلَفْتُكُمْ	وَ	مَا	كَانَ	لِيَ	عَلَيْكُمْ
تو میں نے خلاف کیا (جھوٹا وعدہ کیا) تم سے	اور	نہیں	تھی	میرے لئے (مجھے)	تم پر

وہ میں نے تم سے جھوٹا کیا اور مجھے تم پر کوئی زبردستی

[1] ......اس آیت میں شیطان کے حوالے سے جو کچھ بیان ہوا یہ مقامِ عبرت ہے کہ آج جس کے بہکاوے میں آکر لوگ گناہ پر گناہ کیے جارہے ہیں وہی قیامت کے دن لوگوں سے براءت کا اعلان کر کے انہیں ان کے دردناک حال پر چھوڑ دے گا۔ نیز اس آیت سے یہ بات بھی واضح ہوئی کہ شیطان لوگوں پر جبر نہیں کرتا، صرف دعوت دیتا ہے جبکہ لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں۔

مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ

مِّنْ سُلْطٰنٍ	اِلَّاۤ	اَنْ	دَعَوْتُكُمْ	فَاسْتَجَبْتُمْ	لِيْ
کوئی زبردستی	مگر	یہ کہ	میں نے بلایا تمہیں	تو تم نے مان لی	میری (بات)

نہیں تھی مگر یہی کہ میں نے تمہیں بلایا تو تم نے میری مان لی

فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَ لُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ

فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ	وَ	لُوْمُوْۤا	اَنْفُسَكُمْ	مَاۤ	اَنَا	بِمُصْرِخِكُمْ
تو تم ملامت نہ کرو مجھے	اور	ملامت کرو	اپنی جانوں (کو)	نہیں	میں	فریاد کو پہنچ سکنے والا تمہاری

تو اب مجھے ملامت نہ کرو اور اپنے آپ کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکتا ہوں

وَ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَاۤ

وَ	مَاۤ	اَنْتُمْ	بِمُصْرِخِيَّ[1]	اِنِّيْ	كَفَرْتُ	بِمَاۤ
اور	نہ	تم	میری فریاد کو پہنچ سکنے والے (ہو)	بیشک میں	انکار کرتا ہوں	(اس) کا جو

اور نہ ہی تم میری فریاد کو پہنچنے والے ہو۔ وہ جو پہلے تم نے مجھے (اللہ کا) شریک بنایا تھا

اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ

اَشْرَكْتُمُوْنِ	مِنْ قَبْلُ	اِنَّ	الظّٰلِمِيْنَ	لَهُمْ
تم نے (اللہ کا) شریک بنایا تھا مجھے	(اس) سے پہلے	بیشک	ظلم کرنے والے	ان کے لیے

تو میں اس شرک سے سخت بیزار ہوں۔ بیشک ظالموں کے لیے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾ وَ اُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾	وَ	اُدْخِلَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
دردناک عذاب (ہے)	اور	داخل کئے جائیں گے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

دردناک عذاب ہے ○ اور وہ جو ایمان لائے اور

باعمل مسلمانوں کے اُخروی حالات

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری سے منہ موڑے ہوئے ہیں اور لعین شیطان کے بہکاوے میں آکر کفر و معصیت میں مبتلا ہو رہے ہیں اور شیطان کی انسان دشمنی روزِ روشن کی طرح واضح ہونے کے باوجود اس سے خیر خواہی کی احمقانہ امید رکھے ہوئے ہیں وہ بہت بڑے دھوکے کا شکار ہیں، انہیں چاہئے کہ اس آیتِ مبارکہ سے عبرت و نصیحت حاصل کریں اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے ہوئے اپنے انجام کے بارے میں غور و فکر کریں۔

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
انہوں نے عمل کیے	نیک، اچھے	جنتوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں

اچھے کام کئے وہ جنتوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں،

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْؕ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا

خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	بِاِذْنِ رَبِّهِمْ	تَحِیَّتُهُمْ	فِیْهَا
ہمیشہ رہنے والے	ان میں	اپنے رب کے حکم سے	(ملاقات کے وقت) ان کا دعائیہ کلمہ	ان میں

اپنے رب کے حکم سے ہمیشہ ان میں رہیں گے، وہاں اُن کی ملاقات کی دعا،

کلمۂ ایمان کی مثال

سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ تَرَ كَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَیِّبَةً

سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ (1)	اَلَمْ تَرَ	كَیْفَ	ضَرَبَ	اللّٰهُ	مَثَلًا (2)	كَلِمَةً طَیِّبَةً
سلام (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	کیسی	بیان فرمائی	اللہ (نے)	مثال	پاکیزہ بات (کی)

سلام ہے ○ کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے کلمہ پاک کی کیسی مثال بیان فرمائی ہے

كَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾

كَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ	اَصْلُهَا	ثَابِتٌ	وَّ	فَرْعُهَا	فِی السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾
جیسے ایک پاکیزہ درخت (ہو)	اس کی جڑ	قائم (ہو)	اور	اس کی شاخیں	آسمان میں (ہوں)

جیسے ایک پاکیزہ درخت ہو جس کی جڑ قائم ہو اور اس کی شاخیں آسمان میں ہوں ○

مثالیں بیان کرنے کا مقصد

تُؤْتِیْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَاؕ وَ یَضْرِبُ اللّٰهُ

تُؤْتِیْۤ	اُكُلَهَا	كُلَّ حِیْنٍ	بِاِذْنِ رَبِّهَا	وَ	یَضْرِبُ	اللّٰهُ
وہ دیتا ہے	اپنے پھل	ہر وقت	اپنے رب کے حکم سے	اور	بیان فرماتا ہے	اللہ

ہر وقت اپنے رب کے حکم سے پھل دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لیے

1 ...... جنت میں سلام کا معنی یہ ہے کہ وہ دنیا کی آفتوں، حسرتوں یا دنیا کی بیماریوں، دردوں، غموں اور پریشانیوں سے سلامت ہو گئے۔ 2 ...... اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کی ایک مثال بیان فرمائی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح کھجور کے درخت کی جڑیں زمین کی گہرائی میں موجود ہوتی اور اس کی شاخیں آسمان میں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے، ایسے ہی کلمۂ ایمان ہے کہ اس کی جڑ مومن کے دل کی زمین میں ثابت اور مضبوط ہوتی ہے اور اس کی شاخیں یعنی عمل آسمان میں پہنچتے ہیں اور اس کے ثمرات یعنی برکت و ثواب ہر وقت حاصل ہوتے ہیں۔

کفریہ کلام کی مثال

الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ

الْاَمْثَالَ	لِلنَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٥﴾	وَ	مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ (1)
مثالیں	لوگوں کے لیے	تاکہ وہ	نصیحت حاصل کریں	اور	گندی بات کی مثال

مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ سمجھیں ○ اور گندی بات کی مثال

كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا

كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۨاجْتُثَّتْ	مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ	مَا
(ایسی ہے) جیسے ایک گندہ درخت اسے کاٹ دیا گیا (ہو)	زمین کے اوپر سے	(اب) نہیں (ہے)

اس گندے درخت کی طرح ہے جو زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا ہو تو اب

اہل ایمان کو کلمۂ ایمان پر ثابت قدمی کی بشارت

لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿٢٦﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

لَهَا	مِنْ قَرَارٍ ﴿٢٦﴾	يُثَبِّتُ	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
اس کے لئے (اسے)	کوئی قرار	ثابت رکھتا ہے	اللہ	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے

اسے کوئی قرار نہیں ○ اللہ ایمان والوں کو حق بات پر

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ (2)	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	فِي الْاٰخِرَةِ	وَ	يُضِلُّ	اللّٰهُ
حق بات پر	دنیا کی زندگی میں	اور	آخرت میں	اور	گمراہ کرتا ہے	اللہ

دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں ثابت رکھتا ہے اور اللہ ظالموں کو

کفار کے برے اعمال اور انہیں وعید

ع ٤ / ١٦

الظّٰلِمِيْنَ ۙۛ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿٢٧﴾ ع اَلَمْ تَرَ

الظّٰلِمِيْنَ	وَ	يَفْعَلُ	اللّٰهُ	مَا	يَشَآءُ ﴿٢٧﴾	اَلَمْ تَرَ
ظالموں (کو)	اور	کرتا ہے	اللہ	جو	وہ چاہتا ہے	کیا تم نے نہ دیکھا

گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ○ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا

1 ......اس آیت میں کافروں کی ایک مثال بیان کی گئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ گندی بات یعنی کفریہ کلام کی مثال اندرائن جیسے کڑوے مزے اور ناگوار بو والے پھل کے درخت کی طرح ہے جو زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا ہو تو اب اسے کوئی قرار نہیں کیونکہ نہ اس کی جڑیں زمین میں ثابت و مستحکم نہیں اور نہ ہی اس کی شاخیں بلند ہوتی ہیں، یہی حال کفریہ کلام کا ہے کہ اس کی کوئی اصل ثابت نہیں اور وہ کوئی دلیل و حجت نہیں رکھتا جس سے اسے استحکام ملے اور نہ اس میں کوئی خیر و برکت ہے کہ وہ قبولیت کی بلندی پر پہنچ سکے۔ 2 ......یہاں حق بات سے مراد کلمۂ ایمان ہے۔

اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا

اِلَى الَّذِيْنَ	بَدَّلُوْا	نِعْمَتَ اللّٰهِ	كُفْرًا (1)	وَّ	اَحَلُّوْا
ان لوگوں کی طرف جنہوں نے	بدل دی	اللہ کی نعمت	ناشکری (سے)	اور	اتار ڈالا

جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو

قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَ

قَوْمَهُمْ	دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ (2)	جَهَنَّمَ	يَصْلَوْنَهَا	وَ
اپنی قوم (کو)	تباہی کے گھر (میں)	(جو) جہنم (ہے)	وہ داخل ہوں گے اس میں	اور

تباہی کے گھر اتار ڈالا ○ جو دوزخ ہے اس میں داخل ہوں گے اور

بِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا

بِئْسَ	الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾	وَ	جَعَلُوْا	لِلّٰهِ	اَنْدَادًا
(وہ) کیا ہی بری	ٹھہرنے کی جگہ (ہے)	اور	انہوں نے ٹھہرائے	اللہ کے لیے	برابر والے، شریک

وہ کیا ہی ٹھہرنے کی بری جگہ ہے ○ اور انہوں نے اللہ کے لیے برابر والے قرار دیئے

لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ

لِّيُضِلُّوْا	عَنْ سَبِيْلِهٖ	قُلْ	تَمَتَّعُوْا	فَاِنَّ	مَصِيْرَكُمْ
تاکہ وہ (لوگوں کو) بھٹکا دیں	اس کی راہ سے	تم کہو	فائدہ اٹھالو	پھر بیشک	تمہارا لوٹنا

تاکہ اس کی راہ سے بھٹکا دیں، تم فرماؤ: فائدہ اٹھالو پھر بیشک تمہیں آگ کی طرف

اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا

اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾	قُلْ	لِّعِبَادِيَ (3)	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	يُقِيْمُوا
آگ کی طرف (ہے)	تم کہو	میرے بندوں سے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	(کہ) وہ قائم رکھیں

لوٹنا ہے ○ میرے ان بندوں سے فرماؤ جو ایمان لائے کہ نماز قائم رکھیں

مسلمانوں کو اہم حکم

1...... بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جن لوگوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا ان سے مراد کفارِ مکہ ہیں اور وہ نعمت جس کی انہوں نے شکر گزاری نہ کی وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ (بخاری، ۳/۱۱، الحدیث: ۳۹۷۷) 2...... برا ساتھی بندے کو جہنم کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے اور اسے تباہی کے گھر میں اتار دیتا ہے، اس لئے ہر مخلص مسلمان کو چاہئے کہ وہ کافروں، منافقوں اور بدمذہبوں کی صحبت سے خود کو بچائے تاکہ اس کی طبیعت ان کے برے عقائد و اعمال کی طرف مائل نہ ہو۔ 3...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے مومن بندوں کو نماز قائم رکھنے کا حکم دیا گیا ہے، اے کاش! خدا=

الصَّلٰوةَ وَ يُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً

الصَّلٰوةَ	وَ	يُنْفِقُوْا	مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	سِرًّا	وَّ	عَلَانِيَةً
نماز	اور	خرچ کریں	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	پوشیدہ	اور	اعلانیہ

اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ ہماری راہ میں پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کریں

مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَ لَا

مِّنْ قَبْلِ	اَنْ	يَّاْتِيَ	يَوْمٌ	لَّا	بَيْعٌ	فِيْهِ	وَ	لَا
(اس) سے پہلے	کہ	آجائے	(وہ) دن	نہیں (ہوگی)	کوئی تجارت	اس میں	اور	نہ

اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ کوئی تجارت ہوگی اور نہ

خِلٰلٌ ۝۳۱ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ

خِلٰلٌ ۝۳۱ (1)	اَللّٰهُ (2)	الَّذِيْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	اَنْزَلَ
دوستی	اللہ (ہی ہے)	جس نے	بنائے	آسمان	اور	زمین	اور	اتارا

دوستی ○ اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ

مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَخْرَجَ	بِهٖ	مِنَ الثَّمَرٰتِ	رِزْقًا	لَّكُمْ
آسمان سے	پانی	تو نکالے	اس کے ذریعے	کچھ پھل	کھانے (کے لئے)	تمہارے

پانی اتارا تو اس کے ذریعے تمہارے کھانے کیلئے کچھ پھل نکالے

وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَ

وَ	سَخَّرَ	لَكُمُ	الْفُلْكَ	لِتَجْرِيَ	فِي الْبَحْرِ	بِاَمْرِهٖ	وَ
اور	مسخر کر دیں	تمہارے لئے	کشتیاں	تاکہ وہ چلے	دریا میں	اس کے حکم سے	اور

اور کشتیوں کو تمہارے قابو میں دیدیا تاکہ اس کے حکم سے دریا میں چلے اور

=کے بندے کہلانے والے اس پر غور کریں اور نماز قائم کریں۔ 1...... اس آیت میں قیامت کے دن نفسانی اور طبعی دوستی باقی رہنے کی نفی ہے اور ایمانی دوستی جو محبتِ الٰہی کے سبب سے ہو وہ باقی رہے گی۔ 2...... اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے اور اس کے علم و قدرت کے کمال پر دلالت کرنے والے یہ دس دلائل بیان ہوئے ہیں (1) آسمانوں کو پیدا کرنا۔ (2) زمین کو پیدا کرنا۔ (3) آسمان سے پانی اتار کر اس کے ذریعے لوگوں کے کھانے کیلئے کچھ پھل نکالنا۔ (4) کشتیوں کو لوگوں کے قابو میں دینا تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے دریا میں چلیں۔ (5) دریا لوگوں کے قابو میں دینا۔ (6،7) سورج اور چاند=

سَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ وَ سَخَّرَ لَكُمُ

سَخَّرَ	لَكُمُ	الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾	وَ	سَخَّرَ	لَكُمُ
مسخر کردیں	تمہارے لئے	نہریں، ندیاں	اور	کام میں لگادیا	تمہارے لیے

دریا تمہارے قابو میں دیدیئے ○ اور تمہارے لیے

الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ دَآىِٕبَيْنِ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ

الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ	دَآىِٕبَيْنِ	وَ	سَخَّرَ	لَكُمُ	الَّيْلَ
سورج	اور	چاند (کو)	(وہ) لگاتار چل رہے (ہیں)	اور	کام میں لگادیا	تمہارے لیے	رات

سورج اور چاند کو کام پر لگادیا جو برابر چل رہے ہیں اور تمہارے لیے رات اور دن کو

وَ النَّهَارَ ﴿۳۳﴾ وَ اٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَ

وَ	النَّهَارَ ﴿۳۳﴾	وَ	اٰتٰىكُمْ	مِّنْ كُلِّ مَا	سَاَلْتُمُوْهُ[1]	وَ
اور	دن (کو)	اور	اس نے دیا تمہیں	ہر (اس چیز) میں سے جو	تم نے مانگی اس سے	اور

مسخر کردیا ○ اور اس نے تمہیں وہ بھی بہت کچھ دیدیا جو تم نے اس سے مانگا اور

اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ

اِنْ	تَعُدُّوْا[2]	نِعْمَتَ اللّٰهِ	لَا تُحْصُوْهَا	اِنَّ	الْاِنْسَانَ	لَظَلُوْمٌ
اگر	تم گنو	اللہ کی نعمتیں	(تو) شمار نہ کرسکو گے انہیں	بیشک	انسان	ضرور بڑا ظالم

اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کرسکو گے، بیشک انسان بڑا ظالم

كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ

كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾	وَ	اِذْ	قَالَ	اِبْرٰهِيْمُ	رَبِّ	اجْعَلْ	هٰذَا الْبَلَدَ
بڑا ناشکرا (ہے)	اور	جب	عرض کی	ابراہیم (نے)	اے میرے رب	بنادے	اس شہر (کو)

ناشکرا ہے ○ اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی: اے میرے رب! اس شہر کو امن والا

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مکہ مکرمہ سے متعلق دعا

ع ۵ ۱۷

=کو لوگوں کے لئے کام پر لگادینا جو برابر چل رہے ہیں۔ (8،9) لوگوں کے لئے رات اور دن کو مسخر کردینا۔ (10) لوگوں کو بہت کچھ ان کی منہ مانگی چیزیں دینا۔

1 ...... مفسرین نے آیت کے اس حصے کے مختلف معنی بیان فرمائے ہیں۔ ان میں سے تین یہ ہیں: (1) تم نے جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگا اس میں سے کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت اور حکمت کے مطابق عطا فرمادیا۔ (2) اللہ تعالیٰ نے انسان کو ہر وہ چیز عطا کردی جس کی اسے حاجت اور ضرورت تھی، چاہے اس نے سوال کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ (3) تمہیں ہر وہ چیز عطا کردی جس کی تمہیں ضرورت تھی اور تم نے اس کیلئے زبانِ حال سے سوال کیا تھا۔ 2 ...... صرف پانی، آکسیجن، سورج، دل،=

مطیع و عاصی سے متعلق حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا کلام

اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ؕ

اٰمِنًا	وَّ	اجْنُبْنِیْ	وَ	بَنِیَّ	اَنْ نَّعْبُدَ	الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ (1)
امن و امان والا	اور	بچا کر رکھ مجھے	اور	میرے بیٹوں (کو)	کہ ہم عبادت کریں	بتوں (کی)

بنادے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کی عبادت کرنے سے بچائے رکھ ○

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ

رَبِّ	اِنَّهُنَّ	اَضْلَلْنَ	كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ	فَمَنْ
اے میرے رب	بیشک وہ (بت)	انہوں نے گمراہ کردیے	بہت سے لوگ	تو جو

اے میرے رب! بیشک بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا تو جو

تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ۚ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ

تَبِعَنِیْ	فَاِنَّهٗ	مِنِّیْ	وَ	مَنْ	عَصَانِیْ	فَاِنَّكَ
میرے پیچھے چلا	تو بیشک وہ	مجھ سے (تعلق رکھتا ہے)	اور	جو	میری نافرمانی کرے	تو بیشک تو

میرے پیچھے چلے تو بیشک وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو بیشک تو

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی اپنی اولاد سے متعلق دعا

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۶﴾ رَبَّنَآ اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ

غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۳۶﴾	رَبَّنَآ	اِنِّیْۤ	اَسْكَنْتُ	مِنْ ذُرِّیَّتِیْ
بخشنے والا	مہربان (ہے)	اے ہمارے رب	بیشک میں (نے)	بسادی، ٹھہرادی	اپنی کچھ اولاد

بخشنے والا مہربان ہے ○ اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد کو

بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا

بِوَادٍ	غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ	عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ (2)	رَبَّنَا
ایک وادی میں	(جو) کھیتی والی نہیں	تیرے حرمت والے گھر کے پاس	اے ہمارے رب

تیرے عزت والے گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں ٹھہرایا ہے جس میں کھیتی نہیں ہوتی۔ اے ہمارے رب!

== جگر، گردے اور آنکھوں پر ہی غور کرلیں کہ ان میں اللہ تعالیٰ نے جو جو نعمتیں رکھی ہیں وہ شمار ہوسکتی ہیں یا نہیں، بقیہ نعمتوں کا معاملہ تو اس سے کہیں آگے ہے۔

1 ...... انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام بت پرستی اور تمام گناہوں سے معصوم ہیں حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا یہ دعا کرنا بارگاہِ الٰہی میں عاجزی اور محتاجی کے اظہار کے لئے ہے کہ باوجود یہ کہ تو نے اپنے کرم سے معصوم کیا لیکن ہم تیرے فضل و رحمت کی طرف دستِ احتیاج دراز رکھتے ہیں۔ 2 ...... اس آیت میں وادی سے مراد وہ جگہ ہے جہاں اب مکۂ مکرمہ ہے۔ ذریت سے حضرت اسمٰعیل عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام مراد ہیں اور حرمت والے گھر سے بیتُ اللہ مراد ہے جو ==

لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْۤ

لِيُقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	فَاجْعَلْ	اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ	تَهْوِيْۤ
تاکہ وہ قائم رکھیں	نماز	تو تو بنا دے	کچھ لوگوں کے دل	(ایسے کہ) وہ مائل ہوں

تاکہ وہ نماز قائم رکھیں تو تو لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کردے

اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾

اِلَيْهِمْ	وَ	ارْزُقْهُمْ	مِّنَ الثَّمَرٰتِ	لَعَلَّهُمْ	يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾ (۱)
ان کی طرف	اور	رزق دے انہیں	پھلوں سے	تاکہ وہ	شکر گزار ہوجائیں

اور انہیں پھلوں سے رزق عطا فرما تاکہ وہ شکر گزار ہوجائیں ○

علمِ الٰہی کے کمال کا اعتراف

رَبَّنَاۤ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ

رَبَّنَاۤ	اِنَّكَ	تَعْلَمُ	مَا	نُخْفِيْ	وَ	مَا	نُعْلِنُ
اے ہمارے رب	بیشک تو	جانتا ہے	جو	ہم چھپاتے ہیں	اور	جو	ظاہر کرتے ہیں

اے ہمارے رب! تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں

وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا

وَ	مَا يَخْفٰى	عَلَى اللّٰهِ	مِنْ شَيْءٍ	فِي الْاَرْضِ	وَ	لَا
اور	چھپی ہوئی نہیں ہے	اللہ پر	کوئی چیز	زمین میں	اور	نہ

اور اللہ پر زمین اور آسمان میں کوئی بھی شے

فرزند ملنے کی دعا قبول ہونے پر شکرِ الٰہی

فِي السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ

فِي السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾	اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِيْ	وَهَبَ
آسمان میں	تمام تعریفیں	(اس) اللہ کے لئے (ہیں)	جس نے	عطا فرمائے

پوشیدہ نہیں ○ تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے

═طوفانِ نوح سے پہلے کعبہ مقدسہ کی جگہ تھا اور طوفان کے وقت آسمان پر اٹھالیا گیا۔

1 ...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سرزمینِ حرم میں چھوڑنے کا واقعہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے آگ میں ڈالے جانے کے بعد ہوا، آگ کے واقعہ میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دعا نہ فرمائی تھی اور اس واقعہ میں دعا کی اور عاجزی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالٰی کی کارسازی پر اعتماد کرکے دعا نہ کرنا بھی توکل اور بہتر ہے لیکن مقامِ دعا اس سے بھی افضل ہے تو حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اس═

لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّيْ

لِيْ (1)	عَلَى الْكِبَرِ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ	اِسْحٰقَ	اِنَّ	رَبِّيْ
مجھے	بڑھاپے پر (میں)	اسماعیل	اور	اسحاق	بیشک	میرا رب

مجھے بڑھاپے میں اسماعیل و اسحاق دیئے۔ بیشک میرا رب

لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿٣٩﴾ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ

لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿٣٩﴾	رَبِّ	اجْعَلْنِيْ	مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ	وَ
ضرور دعا سننے والا (ہے)	اے میرے رب	بنا مجھے	نماز قائم رکھنے والا	اور

دعا سننے والا ہے ○ اے میرے رب! مجھے اور کچھ میری اولاد کو

مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿٤٠﴾

مِنْ ذُرِّيَّتِيْ	رَبَّنَا	وَ	تَقَبَّلْ	دُعَآءِ ﴿٤٠﴾
میری اولاد میں سے (بھی)	اے ہمارے رب	اور	تو قبول فرما	میری دعا

نماز قائم کرنے والا رکھ، اے ہمارے رب اور میری دعا قبول فرما ○

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

رَبَّنَا	اغْفِرْ	لِيْ	وَ	لِوَالِدَيَّ (2)	وَ	لِلْمُؤْمِنِيْنَ
اے ہمارے رب	بخش دے	مجھے	اور	میرے ماں باپ کو	اور	ایمان والوں کو

اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو بخش دے

يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾ ع وَ لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا

يَوْمَ	يَقُوْمُ	الْحِسَابُ ﴿٤١﴾ (3)	وَ	لَا تَحْسَبَنَّ	اللّٰهَ	غَافِلًا
(جس) دن	قائم ہوگا	حساب	اور	(اے مخاطب) تو ہرگز نہ سمجھنا	اللہ (کو)	بے خبر

جس دن حساب قائم ہوگا ○ اور (اے سننے والے!) ہرگز اللہ کو ان کاموں سے

اولاد کے حق میں نمازوں کی پابندی سے متعلق دعائے ابراہیمی

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حقیقی والدین کے لئے دعائے مغفرت

ظالموں کے لئے وعید

ع٧ ١٨

══دوسرے واقعہ میں دعا فرمانا افضل کام کو اختیار کرنا ہے۔

1...... حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ایک اور فرزند کی دعا کی تھی جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی تو آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس کا شکر ادا کرتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں یہ کلمات عرض کئے۔ 2...... علماء فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ماں باپ سے حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حقیقی والدین مراد ہیں اور وہ دونوں مومن تھے اسی لئے حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ 3...... اس آیت سے دعا کے چند آداب معلوم ہوئے۔ (1) دعا اپنی══

بروزِ قیامت ظالموں کی طرف سے مہلت کا مطالبہ اور انہیں جواب

عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ

عَمَّا	يَعْمَلُ	الظّٰلِمُوْنَ (1)	اِنَّمَا	يُؤَخِّرُهُمْ	لِيَوْمٍ
(اس) سے جو	کام کررہے ہیں	ظالم	صرف	اللہ مہلت دے رہا ہے انہیں	(اس) دن کے لئے

بے خبر نہ سمجھنا جو ظالم کررہے ہیں۔ اللہ انہیں صرف ایک ایسے دن کیلئے ڈھیل دے رہا ہے

تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾ۙ مُهْطِعِيْنَ

تَشْخَصُ	فِيْهِ	الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾	مُهْطِعِيْنَ
کھلی کی کھلی رہ جائیں گی	اس میں	آنکھیں	تیزی سے دوڑتے ہوئے (نکلیں گے)

جس میں آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی ○ لوگ بے تحاشا اپنے سروں کو اٹھائے ہوئے

مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَ

مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ	لَا يَرْتَدُّ	اِلَيْهِمْ	طَرْفُهُمْ	وَ
اپنے سروں کو اٹھائے ہوئے	نہیں لوٹ رہی ہوگی	ان کی طرف	ان کی پلک	اور

دوڑتے جارہے ہوں گے، ان کی پلک بھی ان کی طرف نہیں لوٹ رہی ہوگی اور

اَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ؕ وَ اَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ

اَفْـِٕدَتُهُمْ	هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ (2)	وَ	اَنْذِرِ	النَّاسَ	يَوْمَ
ان کے دل	خالی (ہوں گے)	اور	ڈراؤ	لوگوں (کو)	(اس) دن (سے)

ان کے دل خالی ہوں گے ○ اور لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ

يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

يَاْتِيْهِمُ	الْعَذَابُ	فَيَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا
(جس میں) آئے گا ان پر	عذاب	تو کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	ظلم کیا

جب ان پر عذاب آئے گا تو ظالم کہیں گے:

= ذات سے شروع کرے۔ (2) ماں باپ کو دعا میں شامل رکھا کرے۔ (3) ہر مسلمان کے حق میں دعائے خیر کرے۔ (4) آخرت کی دعا ضرور مانگے صرف دنیا کی حاجات پر قناعت نہ کرے۔ ❶...... اس آیت میں ہر مظلوم کے لئے تسلی اور ہر ظالم کے لئے وعید ہے، نیز اس آیت میں ایک مشہور مقولے کی تائید بھی ہے کہ خدا کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔ ❷...... دلوں کے خالی ہونے سے مراد یہ ہے کہ حیرت کی شدت اور دہشت کے مارے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے خالی ہوں گے یا یہ مراد ہے کہ دل اپنی جگہ پر قرار نہ پاسکیں گے۔

رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍۙ نُّجِبْ

رَبَّنَآ	اَخِّرْنَآ	اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ	نُّجِبْ
اے ہمارے رب	مہلت دیدے ہمیں	تھوڑی سی مدت تک	(تاکہ) ہم قبول کرلیں

اے ہمارے رب! تھوڑی دیر تک ہمیں مہلت دیدے تاکہ ہم تیری دعوت کو

دَعْوَتَكَ وَ نَتَّبِعِ الرُّسُلَؕ اَوَ لَمْ تَكُوْنُوْۤا اَقْسَمْتُمْ

دَعْوَتَكَ	وَ	نَتَّبِعِ	الرُّسُلَ	اَوَلَمْ تَكُوْنُوْۤا اَقْسَمْتُمْ
تیری دعوت	اور	پیروی کریں	رسولوں (کی)	(انہیں جواب ملے گا) اور کیا تم نے قسم نہ کھائی تھی

قبول کرلیں اور رسولوں کی غلامی کرلیں۔ (کہا جائے گا، اے کافرو!) تو کیا تم پہلے قسم نہ کھا چکے تھے

مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍۙ (۴۴) وَّ

مِّنْ قَبْلُ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ زَوَالٍ (۴۴)	وَّ
(اس) سے پہلے	(کہ) نہیں (ہے)	تمہارے لئے	(دنیا سے) ہٹنا	اور

کہ تمہیں (تو دنیا سے) ہٹنا ہی نہیں ۝ اور

سَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ

سَكَنْتُمْ	فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	وَ
تم رہے	ان کے گھروں میں جنہوں نے	ظلم کیا	اپنی جانوں (پر)	اور

تم ان کے گھروں میں رہے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور

تَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَ ضَرَبْنَا

تَبَيَّنَ	لَكُمْ	كَيْفَ	فَعَلْنَا	بِهِمْ (1)	وَ	ضَرَبْنَا
خوب ظاہر ہوچکا تھا	تم پر	کیسا	ہم نے (سلوک) کیا	ان کے ساتھ	اور	ہم نے بیان کیں

تمہارے لئے بالکل واضح ہوگیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور ہم نے تمہارے لئے

(1)......ان آیات میں مسلمانوں کے لئے بھی بڑی عبرت و نصیحت ہے اور انہیں بھی چاہیے کہ سابقہ عذاب یافتہ قوموں کے اعمال کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے اعمال کا جائزہ لیں اور ان کے دنیاوی انجام سے عبرت پکڑتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کرنے سے باز آجائیں، اگر دنیا میں انہوں نے نصیحت حاصل نہ کی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی سے باز نہ آئے تو مرنے کے بعد کوئی نصیحت انہیں فائدہ نہ دے گی۔

کفار کی ایک سازش کی طرف اشارہ

لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿٤٥﴾ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَ

لَكُمُ	الْاَمْثَالَ ﴿٤٥﴾	وَ	قَدْ	مَكَرُوْا	مَكْرَهُمْ [1]	وَ
تمہارے لئے	مثالیں	اور	بیشک	کافروں نے سازش کی	اپنی سازش	اور

مثالیں بیان کیں ○ اور بیشک انہوں نے اپنی سازش کی اور

عِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ

عِنْدَ اللّٰهِ	مَكْرُهُمْ	وَ	اِنْ	كَانَ	مَكْرُهُمْ	لِتَزُوْلَ
اللہ ہی کے پاس (یعنی قابو میں تھی)	ان کی سازش	اور	نہیں	تھی	ان کی سازش	کہ ٹل جائیں

ان کی سازش اللہ کے قابو میں تھی اور ان کی سازش کوئی ایسی نہیں تھی کہ

اللہ وعدہ خلافی سے پاک ہے

مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿٤٦﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ

مِنْهُ	الْجِبَالُ ﴿٤٦﴾ [2]	فَلَا تَحْسَبَنَّ	اللّٰهَ	مُخْلِفَ وَعْدِهٖ
اس سے	پہاڑ	تو تم ہرگز خیال نہ کرنا	اللہ (کو)	اپنے وعدے کے خلاف کرنے والا

اس سے پہاڑ ٹل جائیں ○ تو تم ہرگز خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی

روزِ قیامت کے ہولناک احوال کی یاد دہانی

رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ

رُسُلَهٗ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَزِيْزٌ	ذُوانْتِقَامٍ ﴿٤٧﴾	يَوْمَ [3]
اپنے رسولوں (سے)	بیشک	اللہ	عزت والا، غلبے والا	بدلہ لینے والا (ہے)	(جس) دن

کرے گا۔ بیشک اللہ غالب بدلہ لینے والا ہے ○ یاد کرو جس دن

تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَ

تُبَدَّلُ [4]	الْاَرْضُ	غَيْرَ الْاَرْضِ	وَ	السَّمٰوٰتُ	وَ
بدل دی جائے گی	زمین	(اس) زمین کے علاوہ (سے)	اور	آسمان (بدل دیئے جائیں گے)	اور

زمین کو دوسری زمین سے اور آسمانوں کو بدل دیا جائے گا اور

(1)...... مفسرین کے ایک قول کے مطابق یہاں سازش سے مراد کفارِ مکہ کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے، یا قید کرنے، یا مکۂ مکرمہ سے نکال دینے کا ارادہ ہے۔ (2)...... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیات اور شریعتِ مصطفٰی کے احکام جو اپنی قوت و ثبات میں مضبوط پہاڑوں کی مانند ہیں اور محال ہے کہ کافروں کے مکر اور اُن کی حیلہ انگیزیوں سے وہ اپنی جگہ سے ٹل سکیں۔ (3)...... اس دن سے قیامت کا دن مراد ہے۔ (4)...... زمین و آسمان کی تبدیلی کے بارے میں مفسرین کے دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ اُن کے اوصاف بدل دیئے جائیں گے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ آسمان و زمین کی ذات ہی بدل دی=

کفار کے اُخروی عذاب اور ان کا مقصد

بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَ

بَرَزُوْا	لِلّٰهِ الْوَاحِدِ	الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾	وَ
نکل کھڑے ہوں گے	ایک اللہ (کی بارگاہ میں پیشی) کے لئے	(جو) سب پر غالب (ہے)	اور

تمام لوگ ایک اللہ کے حضور نکل کھڑے ہوں گے جو سب پر غالب ہے ○ اور

تَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ

تَرَى	الْمُجْرِمِيْنَ	يَوْمَئِذٍ	مُّقَرَّنِيْنَ
تم دیکھو گے	مجرموں (کو)	اس دن	ایک دوسرے سے جڑے ہوئے، بندھے ہوئے

اس دن تم مجرموں کو بیڑیوں میں ایک دوسرے سے بندھا ہوا

فِي الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ ج سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى

فِي الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾	سَرَابِيْلُهُمْ	مِّنْ قَطِرَانٍ	وَّ	تَغْشٰى
زنجیروں، بیڑیوں میں	ان کے کرتے	تارکول سے (ہوں گے)	اور	ڈھانپ لے گی

دیکھو گے ○ ان کے کرتے تارکول کے ہوں گے اور ان کے چہروں کو

وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ لا لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا

وُجُوْهَهُمُ	النَّارُ ﴿۵۰﴾	لِيَجْزِيَ[1]	اللّٰهُ	كُلَّ نَفْسٍ	مَّا
ان کے چہروں (کو)	آگ	تاکہ بدلہ دے	اللہ	ہر جان (کو)	(اس کا) جو

آگ ڈھانپ لے گی ○ تاکہ اللہ ہر جان کو اس کی کمائی کا

نزولِ قرآن کی چار حکمتیں

كَسَبَتْ ط اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هٰذَا بَلٰغٌ

كَسَبَتْ	اِنَّ	اللّٰهَ	سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾	هٰذَا	بَلٰغٌ[2]
اس نے کمایا	بیشک	اللہ	بہت جلد حساب کرنے والا (ہے)	یہ (قرآن)	تبلیغ (ہے)

بدلہ دے، بیشک اللہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے ○ یہ لوگوں کیلئے

=جائے گی۔ یہ دونوں قول اگرچہ بظاہر ایک دوسرے کے مخالف معلوم ہوتے ہیں مگر ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ صحیح ہے وہ اس طرح کہ پہلی مرتبہ زمین وآسمان کی صفات تبدیل ہوں گی اور دوسری مرتبہ حساب کے بعد دوسری تبدیلی ہوگی جس میں زمین و آسمان کی ذاتیں ہی بدل جائیں گی۔

1 ...... یعنی اللہ تعالیٰ کافروں کو یہ سزا اس لئے دے گا تاکہ وہ ہر مجرم شخص کو اس کے کئے ہوئے کفر اور گناہوں کا ایسا بدلہ دے جو اس کے جرم کے مطابق ہو۔

2 ...... اس آیت میں قرآنِ پاک کے نزول کی 4 حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔ (1) اس قرآن شریف میں لوگوں کے لئے تبلیغ اور نصیحت ہے۔ (2) قرآن میں=

ع ١١ / ١٩

لِّلنَّاسِ وَ لِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَ لِيَعْلَمُوْۤا اَنَّمَا

لِّلنَّاسِ	وَ	لِيُنْذَرُوْا	بِهٖ	وَ	لِيَعْلَمُوْۤا	اَنَّمَا
لوگوں کے لیے	اور	تاکہ انہیں ڈرایا جائے	اس کے ذریعے	اور	تاکہ وہ جان لیں	کہ

تبلیغ ہے اور اس لیے کہ انہیں اس کے ذریعے ڈرایا جائے اور تاکہ وہ جان لیں کہ

هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ لِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۠۵۲

هُوَ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	وَّ	لِيَذَّكَّرَ	اُولُوا الْاَلْبَابِ ۵۲
وہ	ایک ہی معبود (ہے)	اور	تاکہ نصیحت حاصل کریں	عقل والے

وہ ایک ہی معبود ہے اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل کریں ۝

آیات:99 | رکوع:06

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَ قُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۱

الٓرٰ	تِلْكَ	اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَ قُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۱ (1)
حروف مقطعات	یہ	کتاب اور روشن قرآن کی آیتیں (ہیں)

الٓرٰ، یہ کتاب اور روشن قرآن کی آیتیں ہیں ۝

آیاتِ قرآن کی عظمت وشان

=موجود عبرت انگیز واقعات اور زجر و توبیخ کے ذریعے لوگوں کو ڈرایا جائے۔(3) لوگ اس کی آیات سے اللہ تعالیٰ کی توحید کی دلیلیں پائیں۔(4) عقل والے اور سمجھدار لوگ اس قرآن کے ذریعے نصیحت حاصل کریں۔

1 ...... اس آیت میں "تِلْكَ" سے اس سورت کی آیتوں کی طرف اشارہ ہے اور کتاب اور "قُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ" سے وہ کتاب مراد ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے وعدہ فرمایا ہے۔